قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه (رواه ابو داود و الترمذی و ابن ماجه)

الحمد لله والمنۃ کہ در عہد میمنت مہد سلطان دکن فائق من الاقران سلطان بن سلطان حضور پُر نور آصفجاہ سابع سلطنت الحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام الله ملکہ و سلطنتہ الی یوم الدین کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمّٰی بہ)

ہادی المسترشدین

(الیٰ)

اتصال المسندین

(الملقب بہ)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواعظین علامۂ ذیشان فقیہ دوران محدث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الہادی صاحب قادری چشتی خلیفہ و جانشین مولانا عبد الباری صاحب علیہ الرحمہ

باہتمام فقیر و حقیر شیخ محمود مالک مطبع
بمطبع حسن دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد
(۵۰۰) بار اول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرءا سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما منّ علينا في ايّام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين. سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

سنه ١٣٥٥ھ

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنه ١٣٤٦ف

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الخفي

بمطبع حسامية الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع حيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت ظل اللہ ملکہ و دولتہ علیہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانۂ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو با امن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامئ اسلام و ماوائے مسلمانان گردانتا ہے ~
پناہ ملی طلبی گر ز گردش ایام ٭ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ٭ فیوض بیعدد و بیشمار احسانات ٭ کنند حال الف ولیے شبہ خواص و عوام
الہی دولت اواین دائماً سلامت باد ٭ تبارک اسمک یاذالجلال والاکرام ٭ علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آرہے ہیں جنہوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسا دیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دکھا رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نادرۂ آفاق کیلئے
چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانت احد بحالت استقبال
قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں
کو قریب کرنیوالا اور دور و نزدیک کو سلک واحد میں ملانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دارومدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو تو ائمۂ دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم ارحم خلفائی۔ صحابۂ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علوشان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے
حق میں اعظم موہوبات الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم نے اقتفاء آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانہ نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ~ لو کان
ھذا العلم یدرک بالمنی ٭ ما کان یبقی فی البریۃ جاھل ٭ فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلا ٭ فندامۃ العقبی
لمن یتکاسل ٭

عبد ذلیل لرب جلیل

محمد عبدالہادی کان اللہ لہ ذوالایادی

ذکرِ اشاعتِ این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر اداراللہ مدارہ دولتہ واداللہ دوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کرا رہی ہے کہ ابتداے عالم سے و دل عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت وحمایتہ اور اسکی شہرۃ و اشاعتہ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایتہ کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہوسکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمداللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول و اکی غیر معمولی تقاریظ سے مزیّن ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث کیگئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخہ مبارک و مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعتہ روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرّین و محمود و داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن غیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعتہ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کار ہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لا تقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعا گو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے سہ

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے طاقتِ نام علی حیدر کرار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے حکمرانِ ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا

یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الهادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما لعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ١٥ ربيع الاول سنه ١٣٢٠
في بلدة حيدرآباد دكن

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية شيخ العلماء زبدة الفضلاء الحضرة الشيخ محمد عبد الجبار ادام الله فيوضاته فى آناء الليل والنهار صدر المدرسين بمدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور دار السرور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما من علينا بالاسلام وجعلنا من امة خير الانام عليه وعلى آله العظام واصحابه الكرام الف الف تحية وسلام ماتوالت الليالى والايام اما بعد فانى طالعت كتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين فقد وجدته بحرا مملوا ابدرر الاسانيد وكنزا مشحونا بجواهر المسانيد ما رائيت قط قبل هذا كتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فى رفع الاسناد حيى به المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظين وبدر الكاملين حاج الحرمين الشريفين المتحلى بزيارة سيد الكونين صاحب القبلتين حبيبنا المكرم صديقنا المعظم حافظ القران المجيد والماهر فى القراءة والتجويد واقف اسرار الشريعة الغراء حامى

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى
المولوى محمد عبد الهادى هدى به الله اهل الامصار والبوادى
لله دره ومنه بره فذكره للطلاب والعلماء الصالحين ان
يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا
هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر
الله املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار
محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة
الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس
مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلمنا ما لم نعلم والصلوة والسلام على
من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية
والكرم اما بعد فانى طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى
اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل و زبدة الاماثل المولوی
الالمعی و حبنا المکرم العالی الحاج الشیخ عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی وصانه الله
عن شرور الحساد والاعادی فوجدته احسن ما صنف فی بابه
ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه جمع سائر اسانیده
ومروياته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین
والحفاظ المتقنین واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان
وترکت نسیا منسیا من علماء هذه الاوان اللهم تقبل منه قبولا
حسنا واجزه جزاء وافرا موفرا فارجو من الله تعالی ان
یتلقی بالقبول العلماء الکرام والفضلاء الفخام وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمین

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامة الحبر الفهامة ادیب عصره فاضل دهره المحقق الکامل الحفظة الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد دام الله فیوضاته مدرس مدرسة الباقیات الصالحات الواقعة بدار السرور ویلور

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الرحیم الرؤف بالعباد الذی جعل الاسناد الیه عین الفوز والمراد والانتماء الی غیره نفس الخیبة والابعاد والصلوة والسلام علی رسوله سیدنا محمد المختار المهدی الهاد وعلی آله وصحبه اولی السداد والرشاد اما بعد فانی تشرفت الآن بمطالعة کتاب ملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد فما رائیت کتابا مثله فی فضله وکماله وکانه لم ینسج احد علی منواله صنفه الفاضل الیلمعی والعالم اللوذعی عمدة الواعظین وزبدة الکاملین وبلیغ البیان فصیح اللسان شیخنا الموقر المعظم والحبر المبجل المکرم مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الهادی المدراسی ثم الحیدرآبادی لازال متنعما بالنعم والایادی سلک فی جمع اسانیده والمرویات مسلک السلف الصالحین الثقات اللهم اجعله خالصا لوجهك الکریم بنبیك الرؤف الرحیم ووفقنا لجمیع

المسلمين ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ٥

انا المذنب العاصي ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازيل

عند الكمد احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقيات

الصالحات ٥ فی ویلور یوم السبت سلخ شهر الجمادی الاخری

سنة ثلاث مائة وست واربعين بعد الالف من الهجرة

النبوية على صاحبها الف تحية

تقريظ مولانا الفاضل الكامل الحضرة الواصل الشيخ الاديب حبيب الرحمن

الديوبندی مفتی العدالة العالية بحيدرآباد دكن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ٥ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خاتم

الانبياء والمرسلين ٥ وعلى آله واصحابه اجمعين ٥ اما بعد فان الاسناد

من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه

الامة المرحومة ٥ وان الفاضل العلامة والالمعي اللوذعي خلي القديم

ومخلصي الصميم مولانا الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي

حفظه الله تعالى اعتنى بجمع اسانيده ومروياته داب العلماء المتقين

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى
واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر
المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين
الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح
مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث
المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من
في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام
الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة
المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد
الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي
العثماني كتبته يوم الخميس لاربعة وعشرين من جمادى الثانية
سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا لبلدة حيدر آباد

تقریظ مولانا العلام قدوة العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکبر
محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ
لازالت فیوضہ فی کل بکرۃ وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت الکثر الکتابین للعلام عبد الھادی ؁ مد ظلہ العالی
ھادی الطالبین ؁ الی مسلسلات النبی الامین ؁ صلی اللہ علیہ وسلم
وھادی المسترشدین ؁ الی اتصال المسندین ؁ الملقب بتقریب المراد
فی رفع الاسناد ؁ جدّ واجتھد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین
غایۃ الاجتھاد فی تالیفہ وتنقیحہ ھمتہ العلیۃ ؁ الکلام فی تصحیح الاسناد
احسن فی الدین القویم ؁ وھو مخصوص بھذہ الامۃ ؁ جعل اللہ ھذہ
الامۃ وسطا لیکونوا شھداء علی الناس ؁ الاسناد کالجبال تکون
اوتاد للارضین ؁ خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین ؁
صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ھذا الکتاب ؁
ھی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ؁ ھی من اللطیفۃ العجیبۃ

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیًا لما اختار موسی قومہ

سبعین رجلا لمیقات ربہ ھی من جدۃ طبع المؤلف العلام کما

اجتھد بالکتابۃ القلمیۃ لابد لہ ان یجتھد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ

فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدھور والازمان وعلی

اللہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس

مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفھامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی

علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی

الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی

بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی سبیل الرشاد - والصلوۃ والسلام علی

عبدہ الھادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث

فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتنادین

بآداب السالكين مسالك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد الى ما بقيت سلاسل النسبة والاسناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه المسلسلات وروايته اتصال المسندات المرويات صار المؤلف الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبّان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث
حسن صحیح وروی عن ابن عباس رضی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائك قال الذین
یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلّمونہا الناس رواہ الطبرانی
فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین
من ربّ العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ
ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات
الشریفۃ ونشرھا واشاعتہا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکوراً واجرہ
جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واٰخر دعونا ان الحمد للہ ربّ
العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمد واٰلہ و
اصحابہ اجمعین ما دام ربّ العالمین ؏

قررہ بیبانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی
ابو الفضل والفیض السیّد محمّد مخدوم الحسینی الحسنی
القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذھباً عاملہ اللہ
بفضلہ السّامی وحماہ بفیضہ الحامی
۲۵ شوال سنہ ۱۳۴۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه الصادق في ذالك المورع في جميع ازمانه بقية السلف عمدة الخلف الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذي بلغ وامر الشاهد ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله فبلغوا في الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله به هذه الامة هو علم الاسناد وفي هذا فليتنافس المتنافسون فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء كما قاله الامام ابن المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سواهذه الامة كما قال محمد بن حاتم المظفر وابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ویضبطوا حروفه ولیعدوه عدًّا اوقد
جعلهم هذا العلم الشریف رحالة فی الارض جوالة سیارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نیاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الالهیة التی یسعها الله تعالی شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا وان کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العام علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علو الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیا له من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها

١٩ ذو الحجه سنه ١٣٢٦

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان
طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ
العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ

امابعد فانی رائیت کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین
وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث
مارائیت قط قبل ذالک بھذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ
الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجھد فی تدقیقہ اورد فیہ
مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ
الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وھکذا شافعیا عن
شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ
وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ھکذا اورد مسلسلات
الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت
منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر
الاحمر دموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمين بطول بقاءه ومديد ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والاولوهية
وحيد الدهر قدوة العصر الجحاج الحسيب اللوذعى المصقع المتجد
الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق
الداعى الى الخير من سنن سيد الموجودات محى السنة قامع البدعة
خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادى مولينا
الشيخ عبد الهادى هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحا به رسوم الشرك المبيد له

وانا العبد الضعيف الحليم عنايت الله خان عفا الله عنه
ماجنى فى دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضاً وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه اما بعد فانى رائيت كتاب
هادى المسترشدين بحصصه الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام
واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث
والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الى مصنفيها العظام واسانيد المسلسلات الى النبى الامين سيد
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الكتاب فوجدته من اعاجيب
موروداته وابلغ بياناته وبذل جهد المصنف العلام فى حضرة
شيوخه ببسط ذيوله عند كرام الناس باباباباً وطول قعوده على
رجليه فى مجالس هذه الابرار ادباً ادباً وحضوره فى اوقاتهم كصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بكم من اللآلى المتلألية واليواقيت
الغالية فوضع بين ايدينا افادة خير المنزلين بلا اعادة وافاضة
خير المخلصين بلا استفادة فلبشرى للطالبين الذين ما تحركوا
من مقامهم ووصلوا الى هذه النعمة غير مترقبين وفازوا غير مجتهدين
فهذه التذكرة تذكرة اولى الالباب مجالسهم خير المجالس وابوابهم
خير الابواب۔ ذكرهم يورث محبة محبوب رب العلمين واتباع
سنن سيد المرسلين ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغاية سعيه فى تحقيقه وبذل جهده فى
احسن تدقيقه وخاصة ما اورد فى مسلسلات الاحاديث متنوعة
الاسانيد كما ان روى عن شيخه الحنفى فاخذ الحناف فى جميع

دفع دخل مقدر ۱۲ منہ

سنده کابر عن کابر وهکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن

حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر

هکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیده

لو اطلعت علیه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه

تجده مملوا من الکبریت الاحمر موزا ونکاتا بارک الله المؤلف

فی عمره وحیاته ومتع الله المسلمین بطول بقائه ومدید

ثباته وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم

الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة عارف معارف النبوة

والالوهیة - وحید الدهر قدوة العصر الواعظ الدال علی

الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید

الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة

مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد

الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید

ومحا به رسوم الشرک المبید -

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنه ما جنی من دنیاه بالتعلق عما سواه

تقریظ مولانا العلامۃ الحبر الفہامۃ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الوھاب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ھم خیر آل واصحاب - اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفھامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی - ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد - وھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین - جمع فیھما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید - واورد مسلسلاتہ ومرویاتہ - فوجدتھما احسن کتب صنفت فی ھذا الباب فیھما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالی خیرا الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آن یما غفر اللہ ولوالدیہ وفق الاسلام

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری
البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ذوالایادی خطیب
ملہ مسجد بجیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا
محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین ط **اما بعد** فانی طالعت من بعض
مواضع الکتابین الجلیلین ھادی المسترشدین وھادی الطالبین
الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم
الزاھد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات
الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویۃ صاحب الاخلاق المرضیۃ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرآبادی متع المسلمین بطول حیاته ربه ذو الایادی
فوجدت هذین الکتابین ما احد سبقه فی مثلهما فی هذا الباب
اورد المؤلف فیهما فوائد کثیرة نافعة لاولی الالباب فلله در
المؤلف العلام وجزاه الله تعالی خیر الجزاء عن اهل الاسلام ه
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنة ۱۳۲۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الهزاروی الکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسة العربیة بها

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد لله الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات۔ وزین
الارض باقمار الکمالات۔ وشموس البراعات۔ والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق المعجب الاحسن وبعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها مستبشرة ضاحكة - ودقايقها مبتهجة باسمة - فتكاد القلوب تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة البهيجة - لعمرى جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين - فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات برؤيتها تدخل على العقول من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفها المولانا الحاج عبد الهادى - وصب عليه مالا تحصى من الايادى - بحرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -

كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم

هزاروى

تقريظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم كل شيخ وشاب الحضرة العلامة الشيخ سالم باحطاب الشافعي دام مجده شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام - والصلوة والسلام على خير الانام - سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم الهادی الی يوم القيام - وعلى آله واصحابه الذين نهجوا نهجه بالكمال والتمام - وبعد فان الفاضل المحترم - حميد الخصائل والشيم - المولوی عبد الهادی - سلمه البادی - اتى لديّ بكتابه هادی المسترشدين الى اتصال المسندين للتقريظ ولكن لم تمكنی مطالعته لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت على تقريظ الفاضل الجليل - والعالم النبيل المولوی محمد يعقوب - صدر المدرسين بالمدرسة النظامية فوافقته عليه فجزى الله كل من اتى منه الى خير - وجنبه كل ضير - املاه المفتقر الى رحمة ربه الوهاب الشيخ سالم باحطاب شيخ الشافعية بالمدرسة النظاميه

حرر ۲۵ رمضان سنه ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی اہل الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب المذہبیۃ الاسلامیۃ بدار الترجمۃ السرکار العالیۃ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومن تخرج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبد الہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکورا ولقاہ نضرۃ وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدۃ سنۃ ۱۳۲۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق الحضرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذى يهتدى اليه كل من يهتدى ويرشد والصلوة والسلام
على النبى الامجد سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه هداة الشرع
المتين والدين المجيد الى امد لا يحد ولا يحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقريب المراد فى رفع الاسناد ووجدتها غاية
فى الباب لجميع مايراد واما المسند اليه
الحقيقى فى باب الاستناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار كمالاته وانتهى الى حضرة الانسان
الكامل والمرءاة المحمول الحامل لذاته وصفاته وكذلك كل واحد
من المركبات والبسائط فى طريق الوصول الى المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا يصل احد منها الى مناها الا بالاستناد
بها والاسناد اليها فهو مراد قوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة فى باب
الرشد والتعليم والهداية والارشاد فمنه بدئ واليه يعود وهو المبدأ
والمعاد واما هذا الامر الجليل الفخيم فقد خص الله الجليل العظيم
فضلا وكرما منه الامة المرحومة امة نبيه الكريم عليه افضل
الصلوة والتسليم فما عند النصارى واليهود ولا عند المجوس والهنود

شيئا من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى ازرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدر آبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تبين اسنادات مشائخه العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكارا لمصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

آمين آمين بالنون والصاد وصلى الله عليه وسلم على سيدنا محمد وآله واصحابه الامجاد۔

حرره الفقير الحقير المفتقر الى الله الغافر محمد عبد القادر

واعظ سركار نظام ٢١ ربيع الثانی ١٣٢٦ھ

تقريظ العالم النبيل الفاضل الجليل مولانا محمد غوث الترقاتوری المقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائی اسكول ببلدة مدراس ادام الله فيوضاته الى يوم يقوم الناس

هو الله الحكيم العليم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاقول ان الكتاب الموسوم بهادی المسترشدين الى اتصال المسندين للفاضل الجليل المحقق القمقام والحافظ النبيل المدقق الهمام مولانا الهمام البارع المولوی عبد الهادی المدراسی الحيدرآبادی فقد وصلنی من معرفة لبعض الخلان وطالعته فی بعض اهم مقامات بحسب الدعة ولله در المصنف انی وجدته

جامعا ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلالأ انوارها وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين الى الاستنشاق منها ـ فبادروا من حيث هممكم العليا ـ قصيدة فی شان ذالک التصنيف الانيق الغطريف وسمونكم المصنف دامت بركاتهم ـ

فيا قدوة العلماء رأس الاعاظم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع
فطالعت ما صنفتم من مجلة
ولاشك ان السعی هذا مبارك
وجدناك فی اعلاء حق مجاهدا
لدی الخطبة ارتاع العداة ذعهم
اقمت عماد الدين اظهرت سره
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا
تقمعت اسّ البدعة والغوانية
قد استرحم الغازی الی الله تائبا

لقد فقت بالامجاد لعل المكارم
واصبحت فی الاقران اهل الكرائم
لقد فزتم فيها بقصوی العزائم
فاتمامه يرجی بافضال راحم
كحبر بقصد النشر للدين جازم
وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
علی الامة المرحومة من مراحم
قدمت فريدا حيثما جلی المكارم
من العلم والعرفان للجهل هادم علی
كعبد من العصيان فی الذنب نادم

صيغنا امر

فیا ارحم العباد ارحم باحمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث القوماوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله نظما حین کان نازلا فی بمبئی مع مولانا ابی الکلام آزاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شیئ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیساهما والله یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة او لحة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم
خير الخلائق خلقة وخلائقا
وبعد فهذا كتاب اول
فيه اتصال المسندين برفعهم
قد زين الاسناد فيه مسلسلا
هو من تصانيف النبيل الفاضل
هو عبده الهادی بليغ بالغ
لا زال مسرور رائيه قلبه

حيى رسوم العلم والاتقان
اهل التقى والمجد والايمان
فی جنس الفاظ ونوع معانی
بعضا الى بعض بحسن بيان
احذا الى احد كعقد جمان
اللوذعی ذی قاطع البرهان
والمرجع بهدايته الخلان
ما هزت الاوراق فی الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا المسمیٰ
عبد الرحمن الرا ولفندوی

الحمد لله الذی اعطی لنا شرف الهدیٰ
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر
قد اخبر الانسان مما قبله من قدره
لا ريب فی اخباره لا ريب فی انذاره

البارئ الحق الذی القی بنا حب العل[illegible]
اسناده متعارف بين الخلائق وا[illegible]
ذاتهم مما ابده انظر بفهوم الفص[illegible]
لا ريب فی اسراره ما بين جمع الانب[illegible]

قد خص منهم من اتى من بعدهم بالاصطفى ... اعنى حبيب الاكبر يا خير الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم ... لاشك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى ... احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم ... بالسنة المشروعة لاشك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعدادا الى هذا الزمان ... جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم ... قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا له صادقا ... او متقيا عالما متشرعا متبصرا[۵۱]

من عبد هادى اسمه اخلاقه معروفة ... اشياخه مشهورة لاشك فى اسنادها[۵۲]

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة ... كل سعوا اولا الى رشد النبى المقتدا

۵۱ او باعتبار ما لغة العلما على سبيل الجمع ۱۲

۵۲ ارجاع ضمير المونث باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ۱۲

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والدراية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة

حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة،

ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه و

حفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام

وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق

العلوم الدينية وانطفات مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان

عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام، ولكن

الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فيخلق

في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم

دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة

الشيخ عبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى فجمع اسانيد الحديث

واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده

والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمد حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن -- ۱۰ ربيع الثاني سنة ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد حبيب القادر الموسوي دام الله فيوضاته

احمد الله العظیم واصلی واسلم علی نبیه الکریم وعلی اله واصحابه ومحبیه واتباعه ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بهادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الهادی سلمه ربه والایادی بجمیعها فوجدته کاسمه هادیا للمسترشدین جزی الله تعالی مصنفه عنی وعن جمیع المسترشدین منه جزاء کبیرا واجرا کثیرا ۵

وانا المفتقر الی فضل الله المجید ورسوله الحمید السید عبد القادر الموسوی کان الله له ونعم لمن

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام الله فیوضاتهم فی الیوم والغد خطیب مکه مسجد مدرس مدرسه نظامیه

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف ہمام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے — اثبات مدعیٰ کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہیے — فرمان یوں ہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث — قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور	اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو	اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب	ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار	عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار	تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار - غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران - العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جابجا سے مطالعہ کیا مصنف علّام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے - اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت
اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے
طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے
مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔

عبدالحی عفی عنہ — عبداللطیف

پروفیسر دار العلوم حیدرآباد دکن — پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا
الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی
(سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامدًا و مصلیًا

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل
حاجی حرمین شریفین مولینا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اھل
الامصار والبوادی نے نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے

پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین

کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے

اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جُملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً

انہیں حاصل ہے۔ مصنف علّام کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف

کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑہکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف

میں نہ صرف مشاہیر علمار ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلار

حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے

کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر

تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی

قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ؁

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ ریزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابوالکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جس میں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کر دی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کر دئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جدید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس وتدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسمًا ورسمًا بھی اخذ سند واجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقینًا نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالی انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ ر جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۷

مولینا و اولینا مولوی دہا دی یقینی کی کتاب لا جواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بمشار مقبولہ منقولہ۔ ھذہ

کل اناء بترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح آثار فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سندیاب ۷ اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہ صاحب نیز جاگیردار موروثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی من علینا بفضلہ الفخیم ۔ وجعل العلم وضعۃ عالیۃ ورفع

درجات اھلہ بکرمہ العمیم ۔ وسلک باجابۃ نھج الصراط المستقیم ۔

واختص بالعنایۃ من اتی جنابہ بقلب سلیم ۔ وقسم بنی آدم الی ذی حظ و

حرمان ۔ یتواصون بعضھم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال

السند الی اشرف العباد ۔ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصھم

بحفظ الاسناد ۔ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ۔ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ

ودلیلا ۔ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا

ومولانا محمد رحمۃ للانام ۔ مھبط الروح الامین والمظلل بالغمام ۔

والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ۔ افضل الخلق ومصباح الظلام ۔

صلی اللہ تعالی وسلم وانعم وبارک علیہ وعلی آلہ الفخام ۔ واصحابہ

النجباء البررۃ الکرام ۔ اما بعد فیقول عبد ذلیل ۔ لرب جلیل ۔ غبار

تراب اقدام العلماء الکرام ۔ خادم العلم والاسلام ۔ الراجی عفو ربہ

واستغفر

ذی الایادی ❊ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
تغمدهما الله بفضله العظیم ❊ لما کان علم الاسناد و حفظه من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ❊ الذی به تتصل مسانید سننه علیه الصلوٰة و
السلام لطرق معروفة معلومة ❊ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ❊ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمة ❊ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانید مصنفات ما نصه
ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ❊ ثم
یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا تقتید ولا یعول علیه تعویلا ❊ وقد
صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة
بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تمییز وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف

المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم ونھایۃ من

الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی

سند لک فی ھذہ المسئلۃ بامامک؛ سودہ علیک علی الفور مبینا بانہ

رایبک وعظیم اُوامک؛ انتہی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ قال الحافظ

ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السہیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق

العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی

یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولوافق ذلک

ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ

الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیھا بسندی المتصل انتہی مختصرا

وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد

کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک

رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ماشاء وعنہ

ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان

الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اُوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

سنہ ۱۲۶۵

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال کبیر او کثیر
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملین فانهم
الاٰباء فی الدین وقال العلامة عبد الرحمٰن بن محمد الکزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنیا والاٰخرة وبه حیاة الارض بذکر الله
عز وجل وذکر رسوله وبقاؤه بقرأته وکتابته بدون تعد ولا طغیان
بالاضاعة واخذه عن غیر اهله وصرفه فی غیر محله ورفع القراٰن
وکتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر علیه السلام
ونزول عیسیٰ علیه السلام لقتل الدجال ، وفی اوائل سورة العلق
ما یشیر الی ان اهم الامور قرأة العلم وکتابته لبقاء الذکر والاجر والله
اعلم اهـ ولا یخفیٰ علیك ان ما ذکره الاعیان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشیخ لیست بلازمة فی جواز روایة الحدیث
والعمل بل الشرط ان یکون اهلا لذلك الا انها کماله مهما هو مصحح
فی محله ولم یرید واصور العلم وکتابة الاسناد بل قصدوا حقائقها
التی بها الرشاد ، وغرضنا فی هذا الکتاب ذکر الطرق التی منها وصلت
الینا احادیث النبی صلی الله علیه وسلم ولو لم یکن الاسناد اصلا

لم تبق الشريفة - وكذا النسخة التى لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلونى محدث الشام فى
ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية ، فينبغى الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اه واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور ؛ والعلو فى الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين ؛ بحيث يحصل بالسند العالى القرب من رسول رب العلمين ؛
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر ؛ وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتى بمكة المكرمة عند شيخى المفضال ؛ مولانا
الشيخ صالح كمال ؛ المفتى وشيخ العلماء والامام ؛ والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام ؛ وقلت له ياسيدى جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لى انى لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة
سألنى عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألنى رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته بانى قد سمعته اليوم من شيخى الحبيب حسين
الحبشى فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخى
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك ياسيدى وانا من ادنى

لا ميذك فقال لا بأس بذ الدعا في كنت بحر وما من نعمة فحصلت لي منك

انتهى قوله رحمه الله تعالى - فتبين لكم

يا اخواني قدر هذا العلم الشريف، وركدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنيف حتى صار نسيا منسيا قال المحدث ولي الله في الارشاد صفحه ٣

ان هذا العلم صار في عصرنا نسيا منسيا، وكاد اهل العصر لجهلهم بفضله

يتخذونه سخريا، اه اردت ان اجرب نفسي واجرا ابناء جنسي على الدخول

في تلك المسالك، وان كنت لست اهلا لذالك، كما قيل شعر -

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم، ان التشبه بالكرام فلاح، وقصدت

ان اذكر ما ظفرت به وتلقيته من اشياخي واساتذتي مما وقع لي

منهم من الاجازات وذكر اتصالاتهم لما فيه من الفوائد التي بها

يستفاد، ويسهل بها سبيل الرشاد، ويبقى تبلده بينه ذكرهم - اذ من

حقوق الشيوخ على التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الى من بعدهم

وورد في الخبر عن النبي الصادق الامين الابر صاحب القبر الاعطر عليه

الصلوة والسلام من الله الاكبر انه قال نضر الله امرا سمع مقالتي

فوعاها وادا ها كما سمعها و لله در سيدنا ابن خطيب داريا -

لم اسع في طلب الحديث لسمعة	او لاجتماع قديمه وحديثه
لكن اذا فات المحب لقاء من	يهوى تعلل باستماع حديثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساكر رحمه الله القادر

واطلب على جمع الحديث وكتبه	واجهد على تصحيحه في كتبه
واسمعه من اربابه نقلا كما	سمعوه من اشياخهم تسعد به
واعرف ثقات رواته من غيرهم	كيما تميز صدقه من كذبه
فهو المفسر للكتاب وانما	نطق النبي حكاية عن ربه
وتفهم الاخبار تعلم حله	من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبين للعباد بشرحه	سير النبي المصطفى مع صحبه
وتتبع العالي الصحيح فانه	قرب الى الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحيف فيه فربما	ادى الى تحريفه بل قلبه
واترك مقالة من لحاك بجهله	عن كتبه او بدعة في قلبه
فكفى المحدث رفعة ان يرتضى	ويعد من اهل الحديث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات كما هو منصوص عليه الا

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به

علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا

ومن سيئات اعمالنا * وقسوة قلوبنا وطول امالنا * والله المسئول متوسلا

بسيد البريات * واشرف الكائنات * وافضل الموجودات * عليه وعلى

آله وصحبه ازكى التحيات * وانمى التسليمات * ان يسهل علي ذلك من

انعامه * ويعينني على اكماله واتمامه * وان يستر عثراتي * ويسمح هفواتي

فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو وانسى اذا لم يحلني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر

تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم * وذخيرة يوم عظيم * يوم لا ينفع مال

ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم * ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الطريق

المستقيم * وينفع بها العباد * في عامة الاقطار والبلاد * ويظهر بها خصائص

السنة في كل مجمع وناد * فانه على ذلك قدير * وبالاجابة جدير * و

كان ذلك في الثالث عشر والعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدر آباد الدکن ، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران ، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة
السلطان ، ناصر الاسلام والمسلمین ، رافع اعلام العلماء والصالحین ؛
ـــہ اقامت فی الرقاب لہ ایادی ؛ ھی الاطواق والناس الحمام ؛
باسط بساط الجود والانصاف ، هادم قصر الجور والاعتساف ، ممدوح
الزمن ، سلطان بلاد الدکن ، هو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرة آصفجاه النظام ، الفائق بین الاقران ، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان ، لازال
مجتهدا فی نشر الامن والامان ، وامنا من جمیع الآفات والاحزان ،
وادام اللہ مدارد دولتہ ما دار الدوران ، ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران ، ولا زالت اقمار سلطنتہ لامعة ، وشموس اقبالہ بازغة
اللهم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ ، فامتن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر ، واحفظہ
واولاده لاسیما ولی العهد الفائق بین الاقران ، نواب اعظم جاه بهادر

اعظم جاه بهادر میر حمایة علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان

بحرمة نبيك سيد المرسلين عليه الصلوة والسلام الى يوم الدين شعر

يا ربنا احفظ لنا سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ايا سر	بالفرح والكرم الجلی
واجعل لنا اعدائه يا رب دركه الاسفل	واحفظ له اولاده	بالعز والشان العلی

وقد من الله تبارك وتعالى على هذا الحقير، المعترف بالذنوب والتقصير، مع تاخر عمري وقصر باعي، وكساد متاعي، باجتماع شيوخ اجلة كرام، وسادات عظام، والمشائخ كما قيل اشجار الوقار، ومنابع الاخبار، لا يطيش سهمهم، ولا يتحط لهم وهم، ان رأوك في قبيح صدوك، وان البصرك على اجر امدوك، نفعني الله بهم، ونور قلبي بانوار فيوضهم، وجمعني واياهم في دار السلام، وبين علينا بحسن الختام، عند حلول الحمام، وهذا اوان الشروع في ذكرهم لعل الله يكرمنا لهم ويفيلنا منالهم، انه رؤف رحيم، ولا حول ولا قوة الا بالله

الحصة الاولى من هذا الكتاب في ذكر مشائخ الكرام دامت بركاتهم الى يوم القيام

فمن مشائخنا المكيين عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفهامة الاكمل الفقيه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الحق الحنفي النقشبندي المجددي ابن الشيخ مولانا شاه محمد بن يار محمد الاله ابادي

الشيخ الاول

قدس سره
توفي في شوال
[illegible]

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لا زالت شموس فيوضاته بازغة، وبدوره كما لاتة لامعة حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدى وأضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبى الكريم عليه الصلاة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوى المكى عن العلامة الشهير
فى الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ه بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن شيخه العلامة
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سُنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سُنبل عن الشيخ عِيد بن على الازهرى البُرُلّسى الشافعى عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصرى المتوفى سنة ١١٣٤ه
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلى عن الشيخ محمد
حجازى الواعظ الشعراوى عن المعمر المسند محمد بن ارکماش الحنفى

مشائخ البابلى

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبته **المعجم المفهرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد الله الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالد سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی والشهاب
احمد ابن الشلبی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنهوری** عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ
عبد الله بن سالم البصری** الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصاری عن الشمس
محمد بن ابراهیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

مشائخ الشیخ عیسیٰ بن محمد الثعالبی

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حیاته کما ذکره ابن حجر المکی فی مسانیده وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ۹۰۹ ووفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ۹۱۱ ومن مشائخ
الشیخ عبد الله بن سالم البصری الشیخ عیسیٰ بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسیٰ ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجة المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان
ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعیل المزاحی القاهری المتوفی ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري** الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ محمد بن سليمان المغربي وهو يروي عن جماعة منهم شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو محمد السجستاني عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجاني والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
هذا النقل من الارشاد ۱۲
بفتح السين المهملة وضم القاف
الشاد ۱۲
مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده منهم خاله الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی الآتی ذکره ومنهم الشیخ احمد الجوهری الکبیر المصری المتوفی سنة ١١٨١ المعروف وهو اخذ عن الشیخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبدالله السجلماسی المغربی وعید النمرسی والشیخ ابی المواهب البکری وعبد الحی بن عبد الحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبد الله ابن سالم البصری وعبد ربه بن احمد الدیوی الآخذ عن الشرنبلالی وامام الازهر رضوان الطوخی الآخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن منصور الاطفیحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغیرهم ومنهم الشیخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سلیمان المنصوری عن الشیخ عبد الحی الشرنبلالی عن الشیخ سلطان المزاحی والشیخ احمد بن محمد الخفاجی والشیخ علی الشبراملسی وهو عن الشیخ علی الاجهوری عن نور الدین القرافی عن السیوطی واخذ الشبراملسی ایضا عن الشیخ ابراهیم اللقانی عن ابی المنجا سالم السنهوری عن الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری ویروی ایضا عن الرملی بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشیخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندي عن الشيخ ابي طاهر الكردي
المدني **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غني عن الشيخ احمد النخلي



وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ

العلامة السيد على بن عبد البر الحسني الونائي المتوفى سنة ۱۲۱۱ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعي
الازهري عن الشمس البابلي عن الشمس الرملي والعارف بالله عبد الوهاب
الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومنهم** العلامة مفتي
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعي الحنفي المتوفى سنة ۱۲۲۸
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمي
والشيخ عبد الله البصري **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري
المتوفى سنة ۱۲۲۱ عن والده المتوفى سنة ۱۱۸۵ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغني عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفي عن
المعمر ابي الخير عمر بن عموس الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
واخذ الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغني النابلسي عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزي

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری
واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲
بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری **واخذ** الشیخ عبد الرحمن
والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی
والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیبی وغیرهم مما هو مذکور
فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب
ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنه ۱۲۲۸ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی
والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام
محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی
البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ **ویروی**
الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام
علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی
عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ
محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضا عن الشیخ
خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر
الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی
عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی**
الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی سنہ ۱۱۳۳ وھو یروی عن الشیخ احمد البنا
الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ
ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و
یروی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہ الاتی ذکرھم
ومن مشائخ العجلونی الشیخ محمد الضریر الاسکندرانی وھو
اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراھیم الشبرخیتی
والشیخ یحیی المغربی الشاوی والشیخ محمد الشرنبابلی جمیعھم
عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو
طاھر بن ابراھیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی سنہ ۱۱۳۸
والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد
عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الحائك والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن عبد الكريم** الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصري **ومن مشائخ** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي كتابةً المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم

الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس

محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة

ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي **واخذ الشيخ احمد**

القشاشي بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا **و**

من مشائخ الشيخ ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن يوسف بن ملا

ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى سنة ١٠٧٨ ببلدة اب

من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي

ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه

علي بن علي بن محمد الحلمي عن الشيخ ابن حجر المكي اى الشيخ ملا محمد شريف ١٢ **ومن مشائخ الشيخ الكوراني**

الشيخ نجم الدين محمد بن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين

محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضي

ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبت العبد الفقير الى العلي الغفور

والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد باتصال

الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب

المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذکریا **ومن مشائخ الکورانی** الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی المتوفی سنة ١٠٥٠ خمسین الف وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا **ومن مشائخه ایضا** الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی الساذکره **وروی الشیخ محمد ابو طاهر** المدنی الکورانی عن العلا منه الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المکی والشیخ حسن بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد تقدم ذکرهما **واما الشیخ ابو الاسرار** حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی المتوفی سنة ١١١٣ بالطائف فله **مشائخ شهیرة منهم** الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام **ومنهم** الامام زین العابدین بن عبد القادر الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر **ومنهم** الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

ف: نسبة الی البابلیة النافعة الباهلی وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر رحمه الله تعالی اعلم ١٢ عبد الهادی عفی عنه

احمد بن محمد العجل[ف١] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضى الدين الغزى والامام
يحيى الطبرى كلاهما عن الحافظ السيوطى ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن
احمد الحنفى المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى **ومن مشائخ الشيخ**
حسن العجيمى الشيخ العلامه جمال الدين محمد بن رسول البرزنجى
الحسينى المتوفى سنه ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكورانى
والشيخ احمد القشاشى المدنى والشيخ ابراهيم الكورانى واخذ بدمشق
عن الشيخ عبد الباقى الحنبلى وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ
محمد البابلى وعلى الشبراملسى وسلطان المزاحى ومحمد العنانى[ف٢] وبالحرمين
عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدى وعلى الربعى[له]
وعبد الملك السجلماسى وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمى**
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص اجازه مراسلة من زبيد و
هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

(حاشية: [illegible] ومعناه الذى يميز الابيض للذى الشاود ١٢ عبد الهادى)

ف١ العجل بكسر الجيم - ابن عابدين - عجل كعنز حسن الوفا ١٢ عبد الهادى غفر الله له -
ف٢ وهو اخذ عن الشيخ على الحلبى عن الزيادى عن الشمس الرملى عن شيخ الاسلام زكريا واخذ العنانى ايضا عن البرهان اللقانى بسنده كذا فى الجواهر الغوالى فى ذكر الاسانيد العوالى للعلامة محمد البديرى الدمياطى الشافعى ١٢ عبد الهادى -

عن الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي[١] عن الحافظ ابن حجر. **ومنهم** الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلده المجاور بالمدينة المنورة وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم** الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين

---

[١] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقرئ الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا كليا ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٦ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفه في مناقب اهل الصفه والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ ووجدته مفيدا جدا في بابه

محمد عبد الهادي غفر الله له.

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسمعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونثرا وله مجموعة
فيها الاجازات المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة **قوله**

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاسانيد بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسري مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغي لمنطقه ... وجدته بلبلا يشدو على فنن
وهو العجيمي تعظيما الصغر له ... قد فاق في اسمه بين الورى حسن

ح الخضم بالفتح وبالضاد المشددة البحر كعطار ١٢ قاموس

اراد منی له ابدی الاجازة عن
مشائخی فی طریق العلم والسنن

وان اجیز له فیما به سمحت
ید العنایة مع ضعفی ومع وهنی

من التصانیف انشاءً اکان ذلک او
نظماً الذی کل علم فی الانام سنی

وحیثما قد رأی اهل ذاک فقد
اجزته وبنیه عامری السکن

محمد وکذا بنتاه صالحة
ایضا وعائشة صینت من المحن

بکل ما قد رویناه عن مشائخنا
من العلوم التی تسمو ولم تهن

منهم امام التقی والفضل نسبته
لشبراملسی علی الاسم واللسن

عن احمد بن خلیل من قد اشتهر
السبکی عن نجمنا الغیطی ذی الفطن

عن شیخه زکریا ذی الفضائل عن
رکن التقی العسقلانی زهرة الزمن

وفی تآلیفنا نثرا ومنتظما
فی کل فن کروض فی الکمال جنی

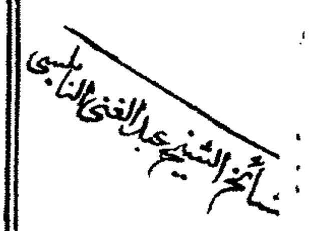
واننی لابن اسماعیل مشتهر
ادعی بنابلسی باسم عبد غنی

ومولدی کان فی الخمسین منضبطا
من بعد الف عسی مولای یرحمنی

نظمت هذا له فی جمعة حصلت
بمکة یوم سیر الحاج للوطن

نهار عشرین من ذی حجة مائة
وخمسة بعد الف عام مدلدنی

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابته لنظم المزبور عجب
من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيزني
نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا
في المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة
واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى به كذا
في الورد القدسي والوارد الانسي ـ **وللشيخ عبد الغني** رحمه الله
تعالى مشايخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام
الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام
تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند الى عبد الرحمن
محمد حجازي الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى رضي الدين الصفوري الفرا الشافعي
وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف
الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد
ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف
بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام
والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني



والعلامة محمود الكردي ومن مشائخ الشيخ العجيمي الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجاز له وكانت بينهما خصوصية حتى ان العياشي لما وصل الى طرابلس
المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة فذكر في اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل اني
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبي
احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي
كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي
الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و
خليفتي في الحرم الشريف بعد وبني من اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا * نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته * واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم
الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق
لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى اخر ما ذكره هو
اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام **منهم** الشيخ ابو مهدى
الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر
فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على
مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين **ومنهم**
اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد
المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى
والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنقيرى والشيخ المفتى عبد
الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ
ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح هذا الشعر فى وجدت من كتاب الجزء الاول لابن وفيات الاعيان خلكان صفحة ١٣٢ عبد الله العبادى غفر له

اجازكتابة والسيد الصوفى ابوبكر بن سالم شيخان والسيد
محمد بن عبد الرحمن العيدروس والشيخ حسن بن عمار الشرنبلالى
وغيرهم **واما الشيخ احمد النخلى المتوفى** سنة ١١٣٠ فهو اخذ عن الشيخ
صفى الدين احمد القشاشى والشمس البابلى والشيخ عيسى الثعالبى
والشيخ محمد بن سليمان والشيخ على بن الجمال والشيخ خير الدين الرملى
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام واخذ ايضا عن الشيخ عبد الله بن سعيد
باقشير بتخفيف الميم ١٢ عن العلامة السيد عمر بن عبد الرحيم البصرى عن العلامة
شمس الدين محمد بن احمد بن حمزة الانصارى الرملى **واخذ**
ايضا عن الشيخ محمد بن علان البكرى الصديقى عن محمد حجازى
الواعظ **ومن مشائخ الشيخ احمد النخلى** الشيخ سليمان الضبلى
القرشى والسيد عبد الكريم الكورانى الحسينى والشمس الميدانى
والشيخ ابراهيم الحلبى الصابونى والشيخ عبد الرحمن العمادى **ويروى**
الشيخ احمد ولى الله ايضا عن الشيخ تاج الدين القلعى الحنفى
عن الشيخ حسن العجيمى **ويروى** ايضا عن الشيخ عبد الرحمن بن
الشيخ احمد النخلى عن ابيه **قال** الشيخ ولى الله رحمه الله تعالى

مشائخ رحمة الله عن الملا الكردى

ثبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابى طاهر محمد بن ابراهيم الكردى الهمدانى وسمعت من الشيخ تاج
لدين القلعى الحنفى مفتى مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمى
وموطأ محمد وآثاره واجازنى لسائرها وبجميع ما تصح له روايته
من العجيمى وقال فيه ايضا اما النخلى فله رسالة جمع فيها اسانيده
اجازنى بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلى ابن
الشيخ احمد النخلى المذكور واجازنى بها عن ابيه انتهى

تتمة فى ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضى زين الدين زكريا الانصارى وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطى رحمهما الله تعالى

قال الشيخ ولى الله رحمة الله عليه فى الارشاد سند هذين الامامين ومن
فى طبقتهما ينتهى الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابى طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثانى العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما ابن شحنه فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عنه والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرهان الشامی عنه واحمد الجوخی عنه واما ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر کلاهما عنه والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه واما الدمیاطی فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفة المنبجی عنه والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه انتهی اتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثة یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء الله تعالی۔ ومن مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامة المفسر المحدث الشیخ عبد الغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنہ ١٢٩٦ھ وهو یروی عن والده العارف بالله الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخه مولانا المحدث محمد اسحق کلاهما عن العلامة الاجل الشیخ عبد العزیز الدهلوی المتوفی سنہ ١٢٣٩ھ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خاله الشیخ سراج احمد عن

ابیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد راشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرہندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضاً عن قطب وقتہ العلامۃ غلام علی الدہلوی عن العارف
باللہ مظہر جان جانان عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدہلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الہجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخ الآتی
ذکرہم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاہد اسمٰعیل بن
ادریس الرومی المدنی وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منہم الشیخ
محمد طاہر سنبل المکی والشیخ صالح الفُلّانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمہ والشیخ محمد بن عبد الرحمٰن الکُزبَری الدمشقی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام **ومنھم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

الرومی العلامة الشیخ عبدالله الشرقاوی المتوفی سنة ۱۲۲۷ھ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی سنة ۱۱۸۱ھ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشهیر بابن المیت عن الشیخ
ابراهیم الکورانی والشیخ نورالدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبدالمعطی البصیر المالکی
کلاهما عن البرهان ابراهیم اللقانی وعن امام الازهر الشیخ منصور
الطوخی والشهاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی ثلاثتهم
عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبدالله السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبدالله بن سالم البصری
واخذ الشیخ عبدالله الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجهوری کلاهما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبدالله
البصری واخذ ایضا عن الشهاب احمد الجوهری السابق ذکره وعن
الشهاب احمد بن عبدالفتاح المجیری الشهیر بالملوی الشافعی الازهری
المتوفی سنة ۱۱۸۱ھ وهو اخذ عن الشهاب احمد بن الفقیه وهو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

وکان ولادته رحمه الله تعالی فی سنة ... کذا فی هامش ثبت الامیر ۱۲ عبدالهادی غفرله

وعن الجمال منصور المنوفى عن الشرنبلالى وآخذ الشهاب الملوى
ايضًا عن الشيخ احمد غانم النفراوى الاخذ عن عبد الباقى الزرقانى
وعن خليل اللقانى وعن عبد الجواد بن القاسم المحلى الاخذ عن
الشبراملسى وعن الشيخ سلطان المزاحى وعن الشمس البابلى وآخذ
الشهاب ايضا عن محمد بن عبد الباقى الزرقانى شارح المؤطا والمواهب
الاخذ عن ابيه وعن الاجهورى وآخذ الشهاب ايضا عن العلامتين
المكيين الشهاب احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى وآخذ الشهاب
ايضًا عن العابد الزاهد المنلا الياس الكورانى وآخذ ايضا عن ابى
العز محمد ابن الشهاب العجمى الاخذ عن والده وعن البابلى وعن
ابن سليمان المغربى وآخذ ايضًا عن ابى الانس محمد بن عبد الرحمن
المليجى الاخذ عن الصفى القشاشى وعن البابلى ومنهم الشيخ ابراهيم
النابلسى حفيد قطب العارفين الشيخ عبد الغنى النابلسى عن جده

ومن مشائخ شيخنا الشيخ عبد الحق العلامة الشيخ تراب على
ابن شجاعت على اخذ عنه شيخنا اكثر العلوم فقها وحديثا وغيرهما

نسبة الى قرية من قرى مصر كذا فى حاشية العجالة النافعة لعبد الهادى مسكين غفر له

قرأ عليه الامہات الست وھو اخذ عن مشائخ کثیرین من اجلہم العلامۃ المحدث مولانا محمد اسحق الدہلوی واخذ بمکۃ المکرمۃ عن العلامۃ الفہامۃ الشیخ الاجل عبد اللہ سراج وسیأتی ذکر مشائخہ الاعلام بحول اللہ وقوتہ

صورۃ اجازۃ الشیخ عبد الحق

وھذہ صورۃ الاجازۃ التی کتبہا لی شیخنا العلامۃ محمد عبد الحق النقشبندی ادام اللہ فیوضاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** فیقول عبدہ الضعیف محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاہ محمد بن یار محمد عاملہم اللہ بفضلہ العمیم ان الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی المولوی الحاج عبد الہادی سلمہ اللہ الازلی الابدی قد سمع منی سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وکتبت لہ سند القرآن المجید واجزت لہ روایۃ سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وغیرہما واجزت لہ بکل مرویاتی اجازۃ عامۃ تامۃ اللہم زدہ علماً وفہماً ووفقہ لما تحب وترضی وعافہ فی الدنیا والآخرۃ واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادۃ۔

حررہ فی التاسع عشر من محرم الحرام سنۃ الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

في الشيخ الثاني

٢ ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[له] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة وتستفيد بافادته فائدة تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

له صفحہ ٢٢٢
ولہ شان نبیع وذکر شریف وهذا هو الذی ذکره الشیخ الصدیق البوفانی فی کتابه الروض المعطور فی علماء شرح الصدور وشکرا لله تعالی علی حصول نعمة شرکته فی درس حدیثه رحمه الله تعالی وله مولفات مفیدة منها تبصرة الصبیان وتذکرة الاخوان برمشة کفایة الغلام للامام عبد الغنی النابلسی طبع بمصر منها عقود الدرر النضید فی مناقب سیدنا الحسین الشهید طبع سنه ١٣١٢ بمکة المکرمه ١٢ المسکین محمد عبد الهادی غفر الله له ولوالدیه ولمشائخه امین۔

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی

رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئًا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ

الباری وقد لقّمنی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول

والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ

بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم

والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدّیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث

المفسر الشیخ عبداللہ سراج المتوفی سنہ ۱۲۶۴ عن عمر ابن عبدالکریم العطار المکی

قد مر ذکرہ اٰنفا وعن محمد ابن ھاشم عن محدث دارالھجرۃ الشیخ

صالح الفُلّانی المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن

محمد بن سِنّۃ العمری عن الشریف ابی عبداللہ محمد بن علی الولاتی

عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ

ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سِفر عن الشیخ تاج

الدین محمد ابن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی

الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی

الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبداللہ البصری

مشائخ شیخ عبداللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ
الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن
ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ
الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني
النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين (من ثبت ابن عابدين)
ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد
النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨
المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام
المتوفى سنة ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس
محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين
عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين
محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين
احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عبد الله النمرسي عن حافظ
الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي
مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سُنبل والشيخ عبد الرحمن الفتّني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السُويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد المَلّوي والشيخ حسن بن على المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدِفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ع وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس و

ع كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ او سنة ١٢ ١٢ عبد

سه ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢..‍ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد ابن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الرمزى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم ومن مشائخ شيخنا صالح
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفى سنة ١٣٠٤ وهو يروى عن الشيخ عثمان الدمياطى عن العلامة محمد ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ على بن الشيخ منصور الشنوانى والشيخ عبد الله بن حجازى بن ابراهيم الازهرى الشهير بالشرقاوى فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفى سنة ١٢٣٣ فله مشائخ اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن على بن احمد بن مكرم الله الصعيدى العدوى المالكى المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن بن على العجيمى ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدى على بن محمد بن على السقاط المالكى عن الشيخ محمد الزرقانى عن والده الشيخ عبد الباقى عن الشيخ على الاجهورى(ع) عن الشيخ محمد بن احمد الرملى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ احمد النخلى ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتى الحنفى المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ احمد النخلى والشيخ عيد النمرسى ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى(ف) الكبير والشيخ

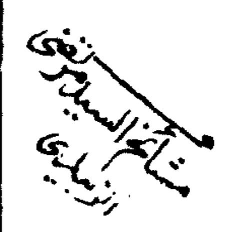
(ف) هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدى الجوهرى ولد سنة ١٠٩٦ اجازه ابن سالم البصرى ومحمد الزرقانى توفى سنة ١١٨١ ١٢ عبد الهادى غفرله

مشايخ الامير الكبير

(ع) كان الاجهورى ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور فى النصف الاول من رحلة العياشى ١٢ عبد الهادى

احمد الملوى والشيخ محمد بن سالم الحفنى والسيد محمد بن محمد بن محمد الحسنى البليدى المغربى المالكى وغيرهم واما الشيخ محمد الشنوانى فهو يروى عن العلامة الشيخ ابى العزائم عيسى بن احمد البراوى عن الشيخ احمد الدفرى عن الشيخ سالم البصرى عن والده الشيخ عبد الله ابن سالم البصرى ويروى ايضا عن الشيخ محمد الفارسى والشيخ عطية الاجهورى والشيخ احمد الراشدى وهم يروون عن الشيخ محمد العشماوى عن البصرى ويروى ايضا عن الشيخ محمد السمانودى المشهور بالمنير عن العلامة الشيخ محمد بن محمد البديرى المشهور بابن الميت ويروى ايضا عن العلامة السيد محمد مرتضى بن محمد الزبيدى عن ائمة مشاهير منهم العلامة الشيخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلى الشافعى عن محمد بن علاء الدين البابلى ومنهم الشيخ عمر بن احمد بن عقيل السقاف باعلوى المكى والشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوى والشيخ احمد بن حسن بن عبد الكريم الخالدى الجوهرى

مشائخ الشيخ الشنوانى



ولد رحمه الله تعالى سنة ۱۰۹۶ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعيل البقرى وغيره وتوفى فى سنة ۱۱۸۱ كذا فى حاشية ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ۱۲ محمد عبد الهادى غفر له۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوی کلهم عن الشیخ عبد الله المصری
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ حسن
العجیمی ومنهم الشیخ العارف عبد الله میر غنی المکی عن الشیخ احمد النخلی
ومنهم العلامة الحبیب عبد الرحمن بن الحبیب مصطفی بن شیخ العیدروس
المتوفی بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شیخ بن مصطفی عن السید عبد الله بلفقیہ
عن الشیخ احمد القشاشی والشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری
المغربی والشیخ زین العابدین واخیہ الشیخ علی ابن عبد القادر الطبری
وقد مر سابقا ذکر مشائخ ہؤلاء الاعلام واخذ السید شیخ
ابن مصطفی عن السید الجلیل علی بن عبد اللہ العیدروس صاحب
السورة عن العلامة عبد الله بن ابی بکر الخطیب عن العلامة عبد العزیز
الزمزمی المکی والشیخ احمد القشاشی المدنی وغیرہم واخذ السید
عبد الرحمن ابن مصطفی عن الشہاب احمد الملوی والشہاب الجوہری
والعارف سیدی مصطفی البکری والعارف محمد الحفنی والشیخ محمد
ابن الطیب المغربی والشیخ محمد حیاة السندی وغیرہم واما
الشیخ عبد اللہ الشرقاوی فقد تقدم ذکرہ فی ذکر مشائخ الشیخ

بلد فی الهند مشهور ١٢

باع اخذ القشاشہ ١٢

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی **ومن مشائخ السید احمد دحلان** العلامة محمد[١] اهل الشام الشیخ عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکره والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری اجازه فی ذی القعدة ۱۲ بمکة المکرمة عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار **ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال** العلامة السید ابو الانوار محمد علی[٢] بن طاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم العلامة الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی والعلامة الشیخ احمد منة الله المالکی الازهری وهو یروی عن العلامة محمد الامیر الکبیر۔ **وهذه صورة الاجازة التی کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکة المکرمة اعاد الله علینا من برکاته۔**

الحمد لله واصل من انقطع الی علی جنابه ٭ ورافع من وقف علی فسیح عتابه

---

[٢] المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنة اثنین وعشرین بعد الالف وثلثمائة یوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبة امهات المومنین عند قبر والدیه رحمهم الله تعالی کذا فی الباقیات الصالحات ۱۲ محمد عبد الهادی غفر له

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع
شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء
الكرام؛ **اما بعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل
الشيخ **عبد الهادي** الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مروياتي
في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره
قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث
وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا
يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم الدي
المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة
وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة
ابو الانوار السيد على ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان
الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان
ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام
والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق
كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام
مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع جرى
وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤

(محمد صالح كمال)

الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل
علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم
استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة
الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي
على رؤس المسترشدين آمين - حضرت كثيرا من مجالسه
السنية - وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد
على ذلك في كل بكرة وعشية - وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب
الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتب
الشيخ الامام الكامل النبيه - محمد سعيد سنبل الفقيه - رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت
وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي -

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف وبسائر مروياته واجازني وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفي سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفي سنة ١٢٤١ عن السيد الامام عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفي سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفي سنة ١٠٦١ عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي المتوفي سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفي سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد
سنة ٩٩٠ عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر ابن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد ابن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ[١] بن علي

---

[١] مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت
ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوى ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشي قرأ عليهما في علوم الشريعة والحقيقة والبسانى الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابي بكر بن سالم بسنده الطويل الآتي ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردي المدني بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفي سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابي بكر ابن علي البطاح الاهدل عن شيخه
السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي
عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر العسقلاني **وقد اخذ** السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصري
والشيخ حسن العجيمي والشيخ احمد بن محمد النخلي **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجي فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات
السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والثانى عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصري **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الرئيس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائي
والشيخ صالح بن محمد الفلاني والسيد محمد ابن عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقي وهولاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الرئيس

مشايخ السيد عمر بن عيدروس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله مير غني عن والده عن
الشيخ احمد النخلي واخذ السيد يس عن الشيخ محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القلعي والشيخ مصطفى الرحمتي والشيخ صالح الفلاني
والشيخ عبد الرحمن ديار بكري والشيخ عثمان الشامي والشيخ عبد الغني
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربي التادلي والشيخ ابراهيم الفتني وغيرهم
واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيري
الزمزمي المكي والشيخ منصور بن يوسف البديري والسيد عبد الرحمن
ابن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبيب محمد بن عيدروس المتوفى بها سنة ١٢٤٧ وهو يروي عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيى مقبول
الاهدل ويروي عن الشيخ عبد الباقي بن محمد صالح الشعاب
الانصاري المدني عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادري
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكري عن الشيخ عبد الله بن

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم **ويروي** عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني **واخذ** السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري **ويروي** عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الرئيس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم **ومنهم** السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين **منهم** والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفي سنة ١١١٣ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عيسى بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبي والشيخ زين العابدين بن
عبد القادر، واخيه الشيخ علي بن عبد القادر، واخذ الشيخ عبد الله
بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن في جميع الفنون السيد
ابي علوي محمد بن ابي بكر الشلي عن والده السيد ابي بكر المتوفى سنة ١٠٧٨
عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصري واخذ السيد ابو علوي محمد
الشلي عن العلامة ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي والشيخ عبد الله
ابن سعيد باقشير والشيخ علي بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان
المغربي واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمي
والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدي **واخذ** السيد
عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفى سنة ١٠٥٧ وهو
اخذ عن الشيخ احمد الشناوي٭ عن ابيه الشيخ علي الشناوي عن
الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي ومن مشائخ
السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين
الشريفين الشيخ ابراهيم بن حسن الكوراني المدني والسيد الشهير

مشائخ محمد الشلي

مشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

٭ الشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة كذا في سبحة المرجان
محمد عبد الهادي غفر له

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عمر عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفى سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفى سنة ١٢١٢ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الريس والسيد احمد بن علوي باحسن جمل الليل **ومن**
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر (اي الحبيب الحبشي ١٢) **وهو اخذ**
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد بن احمد علي السندي نزيل

سله وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم المكي - على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي - ظفرت على مطالعة جزء الثاني بمكة المكرمة عند محبي في الله الملا مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم منه سنة ١٢٥٠ ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٤٨هـ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر سنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوى وله ثبت مشهور و

مشايخ الشيخ عابد السندى

يروى الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكادى الاهدل اليمنى والشيخ محمد بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى ١١٨٨هـ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى **ويروى ايضا** عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى **ويروى ايضا** عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشايخ الشيخ محمد حسين

سله وهو عم الشيخ محمد عابد السندى ١٢ عبد سه الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤هـ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلدة ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الاداب فى مجلدين.
لما العتة عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

البصري **ويروی** ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والده

عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی **واخذ** الشیخ عابد عن الشیخ یوسف

ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والده محمد بن علاء الدین وهو

اخذ عن والده علاء الدین المزجاجی عن عبد الله بن سالم البصری

والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازة لولده الشیخ محمد من الشیخ

عبد الله البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازة

بلا واسطة **واخذ** الشیخ عابد ایضا عن العلامة السید احمد بن

سلیمان هجام عن السید العلامة صفی الدین احمد بن محمد شریف

مقبول الاهدل عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی

والشیخ ابی طاهر ابن الشیخ ابراهیم الکورانی **ومنهم** العلامة یوسف

ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی

المالکیة بمکة المکرمة کلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن

عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشهیر عن مشائخه الذین

تقدم ذکرهم **ومنهم** العلامة الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی

والعلامة السید عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذکر مشائخهما



ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد المغرب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن محمد بن عمر السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبدالسلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبدالسلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة
البجيرمي وعن الشيخ عبدالعزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبدالرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبدالله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي
ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبدالله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري

المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف

نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم

ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي

عن العلامة سيد محمد التاؤدي ابن الطالب شارح تحفة الحكام

عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد

ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي

ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس

ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن

عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو

المواهب المازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس

العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر الهمداني عن محمد بن عبد السلام البناني شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ الشيخ فالح** ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران اليا صلتي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد ابن عبد الرحمن الطبولي المعمر برواية عن العلامة على ابن مكرم الله العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفي وتلامذته العارف الدردير والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني **واخذ** ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الغاني عن الشيخ مصطفى البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ** الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذا صورة الاجازة التي كتبها الى شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وكل سالك في خير مقصد - وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن
حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي
ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل
والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته
واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما
وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل
ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه
بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك
ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح
الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق
والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر

ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔

قرأت علیہ اوائل الشیخ اسمعیل العجلونی[1] رحمہ اللہ تعالی وسمعت من

لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ

الشریفۃ ولطائفہ المنیفۃ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ

الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ

ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی

وعن العلامۃ ابی علی محمد بادرتضا العمری عن العلامۃ الشیخ

عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ **وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ**

احمد ابی الخیر میرداد دام اللہ برکاتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعھا الیہ۔ وجعل صحیحھا وضعیفھا عائدۃ علیہ

وصلاۃ وسلاما علی النبی الھاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

---

[1] جمع رحمہ اللہ تعالی فیھا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیھما من کل واحد منھما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماھا رسالۃ عقد الجوھر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وحل غرضہ من جمعھا تسھیل قرأتھا علی الشیوخ لطلبا للاجازۃ منھم بھذہ الکتب ١٢

محمد عبد الھادی کان اللہ ذی الایادی

ما جاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر فی کل زمن - صلاة وسلاما دائمين

الی اليوم المشهور - وعلی من تبعهم باحسان علی توالی الايام والدهور -

اما بعد فقد طلب منی الفاضل الاديب - الجهبذ اللوذعی الاريب

الباذل وسعه فی طلب الحديث وسند رجاله - البازغة

شمس فضله فی ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم

ابو سعيد محمد عبد الهادی - بن محمد عبد الكريم بن احمد

المدراسی الحيدر آبادی - بعد ان قرأ علیّ اوائل الكتب الاربعين المندرج

فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه

بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن

يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور

زاده الله تعالی نورا علی نوره - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة

ولاح لی حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد

من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازنی به شيخی المرحوم العلامة

السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاری

من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما هو مذکور فی سنده المشهور بحصر الشارد - الراوی
لکل صادر ووارد - ومن جمیع ما اجازه به شیخه المرحوم الفهامة ابو علی
محمد بن ارتضا العمری من کل ما هو محرر بسنده المسمی بمدارج الاسناد -
الحاویات هذان السندان للعلوم النقلیة والعقلیة - والاذکار والادعیة
واوصیه بتقوی الله تعالی فی السر والعلانیة - وان یدخلنی فی دعائه
بالخیر بحسن توجه ونیة صافیة - وقد اجزته ایضا بان یجیز بکل ما
ذکر من یراه اهلا - وصلی الله تعالی علی خاتم النبیین وعلی آله وصحبه
صلاة وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمه الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد - احمد
ابو الخیر بن عبد الله میرداد - خادم العلم والخطیب والامام
بالمسجد الحرام (۱۴ جمادی الثانیة سنة ۱۳۲۴)

احمد ابو الخیر میرداد

الشیخ الخامس (۵)

ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامة الحبر الفهامة المفسر المحدث الشیخ محمد بن[1]

(۱) من مصنفاته فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقه الشافعیة مطبوع بمصر - هدایة العوام فی ارکان الایمان والاسلام ابتداؤه التوحید وآخره الفقه ومنها حاشیة علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیه بر صفحه دیگر)

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا الله به وبعلومه آمين ـ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة بعد الالف وسمعت بقراءة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى وحضرت من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين واجازني ولولدي ايضا بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد السحيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ عبد الله البصري ويروي الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد القدوس

٢

(بقيه حاشيه صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسني **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم**
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** اى السقا عن
الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشريف
الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم**
العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره **و**
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير او ابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني **ومنهم** العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد الحليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي — **وصورة اجازة شيخنا وسيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت بركاته ما نصه** — بسم الله الرحمن الرحيم — احمدك اللهم يا مجيب من دعاك وأمّلك — ومجيز من قصدك وأمّلك — واشكرك على مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازة — وتفضلك

على الطلبة العلم حتى نختم حقيقة السعادة وصحلت لكل منهم مجازه - وأصلى
واسلم امتثالاً لامرك يا على يا مسند على نبيك اعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشرايعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة النيرة
الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والسنة
فى الاقتداء - وبعد فقد جمعنى الله تعالى بالاخ الفاضل ابى سعيد الشيخ
محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس منى ان اقتدى باشياخى واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
فى نفسى لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت فى غير ضرم - لكن حسن
ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلاً عن
المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور عفى
الله لنا جميعا ان الاجور بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى
درايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما
يرويه - اوينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - عند التوقف ان يراجع المشائخ المهرة - والكتب الصحيحة

محرره حسبما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
في دار السلام وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني فالفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد
السحيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفي وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقا وستاتي اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الآتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد الغراوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني عه صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعة البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ الشافعي الفيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه وله مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد البخي قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم ۔ واعلا اسانيدي في
صحيح البخاري ما ارويه من طريق الختلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا
كما قاله الاشياخ فاني ارويه عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغني الدهلوي
عن الامير الكبير عن علي العربي السقاط عن عبد الله البصري عن ابراهيم
الكوراني عن ابن سعد الله اللاهوري عن محمد بن احمد النهروالي
عن ابيه عن ابي الفتوح احمد الطاوسي عن بابا يوسف الهروي المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني المعمر ح وارويه
عن الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن الشيخ
علي الصعيدي العدوي عن محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن
الشيخ احمد العجل اليمني عن يحيى بن مكرم الطبري عن ابراهيم بن
صدقة الدمشقي وغيره بروايتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني
المعمر مائة واربعين سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني ح وارويه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشيخ عبد الغني الهندي والشيخ
محمد القاوقجي كلاهما يرويه عن الشيخ عابد السندي عن صالح الفلاني
عن محمد بن سنة الفلاني عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالي

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه محمد بن سلیمان حسب الله المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی والعشرین من جمادی الثانیه سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبویه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام وآله واصحابه الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین

الشيخ السادس

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ
العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي
المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع وناد
حضرت - درسه في صحيح البخاري وسمعت املاءه في النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على دروسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث - وقد حدثني بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافني على الاسودين ولقمني واجازني بسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

البشري المصري عن الشيخ ابراهيم بن محمد الباجوري ومنهم الشيخ منة الله
عن الامير ومنهم الشيخ عبد الله القدومي النابلسي وأروي عنه بلا
واسطة فاني اخذت عنه حين قدم مكة المكرمة قاصدا للحج سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبوية وهو يروي عن
الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الكزبري ومنهم الشيخ محمد بن ابراهيم السباعي
عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالي عن الشيخ ابي حفص الفاسي
عن محمد بن عبد القادر الفاسي عن ابي سالم العياشي وهذه صورة

الاجازة التي كتبها لي مولانا الحافظ المحدث المتقن الشيخ شعيب المذكور متع الله المسلمين بطول حياته امين

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي استخلص العلماء بعنايته من غياهب الجهالات
وجعلهم امناء على خلقه يقومون بحفظ شرائعه حتى يؤدوا الى الخلق
تلك الامانات فهم مصابيح الارض وخلفاء الانبياء ويستغفر
لهم كل شيء حتى الحيتان في البحر وغيرهم من في السماء والصلوة والسلام
على سيد الاولين والآخرين وعلى آله واصحابه ما تعاقبت

عـه والشيخ القدومي عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادي.

ـه ولد سنة ١٢٣٦ له ومن تصانيفه الرحلة الحجازية ١٢ عبد الهادي غفر له.

الايام والليالى - اما بعد فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الابرك
الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان
سمع منا دروسا فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية
والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية
ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما
يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا
بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة
والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن
الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره
فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن
عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم
السباعى عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص
الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى
اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية
وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

[حاشية: الدمشقى ١٢]

[حاشية: ... الشيخ عبد الرحمن ابن محمد الكزبرى والشيخ القدومى عن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بلا واسطه ١٢ عبد الهادى]

واله - وحرر فی العشرین من شوال الابرک عام اربعة وعشرین و

ثلثمائة والف

شعیب بن عبد الرحمن المغربی المدرس بالحرم الشریف المکی

شعیب بن عبد الرحمن ١٣١٨

الشیخ السالم

ومن مشایخنا المکیین العالم النبیل والفاضل الجلیل الجامع

بین شرفی العلم والنسب السید سالم بن عیدروس

البار الشافعی مذهبا والعلوی طریقة وقد حسّن ظنّه فیّ

فسمع منی واسمعنی وولدی محمد عبد المجیب اصلح الله حاله واحسن

مآله الحدیث المسلسل بالاولیة فی العشرین من الجمادی الاخری

سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین وثلثمائة بعد الالف واستجازنی واجازنی بکل

مایجوز له روایته واعطانی الاجازة وهی بخط ابنه - وهو اخذ

عن العلامة السید عمر بن احمد بن عبد الله ابن عیدروس البار

عن والده السید احمد واخذ عن الشیخ العلامة السید احمد بن

زینی دحلان واخذ عن السید علی طاهر المدنی وعن الشیخ فالح

وکذا الکل اجاز لولدی محمد عبد المجیب ومحمد عبد الرقیب اسعدهما الله تعالی فی الدارین و

رزقهما علما نافعا وفهما کاملا - وکان رحمه الله تعالی خلیقا متواضعا زاهدا فی الدنیا

راغبا فی الاخرة ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له -

المدنى وعن العلامة السيد محمد ابى النصر الخطيب بن السيد عبد القادر الخطيب ابن السيد صالح الخطيب الحسنى الجيلانى الشافعى خطيب الجامع الاموى بدمشق الشام وهو اخذ عن كثيرين منهم والده السيد عبد القادر المتوفى سنة ١٢٨٨ عن والده السيد صالح المتوفى سنة ١٢٥٧ عن ابيه السيد عبد الرحيم المتوفى سنة ١١٩٠ عن الشيخ سعيد سنبل واخذ السيد صالح عن الشيخ محمد طاهر سنبل واخذ ايضا عن الشيخ خليل الخشة عن الشيخ محمد خليل الكاملى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن يوسف التميمى والشيخ سعيد الحلبى والشيخ الفضالى وتلميذه الباجورى واخذ ايضا عن الشيخ محمد بن مصطفى الرحمتى عن والده واخذ ايضا عن الشيخ عبد القادر الميدانى عن الكاملى ومنهم الشيخ محمد العزب الدمياطى المدنى والسيد اسماعيل البرزنجى والسيد زين العابدين جمل الليل والشيخ عبد الرحمن الكزبرى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ السقا والشيخ محمد الدمنهورى ومنهم الشيخ احمد بن سليمان الاحمدى النقشبندى الخالدى الاكبرى الروادى عن العلامة السيد محمد امين عابدين ومنهم الشيخ احمد الحجار المعروف بشنون عن الشيخ خليل الخشه والشيخ سعيد الحلبى ومنهم الشيخ عمر افندى الغزى ابن عبد الرحمن افندى الغزى

العامري المتوفى سنة ١٢ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد التمرتاشي والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخشه المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشه **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين . **واخذ شيخنا ايضا**
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا . **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند . واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد . والصلاة والسلام على من منه المدد . سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد . الواسطة العظمى لديه . وعلى آله المنتسبين اليه .
الآخذين بالحظ الاوفر بما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه . عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاوليه الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبيد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للصحبة والاحاديث التى يرحل اليها - واروية
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد لبار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشراه المقبح عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية ـ اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويله
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضا بما اوصى به الله انبياءه و
اولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة ـ وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد ـ قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل الشيخ محمد سعيد بن عبد الله القعقاعي القرشي الأذ المدرس بالمسجد الحرام أدام الله افاضاته سمعت منه الحديث الأولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار بسنده وأجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين

كوچك

وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق ذكره واخذ عن الشيخ على بن احمد حبيش الزهبيني الشافعي عن الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضي المخا عن مفتى زبيد السيد سليمان بن محمد ابن العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين **اما بعد** فقد حضر عندى وسمع منى وتلقّى عنى **اخونا
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى**
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعانى
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبَيش التَوَهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم **يروى الاول** عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الأهدل الزبيدي
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني
وفي ثبت جده السيد يحيى وغيرها ح ويروى الثالث عن البرهان
ابراهيم السقا الأزهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الأخيار اشتهار
الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين بروايته جميعها عني
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والأثر
واوصيهما بما اوصي به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى
وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الأنبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب بن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

٩
الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده السيد عبد القادر عن جده لامه الشيخ خليل الكزبري الخشة عن الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

ص
١٣ رمضان ١٣٢٢
يوم الاربعاء ٢٣ ابيل

واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

له الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته في ...

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفي سنة ١١٩٩ وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حياة
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكره وعن حسن الحموي بن كذبهم
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينيني ومنهم
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني ومنهم
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينيني ومنهم الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری
الحنفی الشهیر والده بالعقاد المتوفی سنة ١٢٢٢ﻫ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله
تعالى فی ثبته لازمته مدة مدیدة - وخدمته ایاما سعیدة - وقرأت
علیه کتبا عدیدة - ورسائل مفیدة - وکان احفی بی من الوالد علی الولد
وارانی اکراما لم اره قط من احد - وبذل جهده فی نفعی واسدانی
ماشکره لیس فی وسعی - وادنانی منه دون غیری وصار اولی
منی بامری - فجزاه الله تعالی عنی کل خیر - ووقاه کل اسی وضیر
واحسن الله تعالی الیه وکثر خیره - وجعل فی اعلی الفرادیس مقامه
ومقره - وبارك للمسلمين فی حیاته - وفی ایامه السعيدة واوقاته
وجعلنی لا اخرج یوما عن امتثال امره - وادام لسانی رطبا
بثنائه وطیب ذکره - وبالدعاء له عقیب الصلوات - وفی
الاماکن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال فی موضع آخر فی
ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد -
فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسة فی العلوم
وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد ـ المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدام سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره ـ وبركة اهل مصره ـ وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا ـ ويكرمني اكراما
مزيدا ـ واقسم لي مرارا اني اعز عليه من اولاده ـ وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبتها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما بامورى ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
امين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين ـ منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفي سنه ١١٨٥ه ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه ـ وفريد عصره
واوانه ـ بركة اهل الشام ـ وعمدة السادة الاعلام ـ الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة **ومنهم** الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٩ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
وولده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجماعة متقنين كالاستاذ الشهير والعارف

سنه اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ سنه الشيخ محمد بن عبد الرحمن حفيده ١٢ عبد الهادي غفر له

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الاخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الاخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الاخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف بالتقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة

محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى

الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة

معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى

نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى

ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى

ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر

الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد

الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد

ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن

موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن

مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠ و

هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد

حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشهیر بتاب زاده المتوفی سنہ ۱۲۰ ومن اجل مشائخہ الشیخ محمد بن حسن بن ہمات الحنفی الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری وہما یرویان عن الشیخ عبد اللہ البصری ومنہم العلامۃ الشیخ ابراہیم بن مصطفی بن ابراہیم الحلبی المتوفی سنہ ۱۱۹۰ وہو اخذ عن السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن الشیخ محمد ابی المواہب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجہ الی الحج فاخذ عن الجمال عبد اللہ ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاہر بن ابراہیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیۃ وعن الشیخ سالم النفراوی والشہاب احمد الملوی وغیرہم ومنہم العلامۃ الشیخ عطیۃ بن عطیۃ البرہانی الشافعی المصری الاجہوری البصیر المتوفی سنہ ۱۱۹۰ کان علامۃ فقیہا متبحرا فی العلوم قیل انہ کان یحضر فی درسہ ما ینوف خمسمائۃ طالب ولہ مؤلفات نافعۃ منہا

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي فى المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقى فى مصطلح الحديث لشيخ الاسلام وحاشية
على شرح السلم للملوى وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوى والسيد على
الضرير السيواسى وعن الشمس محمد بن احمد حجازى العشماوى عن
ابى العز العجمى وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفارينى النابلسى
الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغنى النابلسى والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزى والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفى والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السوارى وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد فى مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزى فى مجلد ضخم ومعارج الانوار فى سيرة النبى المختار شرح نونية
الصرصرى مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفا صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة فى علوم الاخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر فى الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم فى

هو شيخ الاسلام ١٢ عبد

مؤلفنا الشيخ مصطفى

فضل شهر المحرم وقرع[١١] السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق[١١] فى بطلان
التلفيق وبغية[١٢] النساك فى فضل السواك ورسالة[١٣] فى بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة[١٤] فى فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات[١] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى
المغربي المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى[سنة ١١٩١] وكان عجيبا
فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن
عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور
فى صحن الدار فرأته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت
فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى
فى يوم وليلة وله تآليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

[١] منها القول العلى فى شرح اثر امير المؤمنين على وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الاقناع ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغراميه فى شرح منظومة ابن فرح اللاميه ولوائح الافكار السنيه فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داود الحائيه مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمه الله تعالى ١٢
عبد الهادى غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الف فى تسعة وثلاثين يوما فى اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم ـ

ساحمد رب العرش حمد مبادر	واشكره شكرا جميل المآثر
واهدى صلوة مع سلام مؤبد	لاحمدنا المحمود شمس المظاهر
وآل وصحب ما تواتر عنهم	حديث صحيح بين اهل المحابر
وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى	واحسن مكسوب لاهل البصائر
ولاسيما علم الحديث فانه	محط رحال الراسخين الاكابر
ولازالت الاعلام تسعى بهمة	الى نيله كى يغنموا للمفاخر
وكان النجيب البهنسى محمد	لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر
له همة حسناء فى نيل رفعة	وتحصيل علم الدين منهاج فاخر
وجاء لدينا كى يجوزا جازة	بمرويينا فى كل باد وحاضر
وما كنت اهلا للاجازة انما	اذا قل طل تام وبل لناظر

اجازة العلامة محمد الدفاقى للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربي قد اجزت بما لنا	روايته من كابر بعد كابر
ومالي من نثر ونظم وان يكن	كلا شيئي بالشرط البهي لباصر
وارجو دعاء منه على تنالني	عناية لطف بين اهل المخابر
والي الفقير التافلاتي محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

في ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهى

مشائخ الشيخ محمد شاكر

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر - الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني الشافعي والسيد عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس والشيخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربي المدني المالكي والشيخ ابو الحسن بن محمد صادق السندي الصغير المدني والشيخ عبد الرحمن بن محمد المفتي الحنفي المكي والشيخ شهاب الدين احمد الملوي والشهاب احمد بن عبد الكريم الخالدي الشهير بالجوهري والشيخ محمد بن سالم الحفناوي وكتب الشيخ محمد شاكر للشيخ محمد امين عابدين اجازتين احداهما نظم والاخرى نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحيم -

اجازة الشيخ محمد شاكر للعلامة محمد امين عابدين نظما

الحمد لله المجيد الهادي	حمدا ابديا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	على النبي المصطفى محمد

وآله وصحبه الكرام | اولي التقى والفضل والانعام
وليعلمنا علم ايها المهذب | بان علم الدين اصل طيب
لا سيما علم الحديث والاثر | وفقه نعمان الامام المعتبر
وكان ممن جد في ذا الشان | السيد المفضال ذو الاتقان
محمد امين ابن عمرا | من جده بعابدين اشتهرا
لازمني في مدة مديدة | قراءة لكتب عديده
ما بين فقه وحديث شافي | وعلم نحو وبيان صافي
ومنطق وعلم اداب جلا | وضع عروض والقوافي قد تلا
ثم ابتغى مني ان اجيزه | وان ابين في الورى ابريزه
هذا واني لست من فرسانها | ولا من الحائم في ميدانها
لكنما التشبيه بالكرام | اهل التقى والسادة الاعلام
طريقة مسلوكة مندوبة | وبغية محمودة مرغوبة
هذا واني قد اجزته بما | ارويه حقا عن فحول العلما
من الصحيحين وما في السنن | ومسند النعمان ذي القدر السني
عن شيخنا العلامة المعروف | بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغنى العارف النابلسى ... حاوى المعالى والمقام القدسى

عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر ... اعنى الامام المعتنى والمعتبر

بالسند المتصل المختار ... الى النبى الهاشمى المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان

ارويه عن شيخى امين الفتوى ... منلا على الحاوى الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغنى النابلسى ... ذى الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا ... العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالى امام الكل

بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان

واننى اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لى بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة

واننى محمد الملقب ... بشاكر بين الورى ينتسب

ابن على بن سعد بن على ... السالمى الحنبلى العمرى

وحين اتمامى القوانى كالدرر		ناديت ارخ جاء يمن ظهر ١٢١٧ھ	

في صفر سنة ١٢١٧ھ وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية في مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى في وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات ـ ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات ـ **اما بعد** فقد سمع مني ولدي القلب الزكي
الالمعي والحافظ اللوذعي المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابدين جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو ليسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت في يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عني بحق روايتي لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد على وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبدالرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى - **وهذه صورة الاجازة**

الاولى التي كتبها لي شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان

دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة

والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و

بعد فقد وصل الي **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد**

عبد الهادي ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي الحيدرآبادي

وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من

مطلوبه واني اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث

الاولية - واني سمعته عن سيدي العلامة السيد محمد ابي

النصر بن العلامة السيد عبد القادر بن السيد صالح ابن السيد

عبد الرحيم الخطيب الجيلاني الحسني الدمشقي عن والده السيد عبد

القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشة عن الشيخ محمد

خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسمعيل العجلوني بسنده

وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مرويا تي

صورة الاجازة الاولى من شيخي اسعد الدهان

---

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي رحمة الله عليه
محمد عبد الهادي غفر له

والمرجو منه ان لا ينسانى من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام - و
حمد الله فى البدء والختام - وحرر فى ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجى اللطف الخفى
اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى عفى الله عنه -

١٣٠٩
اسعد الدهان
راجى الغفران

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ عبد الهادى
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازنى به شيخى
وسندى الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكرى بالاعوان الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به امين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ھ - راجى الغفران

صورة الاجازة الثانية

اسعد بن احمد الدهان عفی الله عنہ

(ختم: اسعد دهان)

(حاشیہ: الشیخ العاشر)

ومن مشائخنا المکیین العالم الفاضل التقی الکامل مولانا المعظم وشیخنا المکرم الشیخ محمد سعید بن محمد الیمنی المکی الشافعی الامام بمقام ابراهیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت برکاتہ - سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وهو اول حدیث سمعتہ منہ واجازنی بجمیع مرویاتہ باللفظ فقط وذلک فی یوم عید الفطر سنۃ ١٣٢٤ اربع وعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وهو اخذ عن الشیخ السید احمد دحلان وعن تلمیذہ الشیخ بکری شطا وعن الشیخ عبد الحمید الداغستانی والشیخ ابی خضیر وهو عن الشیخ عبد الفتاح الکفراوی عن الشیخ الشرقاوی وقد مر ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام -

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مدظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ١٣٠٤ وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤ سنة
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب ولله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني
والشيخ الشرقاوي ويروي ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذي العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتي
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد علي بن عبد البر
الونائي وغيره كما تقدم ــ وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور ــ الحمد لله الذي جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار ــ و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم في حجر لنفعه
وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه ــ من الفقير الى عفو ربه
القدوس ــ عيدروس بن عمر بن عيدروس ــ الحبشي عفى الله عنه

ما كتبه الشيخ السيد عيدروس الى شيخنا السيد بكري شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - آمين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الال والاولاد والاحفاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذي هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
تغضوا اعين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
في مواطن الاجابة خصوصا في الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم في حفظ الله
وزين رعايته - ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة علي بن محمد
الحبشي وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلي وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادي عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عبدالرحمن لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعل الاسناد ورفعه الى شرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التى اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمد الذى اختصه الله بما لم يُعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى اله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب

اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فى اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم
وكانوا فى غنية بما يتفضل الله به عليهم وجاد - سألنى الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فى سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشأن
اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن

اى العقل ١٢ عبد

اجبت مطلبهما - وسألت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

التكلان وهو المستعان انی اجزت السیدین المذکورین واولادهم
اجازة شاملة كاملة فی کل ما تجوز روایته وتنفع درایته
من منقول ومعقول وفروع واصول سیما علوم التفسیر والتاویل
وعلوم السنة سیما الامهات الست وفی سائر العلوم فقهما
ونحوا وغیرهما من العلوم الشرعیة کل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحدیث والاثر وکذلك اجزت المذکورین فی سائر الاذکار
النبویة وفی الاحزاب السلفیة من کل الاوراد المنسوبة الی
المشائخ الامجاد کما اجازنی بذلك عدة من العلماء الاعیان
باسانیدهم الثابتة القویة الحسان المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات فمن اشیاخنا سیدی ووالدی عمر بن
عیدروس علیه رحمة الملك القدوس فانی اروی عنه جمیع
العلوم علی سبیل العموم وهو یروی کذلك عن الشیخین الامامین
الشیخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار والشیخ الامام الحبر الرئیس امام
المقام ومفتی الشافعیة علی مذهب ابن ادریس محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
ابن عيدروس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - **وهذه صورة اجازة**
مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله و
صحبه اجمعين **اما بعد** فقد اجزت **العالم الفاضل الكامل**
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ماذكرنى

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشي صاحب التأليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن
السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم
واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي
من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وذلك في الثاني
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقر ا محمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

۱۲
الشیخ الثانی عشر

و۱۲ممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل ما تلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی۵ والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲ واذن لی فی اجازۃ من شئت ودعا لی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المراد۔ وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الف الف صلوۃ وتحیۃ۔

۵ یروی عن الشیخ ابراھیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳
الشیخ الثالث عشر

و۱۳من مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلھا وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله سراج عن محمد بن هاشم الفلاني[1] عن مشائخه المذكورين سابقاً.

وهذه صورة اجازته بخطه المبارك - الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى ونفع به المسلمين آمين - ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما يجوز لي روايته - فاقول تحسينا للظن وان كنت لست اهلا لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

---

[1] الفلاني نسبة الى فلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فلان انتهى
عبد الهادي عن القدومي

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو یروی عن علامة

الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة

الشیخ عبد العزیز عن والده مولانا الشیخ ولی الله الدهلوی بسنده

المشهور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامة وقته وخاتمة المحققین

مفتی مکة المکرمة الشیخ عبد الله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن الشیخ ابن هاشم

الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیده المذکورة فی ثبته

المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایة الفربری

عن الختلانی[1] عن شیخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری[2] عن

شیخه عبد الله سراج عن[3] العلامة ابن هاشم الفلانی عن[4] الشیخ صالح الفلانی

عن[5] الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن[6] مفتی مکة القاضی محمد تاج الدین

ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهیر بالقلعی عن[7] علامة وقته خاتمة

المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن[8] ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن[9] مفتی

مکة قطب الدین محمد بن احمد النهروالی[52] الشهیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[1] الختلانی – نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة وتشدید الفوقیة المفتوحة بعدها لام شعب من الترک کذا ضبطه ابن خلدون کذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا لثبت الشیخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی غفر له

[2] النهروالی باللام نسبة الی نهرواله بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاؤسی
عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ وجامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد الله محمد بن
اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبہ الجعفی مولاهم البخاری
رحمہ الله تعالی ونفعنا بہ۔ هذا ونسئل الله تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لاینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات حرر ذلک فی شهر شعبان
المکرم ۱۳۲۴ھ۔ کتبہ بقلمہ العبد الراجی الی ربہ القوی احقر الخلق
تفضل الحق عفا الله عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

١٤
الشیخ الرابع عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة
الشیخ علی عبد الله الطیب الأزلی المصری الشافعی المکی
متع الله المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب الشاهد ونضره بما رعاه الى ان اداه كما وعاه بدراية مسترسلة ورواية متسلسلة والصلوة الدائمة الواصلة والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق والسند المصدوق الواسطة العظمى التي من وردها لا يظما وعلى اله وصحبه حملة اثاره وحزبه نقلة اخباره اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر بصريح الابرام وصحيح الاسناد وسارت به الركبان في كل زمان وتواترت وتيرته وتاثرت سيرته وتطاول له الفرقدان وتواصل له المشرقان مواصلة المدد باتصال السند لان مما ينفر منه الطبع وياباه ان لا يعرف الانسان اباه وبها يخرج من شرذمة الدعاه ويدرج في زمرة الوعاه و

يومن لفظه وخطه - ولو من حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه

بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن

محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان

اجازة ليتصل بسند سادتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم

مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم

وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما لكاتمين من الضرر

فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر

ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت

عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء مع الجامع

الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا

عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروى الشيخ ابراهيم السقا

ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين

حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروى شيخنا الشربيني ايضا عن

استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى آخره

هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير علي عبد الله الطيب۔

المشيخ الخامس عشر ١٥

ومن[١٥] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقي مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الله[١] ابو البركات ابن الشيخ محمد غازي المكي نفع الله المسلمين بطول حياته۔ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النجاري الكتبي اليمني المكي المتوفى سنة ١٣١٥ وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجي الطرابلسي الشامي وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[١] رجل بر قانع عابد خاشع تقي متواضع صديقي وخليلي وحبي في الله ولد بمكة المكرمة و اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى في علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا الاسانيد شيخي وشيخه الحبيب حسين الحبشي المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا في احوال مكة المكرمة في مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له۔

عبد الله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي
وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيباني عن الشيخ احمد
البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما
عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير
بالسويدي وهو عن والده المنلا محمد سعيد عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الخشة
الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير
بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن
الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار
عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ
عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند
المعمر الشيخ فالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن
مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين
ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

اخذ الغازي عن السيد مرتضى الزبيدي عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه لسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديرى نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبيشي عبد الله بن على بن شهاب الدين
والحبيب احمد بن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى
الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم
والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى
المجددى الدهلوى **واخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا
المكيين كالشيخ عبد الجليل برادة المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى
والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق
وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته
عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام خصهم بمزايا الكرم
والانعام - والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام
وعلى اله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - اما بعد
فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع العالم الفاضل - والعابد
الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات
والفضائل مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى
ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه باني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادي
المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة
عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم [١] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ
صالح الفلاني ومنهم [٢] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة
شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي ومنهم [٣] الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي
عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ
عبد الغني النابلسي ومنهم [٤] العلامة السيد عيدروس بن حسين

يوسف هو ابن عوده اروي عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصدا للحج سنة ١٣٢٢ كما سياتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي عفي عنه

العلوى عن السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه
عن السيد محمد بن عيدروس الحبشى عن الشيخ ابى حفص العطار
والشيخ صالح الرئيس والسيد ليس ميرغنى ومنهم العلامة المحدث السيد
الشريف عبد الحى ابن العلامة السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى
عن السيد احمد بن اسماعيل البرزنجى المدنى عن والده عن
الشيخ صالح الفُلّانى بسنده وبرواية السيد عبد الحى عن ابى
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسى ثم الفاسى عن العارف
ابى عبد الله محمد بن على السنوسى الخطابى - هذا وارجو من المجاز
ان لا ينسانى من صالح دعواته فى خلواته وجلواته لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - كتبه الراجى رحمة ربه البارى
ابو البركات محمد عبد الله بن محمد غازى عفى عنه فى الخامس
والعشرين من ذى القعدة الحرام عام اربعة وعشرين وثلاثمائة
ومِمّن اجازنى من مشائخنا المكيين عين العلم والرواية
ينبوع الحكم والدراية ملحق الاصاغر بالاكابر مولانا

ع ١ اروى عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبد -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد ابو الخير جمال بن
عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته ـ سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب
سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشرة
من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام ـ نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين ـ منهم شيخه علامة زمانه
وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادي عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

عـه صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي طالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له ـ

عبدالعزيز العمرى الدهلوى لبسنده المذكور فى اتحاف الاخوان ومنهم[٢]
شيخه علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلية والمقالات
السنية مولانا الشيخ السيد احمد دحلان المكى عن اشياخه السابق
ذكرهم ومنهم[٣] شيخنا وشيخه نادرة الزمان علامة الاوان سيدنا و
مولانا الحبيب حسين الحبشى عن اشياخه المذكورين سابقا و
منهم[٤] شيخه العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الكامل
الشيخ ابو الطيب صديق حسن عن الشيخ حسين بن محسن الانصارى
وهو عن الشريف[عـه] محمد بن ناصر لبسنده المذكور سابقا ومنهم[٥] شيخنا
وشيخه[٦] الشيخ فالح المحدث المدنى لبسنده السابق ذكره - **ومنهم**[٧]
فريد عصره[١] مولانا الشيخ محمد سعيد بن عبدالله ولد المدراسى عن[٢]
صاحب الكرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشيخ
مظهر المدنى عن[٣] والده عن[٤] خال ابيه الشيخ سراج احمد عن[٥] ابيه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

عـه والعلامة الشريف يروى عن الشيخ عابد السندى والامام الشوكانى فبينى وبينهما
فى هذا السند اربعة وسائط - واروى عاليا منه بدرجتين عن شيخى وسندى العلامة
القاضى السيد رحمة الله المحدث الرانديرى والحبيب حسين المذكور عن شيخهما الشريف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد على ذلك ١٢ عبدالفتاح غفرله

محمد مرشد عن ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيدية وقد مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكى

ومنهم العلامة الخبير الشيخ محمد ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعى

وهو اخذ عن مولانا السيد محمد صالح البخارى الاورنقابادى

عن العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد بن

عبد الله المغربى وعن الشريف الادريسى كلاهما عن الشيخ عبد الله

البصرى عن اشياخه ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ

عليم الدين عن ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور انفا و

منهم العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين

ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان ومنهم

العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشهاب

ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعى

مفتى بمكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا ومنهم

العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى

الحسنى الجيلى ومنهم العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير **ومنهم**[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علي بن طاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزبيني **ومنهم**[١٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذي لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلي واسلم على السيد السند - ذي الخلق العظيم والقول الكريم
الممجد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - **اما بعد** فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة **منهم** وهو اجلهم الشيخ الغني
لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسني الجيلي
نسبا المكي الشافعي مفتي بمكة وامام المقام بها **وهو اول** حديث
سمعته منه في اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند نظر الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقي الحسني الجيلي رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسي
رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا في سنة ١٣٠٥
فالاول والثاني يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبري الدمشقي بسنده بل باسانيده
المذكورة في ثبته ح وبرواية الثاني عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علي بن محمد مراد الايوبي نسبا
السندي ثم المدني **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة في حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ الغُجيمي بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثني به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابي الحسن
محمد علي بن ظاهر الوتري المدني **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثني** به الشهاب احمد منة الله المالكي
الازهري والشيخ محمد التميمي الخليلي نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهري
بسنده المذكور في ثبته ح وحدثني به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضي حسين بن محسن السبعي
الانصاري الحديدي والسيد الحبيب سيدي الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشي الشافعي فسح الله في اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفي الشافعي نزيل مكة ودفينها **وهو اول**

حديث سمعته من كل منهم في مجالس متفرقة فمن الاول في سنة ١٢٩٦ ببوبال
ومن الثاني في سنة ١٣٠٠ ومن الثالث في سنة ١٢٩٦ قالوا **حدثنا** شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسني وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثني به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبري والسيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضي العلامة
محمد بن علي الصنعاني والشيخ المسند محمد عابد السندي وغيرهم
باسانيدهم المذكورة في اثباتهم ح **وحدثني** به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفري الزينبي
ونسيبه العلامة الشيخ محي الدين بن علم الدين الجعفري وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة في سنة ١٢٩٥ ومن الثاني بالهند سنة ١٢٩٧
قالا **حدثنا** الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثماني وهو اول حديث سمعاه
منه قال **حدثنا** القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله
بن محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة ح
وحدثني به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علي
ظاهر الوتري المدني والعلامة المفتي عثمان بن عبد السلام

المدنى و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسنى والسيد
الشريف مولاى عبد الكبير بن سيدى محمد الكتانى القاسى حفظهم الله تعالى
وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازنى
به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغنى المدنى وهو اول الكل
منهم عن الشيخ عابد السندى المدنى والشيخ اسماعيل بن ادريس المدنى
بسندهما ح وحدثنى به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن واعظ
على العظيم ابادى والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح
ابن محمد بن عبد الله الظاهرى المهنوى المدنى ابقاه الله تعالى
والطال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند فى سنة ١٢٩٠
ومن الثانى بالمدينه فى سنة ١٣٢٠ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ
ولى الله تعالى الشمس سيدى محمد بن على الحسنى الخطابى الادريسى
قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنى به السراج ابو حفص العطار
المكى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقى قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربى المدنى وهو اول بسنده المذكور فى محله ح وحدثنى به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح واروية ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعه البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٠ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصری مسند الحجاز بسنده المذکور فی امداده ح ولی فی هذا الحدیث
طریقة غریبة وهی ما حدثنی بها الشیخ العلامة المحدث المسند الفقیه
المفتی محمد سعید بن الشیخ العلامة المسند بدر الدولة قاضی الملک
صبغة الله بن الشیخ محمد غوث الشافعی المدراسی مفتی حیدر آباد
دفیهما وهو اول حدیث سمعته بها العلی فی سنة ١٣٠١ بسماعه من شیخه الشیخ محمد مظهر
العمری المجددی نسبا وطریقة الدهلوی ثم المدنی رحمه الله تعالی عن ابیه الشیخ احمد سعید
ابن ابی سعید المجددی عن خال ابیه الشیخ سراج احمد المجددی شارح صحیح مسلم
وجامع الترمذی بالفارسیة عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد المعروف بفرخ شاه عن ابیه خازن الرحمة
الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی سیدی
الشیخ احمد بن عبد الاحد العمری السرهندی امام الطریقة المجددیة
رضی الله عنه وقدس سره ونفعنا به ح وارویها ایضا عالیا بدرجتین
عن شیخنا المعمر البرکة المدخر شیخی وسیدی ومولای ومرشدی
حضرة الشیخ فضل الرحمن ابن اهل الله البکری الملاوی المرادآبادی
قدس الله سره ونور ضریحه وهو اول حدیث سمعته منه فی سنة ١٣١١

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١١ قال **حدثني** الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال **حدثني** والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن[٤]
الحاج محمد افضل السيلكوتي ثم الدهلوي عن[٥] الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن[٦] والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن[٧] ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن[٨] القاضي بهلول البدخشي عن[٩] الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن[١٠] والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن[١١] جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة[١٢] برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن[١٣] الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب **وحُدِّثتُ** عن[١] الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن[٢]
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس[٣] الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٣ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه قالا الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثانى محدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه
منه وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى هو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المنطاوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
بن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم دمشقي الد
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البنّاء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المنوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سِنَّة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوولاتي وهو اول عن محمد بن ارکماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومي وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحرانی وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعیل بن ابی صالح النیسابوری وهو اول حدثنی به والدی ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزیادی وهو اول ثنا ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن ابن بشر بن الحکم العبدی النیسابوری وهو اول قال حدثنا به حافظ الامة سفیان بن عیینة والیه ینتهی التسلسل عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله ابن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک وتعالیٰ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجه ابوداؤد والترمذی والامام احمد والحمیدی وابن ابی شیبة والبخاری فی غیر صحیحه

[1] محمش بفتح المیم وسکون المهملة وکسر المیم الثانیة آخره شین معجمة کذا ضبطه الشیخ عابد السندی فی ثبته ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم
على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها
جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح ورويته
ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح
الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[4] الشمس
الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله
والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد
عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت
قد اجزت كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط
المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي
وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله
تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[5] قد روى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ود رواية شمهورش باسقاط
تبارك ربه وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علیّ الشیخ عبد الهادی بن عبد الکریم المذکور جمیع
کتاب العقد الجوهر الثمین للشیخ العلامة مسند الشام اسمعیل بن محمد
جراح العجلونی الدمشقی فی مجلسین بالحرم الشریف المکی وکذا الاوائل
السنبلیه فی مجلس واحد وشارکه فی السماع ابنه المذکور وقد
اجزتهما بروایتهما عنی وسائر ما تجوز لی روایته ولتصح عنی درایته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلیة منی ومنهما وفقنی الله تعالی وایاهما
والمسلمین لما یحبه ویرضاه فی کل وقت وحین بجاه سید المرسلین
واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین قاله بفمه وکتبه بقلمه فقیر رحمة
مولاه الراجی لطف ربه السهمدی احمد ابو الخیر جمال بن عثمان
ابن علی المکی الاحمدی غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعین امین

احمد عبده

الشیخ السابع عشر

ومن اشیاخنا المکیین العلامة الفهامة الحبر السفسیر
ملحق الصغیر بالکبیر مولانا الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی
الحنفی دامت برکاته وعمت فیوضاته سمعت منه
حدیث الرحمة المسلسل بالاولیة وانتفعت بمجالسه السنیة

وتآليفه البهية . وآجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها وآخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عالياً الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

حاشیہ ... ۱۳۱۸ھ

عبد الغنی المجددی وقد مر ذکرہ مرارا **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری والشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ کلاھما عن الشیخ عبد اللہ سراج وسندہ مشہور والانصاری ایضا عن الشیخ اسحٰق الدہلوی عن جدہ لامہ الشیخ عبد العزیز عن والدہ والشیخ اسحٰق عن عمر المکی وقد مر سندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد ابو خضیر مفتی الدمیاط عن السید محمد صالح الرضوی عن عبد الفتاح الکفراوی الخ۔ ومن اجل **مشائخہ** الشمس محمد بن القطب احمد بن ادریس والمحدث الشیخ صالح السناری العودی عن الشیخ احمد ابن ادریس العرائشی بسندہ **ومن مشائخہ** الشیخ محمد بن جعفر ابن ادریس الحسنی والشیخ ابو محمد عبد الکبیر الکتانی وابناہ الشیخ محمد والشیخ عبد الحی والشیخ محمد صالح الزواوی والشیخ فالح الظاہر وقد مر ذکر ھؤلاء الاعلام وغیر ھؤلاء کثیرون ما ینوف عن مائتی شیخ کما ذکرھم فی مؤلفاتہ الشریفۃ وسیأتی ذکر بعض تالیفاتہ فی صورۃ اجازتہ لی **وصورۃ اجازتہ ما نصہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی وصل من انقطع لعزجنابہ فاتصل بالعروۃ الوثقی۔

ورفع قدر من وقف ببابه فصار نازل قدره الى مطمح العلو الارقى-
والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى اٰله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى سما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى- **اما بعد** فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتحصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من
ربه بلوغ المراد- ابى الفيض وابى الاسعاد- عبد الستار الصديقى
الحنفى- تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى- الاجازة فى مروياتى
ومسموعاتى وذلك بعدما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعنى به **من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة- و**
فى التلقى حازم دون الاحبة- الفاضل الاكمل والعالم
الاجل اباسعيد محمد اعبد الهادى بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الى بعين قلبه السليم وما بلغه ممن
حبه لم يرمنى سوى لفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولا سيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمد العبد المجيب ومحمد اعبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته وتصح عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها وانشاءها ولاسيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتمدا والله فى تسطير

هذا الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا لى
وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة
مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين
الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني
عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند اروى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوي عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي
صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن
مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي
المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمني لبسنده ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيد

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخ الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخ الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخ
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخ سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
ابن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ما ينوف عن مائتي شيخ حسب ما ذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر فيما
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلاتي المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف اخر منها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها اسرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد على حدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصي نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

فى المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقلا وودا وامر ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعنى وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوى ومراقبة الله عز وجل
فى كل هم وعزم ونعوذ بالله ان ننخرط فيمن يقولون بافواههم
ما ليس فى قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
فى العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبى المختار فى جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسير الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا ونكف عنان القلم عن السبح فى هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم وليعمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العلمين
كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكنى ام القرى افقر الملك الى المالك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشيخ عبد الوهاب بن خدا يار بن عظيم حسين يار بن احمد يار تغمدهم الله

برحمته واسكنهم بحبوح جنته امين - فى ١٠ ذى الحجه يوم الخميس سنة ١٣٢٤

الشيخ الثامن عشر ١٨

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الشيخ

الابرك السيد علوى الشافعى دامت بركاته سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه

البيت الحرام بعد صلوة العصر فى التاسع والعشرين من رمضان

سنة ١٣٢٤ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشيخ عبد الحميد الداغستانى

والسيد احمد دحلان شيخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما

وكتب لى اجازة بخطه **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا

محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب منى الاجازة اخى

فى الله الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم

المدراسى الحيدر ابادى فاقول وانا الفقير علوى بن صالح بن

عقيل بن عمر علوى قد اجزت اخى المذكور بما تلقيته عن اشياخى منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن . ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل



ومن ١٩ مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

الشيخ التاسع عشر

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
بالحديث المسلسل بالأولية وهو أول حديث سمعته منه وأجاز
في سنة ١٣٢٣
ولأولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة
وهو أخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد أحمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الإجازة بخط وصورة
إجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فآثر أخراه
وانبعثت منه همته للترقي إلى نيل المكارم العلية فسارع إلى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة إلى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الإجازة أخي الشيخ
الفاضل الأديب - أبو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب حسن ظن بي فأجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته وأجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته وأجزت به عموما وخصوصا إجازة عامة وكذا أجزت

اولاد الشيخ عبد الهادى وهما محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولاى ان يجعلهما قرة عين فى الدنيا والدين امين واوصى نفسى واياهم بتقوى الله رب العلمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهى ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالى عليهم والدعاء لى ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن الى بكر باجنيد الشافعى مذهبا

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازانى[1] صاحب تعريب مكتوبات الامام الربانى قدس سرهما سمعت منه الحديث المسلسل

الشيخ العشرون

القزانى

الموسوم بالدرر المكنونات النفيسة مطبوعة بمكة سنة ١٣١٦ فى ثلاث مجلدات ٢١ منه

[1] هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فى منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فى قرية المتة من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية اوفا من ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فى الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فى الشمال. اسلم اهلها طوعا فى حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسى وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع فى قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا احسن الدين الذى هو من اكبر تلامذة المنلا اسمعيل القشقارى المشهور فى تلك البلاد وشرع فى قراءة الصرف فى سن تسع وقرأ عوامل الجرجانى فى سن احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثمانى عشرة سنة وقرأ فى تلك المدة عليه

(بقيه حاشيه بصفحه ثانى)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي وآخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر وآخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا الدروس وبهذا حصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠ﻫ
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة طرويسكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج المنلا شرف الدين
والمنلا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي
وكان له شغف تام بحتى كتب حاشيته المذكورة وحاشية المنلا حسن بيده وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ﻫ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند المنلا عبد الله المفتي السرطادي القزاني
والمنلا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تآليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
لطيفه تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

وآخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر
مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى وخصوصا منهم على نبينا محمد المصطفى
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا **اما بعد** فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا ينسون يجوزون من طلبه الى آخر انفاسهم ويستجيزون
فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي
الحيدرابادي ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين في الطلب ظنا منه اني اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان ؎
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؎ ولكني استحييت ان اخيب ظنه
وان اردّه بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي
روايته من منقول ومعقول وفروع واصول ومقروء ومسموع

وجميع مصنفاتى المطبوعة الى الآن هى تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما فى هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن
واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى تسميته تلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار فى تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم فى الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته فى بلاد قزان مسقط راسى وفى بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبى
رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على
قرآنه متأ كلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
فى الله لومة لائم **فمنهم** شيخى واستاذى مولانا الشيخ آخون جان
المرغينانى المدنى المكى الحنفى النقشبندى المتوفى بمكة المكرمة
فى اواخر ذى القعدة سنة ١٣٠٢ **ومنهم** شيخى واستاذى مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسى المدنى الخطيب الزاهد الورع
المتوفى بالمدينة المنوره سنة ١٣٠٦ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد على ابن السيد ظاهر الوترى المدنى

المتوفی بالمدینة المنورة فی سنة ١٣٢٢ ثلاثتهم عن مسند عصره و وحید
دهره مولانا الشیخ عبد الغنی ابن مولانا الشیخ ابی سعید المجددی
الدهلوی المدنی المتوفی بالمدینة المنورة فی اوائل سنة ١٢٩٦ ودفن
یوم دخول الفقیر المدینة المنورة اول مرة فلم یتیسر لی ملاقاته
ح ومنهم شیخی وسیدی ومرشدی الی الله مولای السید محمد
صالح الزواوی المکی الشافعی النقشبندی قدس الله سره المتوفی بمکة المکرمة سنة ١٣٠٨
عن الشیخ الشریف محمد بن ناصر الحسنی الحازمی عن السید محمد ابن خلیل القاوقجی
الحسنی ح واروی عن العلامة الشریف المحدث الشیخ عبد الحی الفاسی الکتانی عن والده
الشریف العلامة المحدث عبد الکبیر الکتانی عن الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی ح
ومنهم شیخی واستاذی الشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکة المکرمة شهید الغربة
عن الشیخ جمال مفتی مکة المکرمة کلهم اعنی الشیخ عبد الغنی والشریف محمد بن ناصر
والسید محمد القاوقجی والشیخ جمال عن مسند عصره وفرید دهره الشیخ عابد بن احمد علی
السندی المدنی رحمه الله تعالی مؤلف حصر الشارد واسناده فی جمیع
الکتب من جمیع الفنون مذکورة فی ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشیخ عبد الغنی اتصال بسائر ارباب الاسانید فلاحاجة

الی ذکر من فوقہما من الرواۃ فانی لما ذکرت اسنادی الیہما
فکاننی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد اللہ سراج مفتی مکۃ المکرمۃ
عن الشیخ محمد بن ہاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامۃ
الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی
السید محمد علی الطاہر الوتری عن شیخہ احمد منۃ اللہ المالکی
الازہری عن شیخہ الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد الکزبری وثبتاہما مشہوران ح ولی ایضا اجازۃ عن
مولانا الشیخ برکۃ مشائخنا الکرام بقیۃ السلف محمد معصوم المجددی
عن والدہ مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جدہ مولانا
الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی ح
ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز
عن والدہ الشیخ ولی اللہ الدہلوی واسانیدہ مشہورۃ - فاجزت
الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطۃ ہؤلاء العلماء الاجلاء
والکملاء الادلاء بشرطہا المعتبرۃ عند اہل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفيته المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها ورواياتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات **هذا** واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الاية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين قاله ببيانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصي الاماني امين بحرمة النبي الامين وذلك

بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة في ٣ صفر الخير المنتظم

في سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

مراد محمد النقشبندي المظهري

٢١ ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل

الشيخ ابو علي شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي

القازاني الحنفي صاحب النبراس ادام الله افاداتهم

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله

الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤

قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم

القاوقجي الطرابلسي بعد ما طاف وسعى من العمرة في حالة الاحرام

وعن ابي النصر الدمشقي اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ محمد ذاكر بن

نور محمد التمتاوي والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

شمع ١٢ · بين العشائين ١٢ · عـ ـط · عـ ـط

الشيخ الحادي والعشرون ٢١

له الف رحمه الله تعالى كتابا في حالات شيخه الشيخ عباس الصديقي الحنفي سماه النبراس ١٢ منه

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمر يحيى الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد علي ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكي حنفي صنا العجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقي
والشيخ يوسف النبهاني البيروتي صاحب الانفاس اللطيفة
والتآليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصاري عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندي
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم
الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشي والمقرى والمفسر الشيخ محمد الشرهيني نزيل مكة
من تلامذة الباجوري وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام واخذ شيخنا
(وقد اخذت منه ١٢ منه)
ايضا عن السيد محمود البغداوي عن السيد داود البغدادي
واخذ عن السيد محمد حقي النازلي مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندراني . وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجي الطرابلسي عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنه ١٣٢٥ هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القرانى

شرف الدين قرانى
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفهامة المحدث الجليل عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله افاداته۔ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داؤد جرالزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم احمدك يا من وصل من انقطع اليه ودفع من وقف مطية اماله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و معضل - وعلى آله سحب الندى - وصحبه شهب الهدى - ما فاح اريج العلوم - من طي كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني - عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني - قدس الله عز وجل باجتماعي مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب الحيدرابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي وبه مسالك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق وطلب مني ان اسمعه خبر الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جرجيس الزبيدي عن العلامة محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاء
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتيبت ومنهم تلقيت اجلهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة المرحوم بكرم الله المنان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان عن العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا على الصفوي بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني واذنته ايضا ان يجيز عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فی ۳۰ محرم من عام سنة ۱۳۲۵ بلغه الله فی الدارین

مرامه وسدده واحسن ختامه آمین

(ختم: عبد الحمید ۱۳۱۰)

۲۳ الشیخ الثالث والعشرون

العاقل الزکی ۱۲

۲۳ ومن مشائخنا المکیین العالم النحریر الحبر السفیسی (؟) العابد الزاهد مولانا الشیخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی المکی المقیم بجبل ابی قُبیس دامت برکاته کان رحمه الله

تعالی برا تقیا خاشعا متواضعا تارکا للدنیا راغبا فی العقبی معتزلا من

الناس کان یقیم بجبل ابی قُبیس فلما سمعت انه من العلماء العاملین

والزهاد العارفین لقیته به فاکرمنی واجازنی اجازة عامة وکتب

لی الاجازة وهو یروی عن الشیخ ابراهیم السقاء والشیخ محمد الاشمونی

والشیخ احمد الرفاعی وغیرهم من الافاضل الکرام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحیم وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله

صحبه وسلم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سیدنا

محمد وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد فاقول وانا الفقیر الحقیر الحقیق

بان اجاز علی فرض کونی من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته - وليس لى من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - واسأل
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياى بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

وممن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة[٢٤]
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

ـــــ
٥ وللشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين وبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الائمة في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي وعن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو
يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وعلى اله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب الاجل
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدرابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل ـ
وان لا ينسانى من دعاء الخير ـ وصلى الله على سيدنا محمد وآله
وسلم ـ نعم واجزته بنقلى ونقلته بفى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس عشر شهر صفر الخیر سنہ ١٣٢٥ - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین - ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءهم العلیة - مع اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی کل بکرة وعشیة -

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

فمنهم ٢٥ عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة - الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی عبد الجلیل[1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[1] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - بلدة فاس من الشهیر ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلاحصر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقنها السامعون ویبادر الی استقصائها الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجلسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل ناد ویجلسون علی قدرهم هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب فی قصص لا تملهم من اخبار العرب علیاذلک بجواهر الحدیث فتری الهیبة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بحاله ینادیه والحاصل انه وحید الدهر کما قیل شعر - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترقی بیتها

٢٠٨
(بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة)

ابن عبد السلام الشهير بنراده المسند في عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته – حضرت في بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبي الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازي المكي دام في الله
فيضه المكي – عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثني بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة – (٢٠٧) في حجر بعض اهل الموت والدلا في مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ في تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم في كل عصر. منهم العلامة الشيخ صالح التونسي الكبير
والشيخ محمد العلوشي الطرابلسي المالكي الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوي المالكي والشيخ يوسف الغزي الحنفي والشيخ محمد الحلبي والشيخ عبد الغني الدمياطي
الشافعي عن الشرقاوي والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغني
المحدث النقشبندي والمعمر مفتي المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجي الشافعي وهو عن الشيخ صالح الفلاني ودخل في عموم اجازة الشيخ عابد السندي كان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندي سند شيخنا الشيخ صالح الفلاني ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكي والشيخ المعمر منة الله المالكي الازهري وهو عن الشيخ الامير
الكبير – ومولينا السيد مصطفى الذهبي الشافعي الازهري والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوي والشهاب الجوهري – والشيخ محمد الدمنهوري الازهري والشيخ
المبلط وهو عن الشنواني وغير هؤلاء من اكابر وقتهم امثال زمانهم رحمهم الله تعالى آمين
ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازني رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لي ورقم عليه بخطه – وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندي حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله في الجميع البركة وقد
هرعت اليه الافاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوي
والشيخ محمد العمري والافندي ابراهيم اسكوبي وله شيخه وغيرهم نفعنا الله به وبعلومه
آمين – وقد انشدت في مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتي بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسي فدعا لي بالبركة والخيرية في الدارين وها انا اتقهقر

(بقية الحاشية في الصفحة الآتية)

بالاولیة وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی
المسبحة والبسنی الخرقة وقال لی انا الحبلی فقل اللّٰهم اعنی الخ وسمعت
منہ سورة الصف واول سورة النحل وقرأت علیہ سورة الفاتحة و
واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازة وزینہا فی الاٰخر بختمہ وھو
اخذ عن العلامة الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیة الحاشیة) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذا ـ نظم بے نظم ـ در مدح شمع اہل بزم ـ سخن سنج ـ دلِ علم را گنج ـ اختر برج علوم نقلیہ ـ گوہر درج فنون عقلیہ ـ مصدر بوارق معانی ـ مظہر شوارق بصر سانی ـ مطلع التحقیق والدرایہ ـ ینبوع الحکم والروایہ ـ المحلّی بالمحاسن الغالیہ ـ والمجلّی بالاسانید العالیہ ـ مطلع الاشعار ـ مجمع الانوار ـ نادرۂ زمانہ ـ عمدۃ اوانہ ـ ادیب عصرہ ـ محدث دہرہ ـ الفاضل النبیل ـ حری بالتکریم والتبجیل ـ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ لفیوضاتہ آمین ـ نتیجۂ طبع کمترین ـ بندۂ عقیدت گزین ـ خاکروب عتبۂ تقدس تبہ کہترین خدام ـ غلام ناکام ـ ابوسعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللّٰہ ذی الایادی ـ لی التواب والمبادی المتخلص بہ سکیں ـ

یا شمیکا یا الہنا العلام
پس درود ہست بر صفا اعلام
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم
آمدم پیش مکۂ اطہر
پس انا بجملہ عالم ذی شان
اختر برجِ انتدا ربیک
اسم سامیِ آں بزرگ نشاں
نام پاکش معظم است چناں
نے غلط گفتم اے محب درود
شیخ عبد الجلیل برادہ
خودم و نسبتے کلاں دارم

والصلوۃ علے رسول انام
نیز برآل و تابعین کرام
لیک فضلش بود بوجہ اتم
باز رفتم بہ بیتہ الانور
صاحب خلق و منبع احسان
گوہر درجِ اتقا بیشک
بس جلیل و عظیم ہست عیاں
کہ بوقتِ نوشتنش ایجاں
بلکہ خامہ سرش نہد بسجود
عارف و زاہد و ہمہ آگہ
ذرۂ آفتابِ تابانم

لایق حمد ہست رب جلیل
شکر حق بیشمار نتواں کرد
راہ طیبہ و راہ بیت امیں
پس بہر دو مقام پر انوار
مخزن علم و مطلع اشعار
زینت جمع و مصدر اعطا
ذکر اسمش کنایۃً کردم
دست خامہ و خامہ کا عذرا
در بجواہی صراحۃً بنگر
نادر عصر و فاضل دوران
ہمہ اولادِ نیک و احبابش

قابل نعت مہبط جبریل
کہ بمن بے شمار احساں کرد
کرد آساں تو برین سکیں
یافتم فیض عالمان کبار
معدن حلم و مجمع ابرار
شمع بزم لیاقت و الطاف
کہ ادب ہست نیک و مرغوب
سید ہر لوسے اے سخن آرا
نام آں فاضلِ کرم گستر
فن شعر و ادب از و نازاں
ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالكي الازهري وعن مفتي المالكية الشيخ محمد عليش عن
شيخه محمد الامير الصغير عن والده الشيخ محمد الامير الكبير واما
اسماء باقي اشياخه فلتطلب في الحاشية ـ وهذه صورة الاجازة
التي رقمها لي شيخنا الشيخ محمد عبد الجليل برّاده
المدني دام فيضه وهي بخط نجله اعني الشيخ العلامة
سعد الدين براده كما اخبرني بذلك بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله تعالى حمدا متصل الاعانة بالامداد ـ موصول العناية
بالاسعاف والاسعاد ـ متكفلا بحصول المراد من علو الاسناد ـ

بقيهٔ حاشیه صفحه ٢٠٩

عمر او شان دراز گردانا د
هر یکی در علوم و فضل و کمال
بعد ازین گوش کن بلا تاخیر
از تلامیذ عابد سندی
نیز مفتی محدث بے قبیل
احمد ازهری گرامی یک
این مکرم بغیر شبه و نکیر
ذکر ا وشان طوال خواهد بود
دست بردار و کن دعا آنحال
حاصل آید ترا همه مقصود
نه مرا شعر آید نه بیان
بلدهٔ پاک و محترم اندر
ختم تحریر شد به ماهِ صفر

حق تعالے بحقِ نون و صاد
لائق و فائق اند با اجلال
شیخ ما را شیوخ اند کثیر
بود یک شیخ دهلوی هندی
بود در طیبه سید اسمٰعیل
منة الله مشتهر بیشک
پس روایت کند ز میر کبیر
سامعین را ملال خواهد بود
کای خدای قدیر و متعال
آرزوی دلش بر آید زود
جاہلم بے شعور و بیچداں
یعنے مکہ مبارک و اطهر
بود تاریخ هجدهم ا شهر

راست خواهی اگر ز من ای جان
در فنون کثیر کامل اند
هر یکے نادرِ زمانه بود
نام او بود شیخ عبد غنی
نادرِ عصر بود لا ثانی
بود علامهٔ زمانِ خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم
وصفِ شیخ جلیل ای امجد
شیخ ما را ز عیب کن یاری
خیر خواهش مدام شادان باد
چه عجب از توجهٔ شیخم
سال هجری هزار و سیصد بود (١٣٠٠)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

او ست قمر و نجوم فرزندان
در عبادت مدام شاغل اند
فاضل و نامی یگانه بود
مشتهر با محدث مدنی
شیخ آن صالح است فلانی
نیز تمام مرادانِ خود
وز طوالت بسے حذر کردم
از غلامِ ذلیل کے گردد
دار دائم فیوض او جاری
دشمنش را مدام خسران باد
که قبول در سے اشعار نظم
بیست و پنج هم بران افزود (٢٥)
خوانده بر نبی صلوة و سلام

والصلوٰة والسلام على قمر التمام - ومصباح الظلام - معلم الخير والحاث عليه - وناهج منهج البر والهادى اليه - وعلى آله سفينة النجاة - و اصحابه نجوم الهداية الهداة - وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم مألوفة - وطريقة بين العلماء معروفة - يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق الكريمة - واصحاب النية الشريفة السليمة - حرصا على ما فيها من البركة والخير - ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر - بادر لذلك الرجل الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة - والمزايا الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته - وتحصل له مما امّل رغبته - فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور بكل ما وصل الىّ - واتصلت روايته لدىّ - مما اجازنى به مشائخى الاعلام وهو معروف فى اثباتهم - واجازاتهم وافاداتهم - وهم جمٌّ غفير وعددهم كثير - الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر - ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد - وسند العباد - شيخ الطريقة - و
امام الحقيقة - افقه من رائيت من العلماء - واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء - مولانا الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد النقشبندي
المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره - واوحد العلماء في دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني
السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم - ولي غير هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار - استيفاء ذكرهم يطول - وهذا القدر
كاف في حصول المأمول - اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى - وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه - بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

فی الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاینسانی
واولادی فی خلواته وجلواته من صالح دعواته . سلک الله بنا واياه
طریق الهدی وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردی بمنه
وکرمه وکان ذلک فی الیوم العاشر من ذی القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرین من الهجرة النبویة وصلی الله تعالى علی
سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا

امر بکتبه الفقیر الیه سبحانه عبد الجلیل بن عبد السلام
براده المدنی عفی عنه بمکة المشرفة

(عبد الجليل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده بولدی محمد عبد المجیب جعله الله تعالی
من العلماء العاملین وطلبت منه الاجازة له ایضا فاجازه بجمیع
ما تجوز له الروایة وکتب له بخطه المبارک ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین
وبعد فیقول الفقیر الیه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجلیل بن عبد السلام براده المدنی عفا الله عنه
غفر له ولوالدیه قد حضر عندی الاخ الفاضل والنبیل الکامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة انبته الله نباتا حسنا وكان طلبه ذلك
موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه تعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقر به عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

الشيخ السادس والعشرون ٢٦

ومن مشائخنا المدنيين[1]

عبد الجليل ١٢٩٤

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشيه في الصفحة الآتية-

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية حين قدم مكة المكرمة قاصداً الحج ١٢

ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلّوا امام الحنابلة بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين ١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه وهو بالمدينة المنورة ثم في اخر سنة توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى ان دخلت سنة ٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاوطان بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته بنابلس نحواً من سنة ونصف ثمانية عشر شهراً ثم رجع قاصداً بالمدينة المنورة فاقام بها اياما ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصداً للمدينة بمركب البابور وبعد ان اقام بها يومين وصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان مدة سنتيها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

وكتب لى الاجازة ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا و نذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الوهاب الدى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا اسلك ها تيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام ـ وذلك بالشرط المعتبر

عند علماء الاثر ـ واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم

المطالعة لكتب العلوم الشرعية ـ النافعة المرضية ـ وان لا ينساني

من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين

والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي

خادم العلم بالحرم النبوي

(٢٧ الشيخ السابع والعشرون)

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل

الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير

بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في

حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله

السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به

ونفعنا بعلومه آمين ـ سمعت منه الحديث المسلسل

لما قدم مكة المكرمة حاجًا للبيت الامين ١٢

بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى

ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ وناولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء

الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده

مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني الداغستاني

عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله

ابن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين

في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتي

عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير

الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزاوي الدمنهوري عن السيد

حسن بن السيد درويش القويسني عن الامير الكبير وعن الشيخ

داؤد القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي

والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس

والشيخ عبد الرحمن البجراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديركي

والشيخ على الحفناوي والشيخ سليمان البجاتي والشيخ محمد الدسوقي

والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ

عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوی المذکور عن الشیخ احمد الدهموجی عن شیوخه ومنهم
الامیر الکبیر واخذ ایضاً عن الشیخ الفقیه المحدث الشیخ محمد بن محمود
الجزائری عن علی بن عبد القادر ابن الامین عن شیوخه ومنهم
الشیخ محمد بن ابراهیم ابو خضیر عن شیوخه العظام منهم الشیخ محمد
صالح البخاری عن الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد
ابن عبد الله المغربی عن الشیخ عبد الله بن سالم البصری وکذلک
اخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ احمد بشارة الشافعی تلمیذ الامیر
الکبیر وعن الشیخ محمد الخضری واخذ ایضاً عن عبد المولی بن
عبد الله المغربی الطرابلسی بروایته عن الطحطاوی ومحمد الکزبری
عن مشائخهما واخذ الشیخ ابو خضیر عن الشیخ علی الخفاجی عن
محمد الصبان عن شیوخه ویروی شیخ شیخنا ابو خضیر المذکور
الصحاح الستة عن الشیخ محمد صالح البخاری عن الشیخ ابی
حفص عمر بن مکی بن معطی التادلی عن القاضی ابی محمد شمهروش
الجنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنه وعن مؤلفی
الکتب المذکورة ومنهم الشیخ عطیة عزة القماش ابن الحاج ابراهیم

شمهروش

المتبولى الدمياطى وهو اخذ عن الشيخ ابراهيم الباجورى ومصطفى
البلتانى ومصطفى الذهبى واحمد منة الله المالكى واحمد المرصفى و
احمد صالح السباعى عن الامير الكبير وعبد الله الشرقاوى ومحمد
الشنوانى ومحمد المهدى ومنهم الشيخ احمد بن محمد المعافى
الضحوى عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاكش عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن محمد العزب
الكبير عن شيوخه منهم الشيخ احمد الدمهوجى والشيخ محمد فتح الله
سميدبر كلاهما عن الامير الكبير ومنهم الشيخ محمد بن محمد الخانى
النقشبندى عن شيوخه منهم الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ
مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ التميمى التونسى
كلهم عن الامير الكبير واخذ الخانى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى عن شيوخه واخذ الخانى ايضا
عن السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ خالد النقشبندى عن شيوخه
وعن الشيخ صالح الفلانى عن شيوخه المذكورين فى ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم حمد المن انار طرق الشرع

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد حكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعة - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدنی
الحيدرآبادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم آمين - واوصى
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العالمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢هـ

[الترجمة الثامنة والعشرون]

ومنهم من مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة

الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد

محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد

عبد الرحمن المغربى المدنى نفعنا الله به آمين

سمعت بقرأة الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بهما وبما فى كتب الصحاح وغيرهما مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عباده الذين اصطفى ـ ولعد قد اجزت اخانا الحاج عبد الهادي
بقرأة الصحاح الست وبالحزب الاعظم وقصيدة البرده كما اجاز في
بذلك جملة من مشائخي نفعنا الله تعالى بهم اجمعين ـ قال بلسانه
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربي
شيخ الدلائل حصل ذلك مني ونحن في المسجد النبوي
في ١٢ صفر الخير سنه ١٣٢٢ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

(ختم: محمد سعيد المدني شيخ الدلائل)

٢٩ الشيخ التاسع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول
والمنقول والحاوي لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابي المالكي الشنقيطي منشأ
المدني مهاجرا وقرارا ادام الله فيوضه سمعت
منه[1] الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذي

[1] وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
صوبه دار ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادي سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالي متبحرا في العلوم كلها وكاملا في الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير ـ ما رأيت مثله بعد شيخي الشيخ شعيب المحدث المكي المغربي أقام الشيخ الشنقيطي
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه ما دار الدوران ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلى العظيم ـ والصلوٰة والسلام على النبى الكريم ـ وعلى آله واصحابه

اولى الفضل العميم ـ هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين ـ وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين ـ وكانت الاجازة نوعًا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

فى معين ـ وطلب منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى

ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدرآبادى مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين فى الدخول فى

اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين ـ اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والموطاء

وغيره ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى

والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى، وغيره ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين اضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغيره ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومرآتى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليلنين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه اعيانى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدانا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهاجرا وقرارا

الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع اسانيدهم واجازاتهم۔ والآن نذكر الاشياخ غير المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن عبد البارى

ترجمة الشيخ محمد بن عبد الرحمن

اليمنى ادام الله فيوضاته۔ وهذا الشيخ قد لقيته فى الباپور[1] المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية۔ فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى اجازته۔ **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن القويم۔ والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

[1] الباپور بمعناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد - وعلى آله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -
اما بعد فقد طلب منى الولد الفاضل محمد عبد الهادى ابن
محمد عبد الكريم الحيدرابادى الاجازة فى الحديث المسلسل
بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول
امتثالا لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اكن فى الحقيقة اهلا لان
اجيز غيرى شعر

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ❊ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول
كما اجازنى بذلك شيخى العلامة شيخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشيخى العلامة شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن سيدى شرف الاسلام سيدى
الجد الحسن بن عبد البارى الاهدل والثانى يروى عن
والده كلاهما عن السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
عن والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن السيد العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له اموره دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ۱۳۲۵

الشيخ عبد الرزاق البيطار

و منهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما
تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لاسيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسبما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي
السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر الجاهد الشريف الحسني واوصيه
بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته
وجلواته لاسيما حسن الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ٢٣ ذي الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (عبد الرزاق ١٣١٦)

الشيخ الثاني والثلاثون

ومنهم[٣٢] العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا الشيخ القاضى السيد رحمة الله بن القاضى السيد احمد الله الحنفى القادرى الرانديرى[١] نور الله ضريحه و ادام فيوضاته وهو يروى عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح الظلام وستأتى اسماءهم مع اسانيدهم فى اجازته وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى اجاز العلماء العاملين على العمل الصحيح اجازه و وعد بوجادته ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا واشهد ان محمدا عبده و رسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث المسجل بين الورى فى القديم والحديث صلى الله عليه وسلم وزاده

[١] الراندير قصبة معمورة فى الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهناك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعى الشريعة النبوية و فيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى۔

فضلا وشرفا لدیه ۔ وبعد فانه وفد الینا بقصبة راندیر العالم الاعز
المحترم المولوی الحاج عبد الهادی المدراسی الحیدرابادی
ان اجیز له بمرویاتی فی الحدیث والتفسیر والفقه ومایتعلق
بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان
یروی عنی وان کنت لست اهلا لذلک ولا ممن یخوض فی تلک
المسالک ولکن تشبها بالائمة الاعلام السابقین الکرام کما شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننی	ارجوا التشبه بالذین اجازوا
السالکین الی الحقیقة منهجا	سبقوا الی غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوی الحاج عبد الهادی
المدراسی الحیدرابادی بجمیع مرویاتی ومسموعاتی وبکل
مایجوز لی روایته ولصح لی درایته من علم التفسیر والحدیث
واصوله کما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا علی مشائخی
الاجلاء الاعلام والسادة الکرام فاروی الامهات الست وغیرها
من کتب التفسیر والحدیث عن شیخنا العلامة الشیخ حسین بن محسن
الانصاری وهو عن شیخه العلامة ذی المنهج الاعدل السید حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر
الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ بالربانی
محمد بن علی الشوکانی کلهم عن السید العلامة وجیه الاسلام ومفتی
الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الزبیدی الیمنی
عن والده العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل
عن العلامة احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامتین احمد النخلی
وعبد الله البصری الی اخر سندهما ح وبروایة السید العلامة احمد
ابن محمد شریف الاهدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی
وعبد الله بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخهما العلامة الشمس محمد
ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وأروی
عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد
الشوکانی کلاهما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی
عن شیخه العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة
الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد الله
البصری عن والده عبد الله بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

صحیح البخاری

الى اخر سنده - واما صحيح البخارى فاروية بالاسانيد المذكورة الى
الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابى الفضل عبد الرحيم العراقى
عن الامام الحجة احمد بن ابى طالب الحجار عن الامام ابى عبد الله
الحسين بن المبارك الزبيدى عن الحافظ عبد الاول بن عيسى السجزى الخ

صحیح مسلم

واما صحيح الامام مسلم فاروية بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلانى
عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسى عن ابى الحسن على بن
احمد المعروف بابن البخارى عن المؤيد بن محمد الطوسى عن فقيه
الحرم ابى عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوى عن ابى الحسين
عبد الغافر بن محمد الفارسى عن ابى احمد محمد بن عيسى الجلودى
بضم الجيم بلا اختلاف نسبة لسكة الجلود بين نيسابور الدراسة
عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت
فى ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم
فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر
الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه فى اجازتهم وفهارسهم بل يقولون
فى جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمہ الله تعالی وقد نبّه و
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیها ط واما سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانید السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الی
ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه
وبسنده الی المؤلف واما سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة
القزوینی فبالاسانید السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
واما مؤطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف واما مسند الامام الدارمی رحمہ الله
فبالاسانید السابقة الی ابن حجر الی اٰخر السند واما النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقی الاحکام لابن تیمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر
الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

سنن ابی داؤد
جامع الترمذی
سنن النسائی
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمی
النخبة
المنتقی

ابن احمد الكوكباني عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلي المكي بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابي القاسم بن محمد الحراني المعروف بابن تيمية و

المشكوة

اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزي فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردي المدني بسنده المار الى مؤلفها و اما

تيسير الاصول

تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمي والسيد حسن بن عبد الباري الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل

الحصن الحصين

واما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزري فبالسند
السابق في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابي العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبي عن الحافظ محمد الجزري

الشفاء

مؤلفهما و اما شفاء القاضي عياض فبالسند السابق ايضا في تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبي عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوي

اوليات السنبل

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأءةً واجازةً عن العلامة محمد عابد السندي عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير

الجلالين

فاول ذلك تفسير الجلالين فاروي ذلك عن العلامة الشيخ حسين ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين

البيضاوي

البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطیب کمال الدین ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاہر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی
عن الاستاذ عبد اللہ بن محمود الاصفہانی ثم الشیرازی عن مؤلفہ
القاضی البیضاوی و اما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ و اجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبد الرحمٰن ابن سلیمان مقبول الاہدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحییٰ مقبول الاہدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراہیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبد الرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ و اما الترغیب
والترہیب للحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہ ط و اروی جمیع ما ذکر ایضا

تفسیر بغوی

الترغیب والترہیب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغير ذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المولفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوي الحاج محمد عبد الرحمن
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة — واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بدله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمواقبة لله فيما ظهر
وبطن — ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عزوجل وان
لا ينسانى ووالدى واولادى ومشائخى وجميع المسلمين من دعائه
فى حياتى وبعد موتى ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والآخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلى
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم مؤرخته يوم
الاثنين ١٦ شهر ذى القعدة سنة ١٣٣٨ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة وازكى التسليم والتحية ط حرره ببنانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضى
رحمة الله ابن القاضى السيد احمد الله القادرى نسبا
والحنفى مذهبا والرانديرى متوطنا عفى عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يارب العلمين ط

الشيخ الثالث والثلاثون

وَمنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم

عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد على مرتضى

الرفاعى السيوطى المصرى الكاجرودى المالكى المعمر

خمس وتسعين سنه ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته

ولد بسيوط سنة ١٢٣٢ في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ

الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكرى وعن العلامة الشيخ

ابراهيم الباجورى وهو عن الشيخ محمد الفضالى عن الشيخ عبد الله

الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير

فاجازنى بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لى الاجازة

بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده

والصلوة والسلام على من لا نبى بعده - ولما سألنى اخى وعزيزى

وقرة عينى الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل

محمد عبد الهادى فى اجازة فانى اجبته واجزت له بما اجازنى

مشائخى فى الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجورى رحمة الله عليه

ونفعنى بعلومه والشيخ مصطفى البكرى شيخ الاسلام بالجامع الازهر

عه الكاجرودى بلدة متصل المنفلوط من مضافات كوشين التابعة للاقليم مليبار من مالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادى عفى الله عنه

وغيرهما ـ السيد علی مرتضی فی التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول ۱۳۰۰ھ

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق[ا]

ابن محمد امير الحقانی الحنفی الدهلوی دامت برکاته

وفيوضاته وهو يروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السيد عالم علی المراد آبادی وهو من اجل تلاميذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو يروی عن مولانا

عبد العزيز المحدث الدهلوی وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجاز فی

بمروياته فی الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية

والحقائق اليقينية وكتب لی الاجازة بخطه الشريف وزينها

بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودين الحق ليظهره علی الدين

عبد ٥ اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوری وغيره ١٢ عبد الهادی

(ا) له صاحب التصانيف الكثيرة والتآليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها تفسير القرآن المسمی بفتح المنان فی تسع مجلدات کبار المعروف بتفسير الحقانی المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة واتی باحسن ما امكن له جزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالی مناظرا شهيرا وذا خلق حسن ـ قد حضرت عنده فی بيته بالدهلی سنة ۱۳۲۱ھ ١٢
عبد الهادی غفر له

[ا] توفی فی ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

كله وكفى بالله شهيدًا۔ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من ربهم ورضوانًا اللهم صل وسلم عليه وآله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا

اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى الحاج عبدالهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بروايتى فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية مما استفدت من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة فى سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه۔ ونوق الروايات مخطومة بين يديه۔ واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال المفيدة۔ وشيوخى كثيرة۔ منهم العالم الفاضل الكامل السيد السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ـ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ـ ١٨ جمادی الاولی
سنه ١٣٢٨

٣٥ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفریدة
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلك فی شهر ربیع الاول سنة ١٣٤٢ ببلدة حیدرآباد

(الشیخ [illegible])

الذكن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي ظاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

۳٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة السفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته

الشيخ السادس والثلثون

قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهه ٢ جماد الاول
شتاه‍ ١٣٢٨ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی اللہ تعالی عنہ بہذا الحدیث

یرویہ شیخنا عن[1] مولانا السید احمد الدهلوی عن[2] خالہ السید محبوب علی

الدهلوی عن[3] مولانا عبد العزیز الدهلوی عن[4] مولانا ولی اللہ الدهلوی

عن[5] الشاہ اهل اللہ الدهلوی عن شمهورش القاضی الجنی رضی اللہ تعالی عنہ

ومنهم[٤٣] العلامۃ القدوۃ الفهامۃ حاوی الفواضل

الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید جان

الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ

بمراد آباد ـ لقیتہ بها فی شهور سنۃ ١٣٢٨ ثمانی وعشرین وثلثمائۃ

والف واخذت عنہ الاجازۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ

وغیرها من العلوم الدینیۃ ـ وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی

باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وهو اخذ

عن عمدۃ الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب

والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی

ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ

السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والده مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخه السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخه منهم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخه علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریة السید علی الشهیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاهین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاهما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وهما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شهاب الدین احمد بن یونس
الشهیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنه عن
المحقق الکمال بن الهمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الهدایه
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الهدایه عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامة الکردری
عن برهان الدین صاحب الهدایه عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسي عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی
عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله
السبذمونی[١] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن
ابیه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی
حنیفة رضی الله تعالی عنه

الشيخ الثامن والثلاثون

و منهم[٣٨] الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن
بن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[٥٢] دامت برکاتهم
و عمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمی بالدر الفرید فی معرفة
الاسانید اجازنی بما فیه من مرویاته عن مشائخه الاعلام
قال فی ثبته واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة
شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیر سمی المحدث المشهور
فی الآفاق مولانا محمد اسحاق و منهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

---

[١] السبذمونی نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ١٢ اصح الاسانید [٢] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل قدمائها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتیة القدوسیة الفیاضة ومن اشهر ولادة المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ١٢ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والموطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
الطيبة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدل المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

---

[1] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبد الله بن احمد بن عبد الباري الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

السيد سليمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل
الزبيدى كلهم عن السيد الاجل وجيه الاسلام عبد الرحمن بن سليمان
الاهدل باسانيده واما العلامة الشيخ حسن الزمان محمد فيروى
عن ابى العناية قال اخبرنا الشيخ محمد انا عز الدين عن زكى الدين
عن ابى طاهر المدنى عن ابيه ابراهيم الكردى الكورانى بسنده المشهور
واما العلامة الشيخ عليم الدين فيروى عن الشيخ عابد السندى باسانيده
المشهورة المذكورة فى حصر الشارد

(٣٩) ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشيخ الحكيم ابو القاسم
نور محمد الفتحفورى مولدا الحيدرابادى موطنا الحنفى مذهبا
الجشتى النقشبندى طريقة دامت فيوضه۔

الشيخ ابو القاسم

اجازنى بجميع مروياته عن المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سيدنا ومولانا رشيد احمد الجنجوهى
المذكور عن مولانا المحدث عبد الغنى المدنى بسنده المذكور مرارا
واخذ عن مولانا شيخ الهند محمود حسن الديوبندى عن مولانا
محمد قاسم الديوبندى عن الشيخ عبد الغنى المذكور واخذ ايضا عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی
عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورة اجازته . بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی علی آلائه
والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفیٰ . وعلی آله واصحابه
الذین اصطفیٰ . اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید
ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه
وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الگنگوهی قدس سره وافاض
علینا برکاته وبره . وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة منا حب

القوية القدسية مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی ۔ والعالم الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابو البرکات السید احمد الدهلوی ۔ والعالم الافخم الافضل القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی رحمة الله علیهم ۔ فانا اجزته کما اجازنی به هؤلاء الجهابذة الاکابر ۔ وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر ۔ واوصیه کما اوصی نفسی باجتناب الهوی ۔ وملازمة التقوی ۔ فی السر والنجوی ۔ وان یشتغل بهذا العلم الشریف ویلقیه علی الطلبة وان لا ینسانی ومشائخی الکرام من صالح دعواته ۔ والله ولی التوفیق ۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپوری مولدًا الحیدر ابادی موطنًا الحنفی مذهبًا الجشتی النقشبندی طریقةً ۔

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ عبد الله المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفید کوهی البهاری عم فیضه ۔ سمعت منه انا وولدی عبد المجیب الحدیث المسلسل بالاولیة بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز له روایته وهو اخذ عن شیخه الشیخ السید الشاه ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

الشیخ المولوی فضل الرحمن

يوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ١٣٢٤ الرابع وعشرين وثلثمائة والف[ه] - وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوى عن الشيخ الشاه ولى الله واخذ شيخنا ايضا عن الشيخ احمد على المحدث السهارنفورى عن العلامة المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذكور سابقا - **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما اولاه - والصلوة والسلام على مصطفاه - اما بعد فقد التمس منى الاخ الصادق والمحب الواثق الشيخ **محمد عبد الهادى المدراسى الحيدر ابادى** ان اجيز له بالاحاديث المروية لى عن اساتذتى الاعلام فلما رأيته واوثقت عليه العهد على الامانة والديانة اجزته منها الكتب الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد والجهد فى تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل بما حاصلها مطابقا لمذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث من ظواهرها الى ما لها العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

[ه] ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ١٣٢٤ ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له -

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب لشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا وقد اجازنی بتلک الکتب
وذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة اللّٰه تعالیٰ علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة اللّٰه تعالیٰ علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الیٰ آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة اللّٰه علیه وارجو منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها اللّٰه تبارک وتعالیٰ شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوٰة وتحیة اللّٰهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وداخله الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك يا ارحم

الراحمين ـ الراقم بخط الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد

الكابلي اللمقاني السفيدكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
برہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق

المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي

الحافظ الحاج الشيخ على ابن سلطان بن رحمة الشناصي

اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس

فيوضه بازغة ـ ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومائتان

والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة

لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان

لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس

حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و٢٩ و٣٠ و٣١ و٣٢ هـ

عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

الشيخ الحادي والاربعون

سه الشناص قرية قريبا من لنجه ـ وقرية بفارس اسمها اشناو من مضافات فاروباذ ١٢ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فی العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فی الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه ويبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الی حيدراباد واقام عندی مدة ثم سافر الی بلدان شتی ثم رجع الی كوشين واقام بها ثم سافر الی الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الی ان توفی سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالی ورضی به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيی بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوی وهو يروی عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجی وهو عن الشيخ ابراهيم الباجوری والشيخ عبد القيوم الاسكندری المكی رحمهم الله تعالی ونفعنا بهم فاجازنی بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لی الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک ۔ و اسکنہا الاملاک ۔ و زینہا للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب ۔ وخلق الارض مہبطاً الانوارہ ۔ ومحطاً
لاثار اسرارہ ۔ والصلوۃ والسلام علی من زیّن اللہ بہ الوجود غیباً و
شہادہ ۔ وجعلہ الوسیلۃ العظمی للفوز بالسعادہ ۔ وعلی آلہ وصحبہ
الابرار والمقتفین علی آثارہم فی الانوار الذین احیوا آثارہم ورفعوا
منارہم اقتداءً بہم وتمسکاً بحبہم فہم بما قاموا بہ قائمون ۔ وفی
المجاہدۃ دائمون ۔ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع ۔ ولا غرس ولا ریع
عن احیاء الملۃ الحنیفۃ ۔ امدہم اللہ بالرغبۃ والخیفۃ ۔ واسعدنا بحبہم
وسلک بنا ما سلک بہم ۔ ولما بزغ بدر السعادہ ۔ فی سماء
المعالی مؤذناً بالزیادہ ۔ لینور عالم الشہادہ بتجلّی
للعالمین ینادی ۔ فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الہادی ۔ المدراسی الحیدرآبادی
اذ جعلہ اللہ ہادیاً وداعیاً الی اللہ بامرہ وبالمسلمین حفیاً ۔ طلب
جنابہ الاکرم منی الاجازۃ فی التدریس ۔ لیہدی الناس الی طریق
الحق وینقذہم مما یدلسہ جنود ابلیس ۔ من الاعتقادات الزائغۃ

اللتى عن سبيل الهدى رائغة ـ فحمدت حسن نيته ـ واعتقدت نزاهة
طويته ـ عن آمال الاغراض النفسانية ـ من رياء وصيت وسمعة
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة ـ وشكرت سعيه لهذا الاثنا
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل ـ واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل ـ وحيث لم يسعنى الحال الا الاجابة
والانعام باجازته ـ فاجزته واذنته فى ذالك ـ والله يوفقه
لخير المسالك ـ وذالك بعد ان تحققت فيه الاهلية واللياقة
لما حوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه
فالحمد لله الذى كساه حلة العلم الاسنى ـ وزينه بالاخلاق
الكريمة الحسنى ـ وخلع عليه خلعة التدريس ـ وجعله اهلا لهذا
المقام النفيس ـ لانه اهل وكفوء لهذا المقام لما برع فى العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم ـ وكفى
بحسن سيره واخلاقه ـ شاهدة على استحقاقه ـ فهو ذو الهمة
الباسقة ـ والعزيمة الصادقة ـ لا تأخذه فى الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم ـ نور الله به وبامثاله الزمان وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارك فى ذريته - وسلك بهم فى
طريقته - اجازة مأذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيى بن محمد كمال
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القشم فى الخليج الفارسى
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدى وسندى
الساقى لى كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوى
ومن شيخى وعمدتى الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوى وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى بلد
بفارس قريبة من اصطخر وهو من الشيخين الجليلين سيدى
الشيخ ابراهيم الباجورى بمصر وسيد الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندرى المكى ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالى ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم امين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الى الله الحنان المنان بكل نعمة على بن سلطان
ابن رحمة القاسمى نسبا والشافعى مذهبا والفارسى

موطنا متوسلا ومتوصلا بذلك الى محبة الاخوان لمع ارباب وقتهم
فی کل آن و زمان و احبی بهم سنة سید ولد عدنان
صلی الله وسلم علیه وعلی آله وصحبه الکرام

(٤٢) ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاکابر
الحاج الحکیم المعمر الشیخ محمد یعقوب علی ابن الشیخ حیدر علی
الدهلوی المدنی دامت فیوضاته - لقیته بمحروسة حیدرآباد
الدکن. واجازنی بسائر مرویاته من الحدیث وغیره من العلوم
الدینیة وهو یروی عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوی عن
مولانا المحدث عبد العزیز الدهلوی بسنده المشهور فبینی وبین الشاه
ولی الله المحدث فی هذا الطریق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ویروی شیخی ایضا عن الشیخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجری النجدی الیمنی من اولاد مولانا
الشیخ شریف الشجری معاصر العلامة الزمخشری صاحب التفسیر
المشهور - اخبرنی شیخی محمد یعقوب علی المسطور انی لقیت
الشیخ المعمر المذکور فی زمن الشیخ جمل اللیل المکی بمکة المکرمة سنة ١٢٠٠

الشیخ المعمر الارض [illegible]

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى
فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجرى يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددى وللشجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا   ولكنك سمعنا وما رائينا

والله تعالى اعلم

الشيخ الثالث والاربعون

ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين
الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى گڈہی
مفتى العدالت العالية بحيدرآباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن
الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

الصحابي رضي الله تعالى عنه في سابع ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٥ه
وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري
الحسني الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي
المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني
حين نزولهما ببلدة بارس (۷ شعبان سنة ۱۲۵۷ه) عن مولانا السيد صالح
البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروي شيخنا ايضا الكتب
الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين
اخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة الاجازة
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهادين المهديين
اما بعد فيقول عبده المسكين الجاني محمد محي الدين حسين
المدراسي الويلوري غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفي
والجلي ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضي والعمل
السني المولوي الحاج عبد الهادي سلمه الله الباري
مع كونه حائز الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السداد

طلب مني بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة برواية شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥ھ في مكان قطب ويلور قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة مصافحة وردا ودعوة وادعوا الله عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بالعبد خيرا يفقهه في الدين امين - انا العبد المسكين

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة ببسل وشارم دام فيضه - اجازني بمروياته في بعض كتب الحديث والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن شيخه الشاه محمد گيسودراز القادري عن مولانا محمد شهاب الدين عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

التاسع والاربعون

قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

الصحاح الست عن شیخه مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السهروردی
الآتی ذکره - وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
رب العلمین والصلوٰة والسلام علی رسوله خاتم النبیین ورحمة للعلمین
وعلیٰ آله واصحابه المیامین اما بعد فیقول المفتقر الی الله محمد خورشید
الله المدراسی عفی عنه وعن اسلافه بلطفه ولطفیل حبیبه صلی الله علیه
وعلیٰ آله وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم وهو موصوف
بالاوصاف الحمیدة والاخلاق الکریمة سلمه الله تعالیٰ وافاض فیوض
نفسه مع کونه صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت له
بعض مرویاتی عن شیخی شاه محمد گیسودراز القادری بسنده
وآوصیه وایای اولاً بتقوی لله واسأل الله ان یوفقه ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاه ویجنبنا ویجنبه مما لا یرضاه وارجو ان
لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاته وایضا اعطیته اجازة
الصحاح الستة کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لازالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه۔

ومنهم[٤٥] مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقي البصير[١]
الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود عمادی شاه
عن مولانا اسحاق الدهلوى لبسنده (وا جازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثيه وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

الشيخ الخامس والاربعون

[١] وكان يحفظه ١٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الحشتي القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل ودلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في سنة ١٣١٦ه اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مؤلفه ح ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمی دامت معالیه ۔ اجازنی بکل مرویاته وهو یروی عن قطب الواصلین وامام العارفین الحبیب عیدروس بن عمر الحبشی صاحب عقد الیواقیت الجوهریة وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله ۔ وصلی الله وسلم علی سیدنا رسول الله ۔ وعلی اله وصحبه و من والاه ۔ وبعد فقد طلب منا الاجازة الشیخ الفاضل محمد عبد الهادی ابن الشیخ محمد عبد الکریم الهندی بما تصح لنا روایته لاسیما ما اشتمل علیه مسند سیدنا الحبیب القطب الجامع عیدروس بن عمر الحبشی ولسنا اهلا لما هنالک ۔ ولا من سالکی هذه المسالک وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشیخ المذکور بما صحت لنا الاجازة فیه خصوصا وعموما ۔ واوصیه بتقوی الله وان لاینسانا من صالح دعائه وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه وسلم ۔ املأ ذلک الفقیر الی کرم الله علی بن حسین بن عمر بن حسن الحداد العلوی الحسینی

ومنهم العلامة الجلیل والفاضل النبیل الجامع بین شرفی العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السید محمد رکن الدین القادری الویلوری المتوفی ١٣٢٥ھ ابن

الشیخ الثامن والاربعون

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - المجتهد الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینة المنورة سنہ ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مروياته ويروی عن
والده وکتب لی الاجازة بالفارسية بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - وآله وصحبه اجمعین - میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان الله له ولوالدیه - واحسن الیهما
والیه - چون صالح متقی متوجہ بسوی خدای کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت
ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونودونہ
نام باریتعالی وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوة والسلام وردہا ودعوة چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی ماجی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ است دام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری ط

(مہر: سید محمد قادر ... رکن الدین ...)

رکن الدین سید محمد خالد عفا اللہ عنہ

الشیخ التاسع والاربعون

۴۹ ومنهم مولانا العلامة القدوة الفهامة المحدث الجليل حافظ الحديث والقران الشيخ محمد عثمان[١] المدراسي ادام الله افاداتهم - اخذ العلوم عن اشياخ اجلة منهم مولانا الشيخ عناية الله اللكنوي ومنهم مولانا الشيخ

---

[١] قد حفظ (٣٠٠٠٠) حديثا - وكان واعظا مشهورا لا نظير له في وقته وكان حسين الصوت جدا في قراءة القرآن كان ينزل حين قراءته - والشيخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسي صهر هذا الشيخ كان اشترط لتزويج بنته انها لا تتزوج الا بمن كان حافظا لثلاثين الف حديث فما وجد احدا موصوفا بهذا الوصف الا هذا فزوجها اياه - ولما لقيته في كبرسنه بتاج فوره قرية متصلة بدار السلطنة القديمة تسمى اركاٹ - سألته عن الاحاديث التي حفظها فاجابني بان الان ليست بمحفوظة الا اثنا عشر الف حديث فقط والله تعالى اعلم ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمہ اللہ تعالی بسائر مرویاتہ عن هؤلاء الاعلام -
وصورة اجازته بالهندیہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
الحمد للہ رب العلمین - والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین - وعلی آلہ اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الهادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں - اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں - مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی - مولوی محمد صالح پنجابی - مولوی
محمد حسن رامپوری - مولانا خان عالم خان مدراسی محدث - فقط محمد عثمان
ومنهم مولانا العلامۃ الحبر الفهامۃ عمدۃ اقرانہ ورئیس
زمانہ المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد اللہ
الدهلوی اسحاق فتنی رحمہ اللہ الغنی للعمر خمس
وثمانین سنۃ - لقیتہ سنۃ ۱۳۲۳ھ بشولافور ولد رحمہ اللہ تعالی
بعد ما مضت سبعۃ عشر سنۃ من وفات مولانا شاہ عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنہ ١٣٢٣ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنہ ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیہ
الزاہد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشہید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنہ ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدہلوی ثم المدنی المتوفی سنہ ١٢٩٦ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن الکتکی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدہلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدہلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد اللہ المہاجر المکی وغیرہم من اکابر العلماء
والفضلاء۔ وقد ہاجر مع مولانا الشیخ رحمۃ اللہ الی بلد اللہ
وصحبہ فی سفرہ الی سلطان الروم فعظمہما تعظیما واکرمہما تکریما
فاجازنی بمرویاتہ کلہا عن المشائخ المذکورین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

الحمد للہ قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منہم
واخذت منہم الاجازۃ بالمشافہۃ۔ واما الذین
اروی عنہم بالاجازۃ العامۃ فسأذکر بعضہم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين ـ وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل ـ الفهامة الاكمل ـ زبدة

الشيخ الاول

العلماء الاعلام ـ عمدة الفضلاء العظام ـ كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[1] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانی دامت فیوضاتهم ـ

وهو يروى عن مشائخه الاعيان ـ منهم استاذه شيخ الكل الامام

[1] ومن مصنفاته سعادة الدارين[1] فى الصلوة على سيد الكونين ـ وافضل الصلوات[2] على سيد السادات ـ وجامع الصلوات[3] والانوار المحمدية[4] من المواهب اللدنية ـ و حجة الله[5] على العالمين فى معجزات سيد المرسلين و وسائل[6] الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل[7] المحمدية ـ وصلوات[8] الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك ـ

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور ـ فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ۹۲ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة اجلهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته لقصيدة فاجازنى انتهى مختصراً ۱۲ عبد الهادى غفر الله ـ

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشاهيني والشيخ حسن العدوي المصري المتوفى سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ ابراهيم الزور والشيخ الخليلي والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجياوي والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيوي والشيخ عبد القادر الرافعي شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشايخ الكرام أئمة الهدى ومصابيح الظلام –

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ صالح بن محمد الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به –

الشيخ صالح الظاهري

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الغاثي وعن العلامة عبد الله سراج والشيخ عبد الغنى المجددى وقد سبق ذكرهم وكما هو مصرح فى ثبته حسن الوفاء -

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد على بن طاهر الوترى الحنفى المدنى المتوفى سنة ۱۳۲۲ شيخ شيخى صالح كمال الحنفى المكى وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغنى المدنى وعن العلامة الشيخ احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا -

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد عثمان ابن عبد السلام الداغستانى المدنى رحمه الله تعالى وهو يروى عن مولانا عبد الغنى المدنى وغيره من المشائخ الكرام

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد عبد الحى ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى المغربى المالكى ادام الله فيوضاته - يروى عن السيد

الشيخ الثالث

الشيخ الرابع

الشيخ الخامس

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن والده عن الشیخ صالح الفلانی ویروی عن ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والده السید عبد الکبیر المذکور وقد سبق ذکرهم -

وبقی من المشائخ من قرأت علیهم وانتفعت بهم لکن لم یتفق لی اجازة منهم - فمنهم [1] والدی رحمه الله تعالی تلقیت منه القرآن الکریم وقرأت علیه بعض الکتب الدرسیة فی الهندیة والفارسیة ومنهم [2] مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمه الله تعالی قرأت علیه بعض الکتب الدرسیة الفارسیة ومنهم [3] العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید السبحان بن العلامة الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسة مفید العام - قرأت علیه بعض کتب الصرف والنحو ومنهم [4] العلامة الفقیه النبیه مولانا الابرار الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ [5] المدراسی الفنکنوری صدر المدرسین بمدرسة مفید العام لقصبة وانمباری من مضافات مدراس - وهو من العلماء العاملین - له تالیفات کثیرة فی فنون مختلفة قرأت علیه وسمعت بقرأة الغیر علیه من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[5] الآمر بالمعروف والناهی عن المنکر - له فی الخطابة طولی وکان یلحقه الوجد حال الوعظ و یکثر البکاء ۱۲ عبد الهادی غفر له

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقى الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمبارى وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذى فى مائة درس واحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخارى وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوى للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب الملكة
الكاملة فى جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية فى الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب الفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى فى الصرف والنحو خاصة وله تصانيف فى النحو وغيره للعب
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعانى والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه ومن الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى لا سيما في علم التجويد والتعبير وما وجد له
فيهما نظير ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فتلك
عشرة كاملة جزاهم الله عني خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذى
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القران الكريم

فارويه عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندى عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوى المكى عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القران العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القران
العظيم قراءة او اجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القارى المتقن سيدى ابو الحسن على
ابن عبد البر الونائى الحسنى وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى
ابى الفيض البلگرامى الحسينى الزبيدى ثم المصرى وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابى اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبيرى القرشى الاجهورى قالا رُوينا عن الشيخ المعمر محمد بن محمد الحسنى
البليدى زاد الثانى فقال وعن الفاضل المقرى المعمر شهاب الدين
احمد ابى السماح ابن احمد البقرى قالا عن شيخ الاقراء بالديار المصريه
الشمس ابى عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعيل البقرى عن شمس الدين
البابلى عن خاله سليمان بن عبد الدائم البابلى وغيره عن نجم الدين ابى
الاشراق محمد بن احمد بن على الاسكندرى عن شمس الدين محمد بن محمد
ابن عمر النيشلى عن قطب الدين محمد بن محمد عبد الله الخيضرى عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقى عن العماد ابى بكر بن ابراهيم بن ابى قدامة عن
ابى عبد الله محمد بن جابر الوادى آشى عن الامام ابى العباس
احمد بن محمد الخزرجى الشهير بابن الغماد عن ابى الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسى عن ابى الحسن على بن محمد بن هذيل عن ابى
داؤد سليمان بن نجاح الأموى عن ابى عمرو عثمان بن سعيد بن عثمان
الدانى عن فارس بن احمد الحمصى عن عبد الباقى بن الحسن المقرى
عن احمد بن سالم الختلى عن الحسن بن مخلد عن البزى عن عكرمة بن

سلیمان عن[۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن[۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن[۳۱]
مجاھد عن[۳۲] عبد اللہ بن عباس عن[۳۳] اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحی قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا[۳] اسحق الضیاء عن[۴]
العلامۃ عبد العزیز الدھلوی عن[۵] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی[۶] سنۃ ۱۱۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص علی الشیخ[۷] عبد الخالق شیخ
القراء بجروسندی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی الشیخ[۸]
البقری والبقری تلا بھا علی[۹] شیخ القراء زمانہ الشیخ عبد الرحمن[۱۰]
الیمنی وقرأ الیمنی بھا علی[۱۱] والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی[۱۰]
الشھاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ الشیخ شحاذۃ کذلک[۱۲] علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ[۱۳] الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی[۱۴] البرھان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منھما علی[۱۵] امام القراء

المقری
المتوفی ۱۵ شوال سنہ ۱۰۸۴ھ
القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابی الخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف
الجزری صاحب النشر وله طرق کثیرة جدا ذکرها فی النشر قال الجزری
قرأت التیسیر للدانی وقرأت به القرآن کله من اوله الی آخره
علی شیخی الامام الصالح العالم قاضی المسلمین ابی العباس احمد
ابن الشیخ الامام ابی عبد الله الحسین بن سلیمان بن فزارة الحنفی
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لی قرأته وقرأت به القرآن
العظیم علی والدی واخبرنی انه قرأه وقرأ به القرآن العظیم علی الشیخ
الامام ابی محمد القاسم بن احمد ابن الموفق الاورقی قال قرأته و
قرأت به علی المشائخ الائمة المقرئیین ابی العباس احمد بن علی بن یحیی بن
عون الله الحصار وابی عبد الله محمد بن سعید بن محمد المرادی و
ابی عبد الله محمد بن ایوب بن محمد ابن نوح الغافقی الاندلسیین قال
کلهم قرأته وقرأت به علی الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن
هذیل البلنسی قال قرأته وتلوت به علی ابی داؤد سلیمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به علی المؤلف الامام ابی عمرو الدانی قال الجزری
وهذا اعلی اسناد یوجد الیوم فی الدنیا متصلا واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنى الى المؤلف كلهم علماء ائمة ضابطون قال الدانی فی کتاب التيسير قرأت القرآن كله برواية حفص على[22] ابی الحسن طاهر بن غلبون المقری قال قرأت بها على[23] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الهاشمی الضرير المقری بالبصرة قال قرأت بها على[24] ابی العباس احمد بن سهل الاشنانی قال قرأت بها على[25] ابی محمد عبيد ابن الصباح قال قرأت على[26] حفص قال قرأت على[27] عاصم قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن[28] ابی عبد الرحمن عبيد بن حبيب السلمی وعن[28] زر بن حبيش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان وعلی[29] بن ابی طالب وابی[29] ابن كعب وزيد[29] بن ثابت وعبد[29] الله بن مسعود (رضی الله تعالى عنهم اجمعين) عن النبی صلى الله تعالى عليه وسلم واخذ زر عن[29] عثمان بن عفان وابن[29] مسعود (رضی الله تعالى عنهم) عن[30] النبی صلى الله تعالى عليه وسلم عن[31] جبرئيل عليه السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن رب العلمين.

صاحب الرواية ١٢ عبد

الاسدی ١٢ عبد

تفسير[1] الامام الكبير والعلامة الشهير من اطبقت الامة على تقدمه فی التفسير الامام ابی جعفر محمد بن جرير الطبری

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي ربي يسر - قرئ على ابي جعفر
محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة ٣٠٦ قال الحمد لله الذي
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -
آمرويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي
من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابي زيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني
عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائني
لو رحل رجل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني وذكر الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير والطبري منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

البيضاوي - اوله الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ حسن العجيمي ح ويروي الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصري المكي الشافعي عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبري عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضي كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابي بكر المرجاني قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ح ويروي الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ محمد الشوبري الحنفي عن الرملي

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة[١] احدى وتسعين وستمائة. تنبيه البيضاوي (منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢) المذكور هو ابو عبد الله محمد بن عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضاء بشيراز فعدل وصنف كثيرا كالطوالع مختصر في علم الكلام وتفسيره الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لا سيما ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة وقد وقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح لا سيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

---

[١] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بمنزله فعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتخسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثره في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب ذمها من مثله لا سيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط الاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات . ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عنه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الحى غفر له

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزآبادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
التفتازانی عن القطب شرف الدین ابی بکر محمد الهروی عن مؤلفه الامام
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامة المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخه ما نصه۔ الامام الرازی المذکور هو ابو عبد اللہ
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانیف المفیدة
فی فنون عدیدة منها تفسیر القرآن جمع فیه الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب هو کبیر جدا لکنه لم یکمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد ومنها فی علم الکلام المطالب العالیة۔ ونهایة العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرهان فی الرد علی اهل
الزیغ والطغیان۔ والمباحث المشرقیه۔ والمباحث العمادیه۔
وتهذیب الدلائل۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ واجوبة
المسائل۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرها وفی اصول الفقه

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات القانون في الطب وغير ذالك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ اليد الطولى ويعظ باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور بالتحتاني لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الطاهرية سكن بخلوة فوق خلوته شخص آخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات وحشى على الكشاف انتهى وجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقد صنت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولي تكملة له وتوفى سنة ٧٢٧ وقاضى القضاة شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقى كمل ما نقص منه ايضا وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفى المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضى اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته فى رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

الفقهاء

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

سنة ٥٣٨

عـــه وكذا سائر تصانيفه اروى بالسند المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفرله

أوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ ارویه بالسند المذکور الی الشیخ البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنه ۹۲۶ھ ح وارویه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن الشیخ عبد السلام الشهیر ببرادة المدنی عن المعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینہما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیہا مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفہ الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی ـ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواہد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب نظر فی علوم البلاغۃ التی بہا یدرک وجہ الاعجاز وصاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقۃ فلذا طار کتابہ (وذکرہ) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بہذا لو قد تجلی قال تحدثا بنعمۃ ربہ وشکرا ـ نظم ـ

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیہا لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الہدی فالزم قراءتہ	فالجہل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقولہ الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل لہ فی ذلک انہ ان ابقیت التفسیر علی ہذہ الفاتحۃ فجعل الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق - وجعل عند المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة انتهى مختصراً وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي - اوله الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - ارويه عن العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن والده وعن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن الشيخ امر الله ابن عبد الخالق المزجاجي عن محمد بن احمد عقيلة عن الشيخ ابراهيم ابن حسن الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن محمد بن احمد الرملي عن القاضي زكريا عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح بن ابي عمر عن الفخر ابن البخاري عن فضل الله بن ابي سعد النوقاني عن مؤلفه

وكذا كسائر تصانيف البغوي ارويها بهذا السند ١٢

عسه النوقاني بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ خالد المدني رحمه الله تعالى :. بلد بطوس ١٢

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی کتاب مسانیدہ[صفحہ ۱۳۳] ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی الفراء البغوی[لہ] نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو و ہراۃ وقیل اسمہا بغشور ففی النسبۃ الیہا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ تعالیٰ علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع الطلاق۔ توفی رحمہ اللہ تعالیٰ بمرو رو ذ سنہ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ قال بعضہم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذہبنا[ای مذہب الشافعی ۱۲]۔ ورآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتہی وتفسیرہ متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم واورد فیہ

[حاشیہ: عبہ الفراء نسبۃ الی عمل الفراء وبیعہا ۱۲ ابن خلکان]

لہ البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ الکمال۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ہراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ہذا القبیل وقد یقال لتلک القریۃ بغ ایضاً

ہذا الاصلاح الی الاعتذار ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٨٧٥ ومن تصانيفه مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي

المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ ارويه عن العلامة الحبيب الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة عن الشيخ محمد بن طيب المغربي عن الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني به النور علي بن محمد الاجهوري عن الشيخ عمر بن الجائي عن الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي اجازة عن محمد بن علي الحراوي عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

ـــه وبها اثر تصانيفه ايضا ١٢ العبد

الدين محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراهیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی ـ وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ ـ انتخبہ من تفسیر البغوی الشهیر وزاد فوائد لخصها من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال ـ ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال ـ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنہ ۷۲۵ خمس وعشرین وسبعمائۃ ـ

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی

اولہ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوهام الخ ارویہ عن[۱] العلامۃ الشیخ عبد الحق وعن[۱] العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاهما عن[۲] الشیخ عبد الغنی الدهلوی المدنی عن[۳] الشیخ عابد السندی ح وارویہ عن[۱] العلامۃ الشیخ

ـہ وسائر تصانیفہ ایضا ارویها بالسند الآتی ۱۲ عبد

عبد الجلیل برادہ عن عابد السندی بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فہد عن والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ ناعن قوام الدین مسعود ابن برہان الدین ابراہیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفہ العلامۃ النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبد الحی اللکنوی النسفی نسبۃ الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النہر وقیل بکسر السین وفی النسبۃ تفتح انتہی وقال العلامۃ البدیری فی ثبتہ ہو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدۃ فی الفقہ والاصول لہ الملتقی فی شرح المنظومۃ ولہ شرح النافع سماہ بالمنافع ولہ الوافی وشرحہ الکافی ومختصر کنز الدقائق ولہ المنار فی اصول الفقہ ولہ المنار ایضا فی اصول الدین ولہ العمدۃ فی الاعتقاد و

شرحها الاعتماد هو قال صاحب الكشف فی بیان تفسیرہ وهو کتاب وسیط فی التأویلات جامع لوجوہ الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارۃ وبلیغ المحاورۃ یرد فیہ علی اهل الاعتزال باقصر عبارۃ ومثال توفی رحمہ اللہ تعالیٰ سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرۃ وسبعمائة واللہ تعالیٰ اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما اللہ تعالیٰ

۔ وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءۃ شیخہ ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورۃ البقرۃ الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

سہ وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

الجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابى النجا سالم بن محمد السنهوري
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ السيوطي عن شيخه الجلال
ابى عبد الله محمد بن احمد المحلى فى تفسيره وعن الحافظ السيوطي فى تكملته
وفى الدر المنثور وفى الاتقان ـ تنبيه الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلى الشافعي المتوفى سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع فى تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطي المتوفى
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلى بست سنة فى يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة فى مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه غاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليهما بكلام

قال بعض علماء زبيد[١] فائدة المحلي نسبته الى محلة كبيرة التي تكون من بلاد مصرية والسيوط بضم السين واسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا في القاموس فائدة اخرى وعلى هذا التفسير حواشي كثيرة منها حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمي المسماة بقبس النيرين اولها احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها في الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها حاشية الشيخ نور الدين علي بن سلطان محمد القاري نزيل مكة المكرمة المتوفى بها سنة اربع عشرة الف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها الحمد لله ذى الجلال والجمال والكمال فرغ منها في اواخر ذى الحجة سنة ١٠١٠ و منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الجلالين للدقائق الخفية في اربع مجلدات فرغ من كتابتها في المجلد الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشي الجلالين وغير ذلك والله اعلم فائدة اخرى الدر المنثور في التفسير بالماثور في ثماني مجلدات للامام السيوطي اوله الحمد لله الذى احيا بمن شاء ماثر الاثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له المسمول

[١] قال بعض علماء اليمن عدد حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ١٢ كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الغرائد الا انه يحتاج الى التنقيح۔

فائدة اخرى الاتقان مجلد اوله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ وهو اشبه آثاره وافيدها۔ **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى الشافعى المتوفى سنة ٩١١ احدى عشرة وتسعمائة۔ صاحب التصانيف التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على خمسمائة انتهى كذا فى التعليقات السنيه۔ وفى الناضح الكبير ولد السيوطى سنة ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اھ

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود[1] المسمى بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القران العظيم على مذهب النعمان۔ اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى ودين الحق الخ ارويه بالاجازة العامة عن[1] العلامة الشيخ يوسف ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن[2]

[1] كذا اسائر تصانيفه ١٢ عبد

السید محمد ابی الخیر عابدین عن[۲] ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین
ح وارویه ایضا عن[۱] العلامة اسعد بن احمد الدهان عن[۲] العلامة حسین
الجسر الطرابلسی عن[۳] العلامة السید محمد علاء الدین عن[۲] والده السید
محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن[۱] العلامة عبد الستار
الصدیقی عن[۲] الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ۱۳۰۸ عن[۳] العلامة
ابن عابدین عن[۲] السید محمد شاکر عن[۵] الامام المحقق علی افندی الداغستانی
عن[۲] الشیخ محمود الانطاکی عن[۲] الشیخ محمد الکاملی عن[۳] الشیخ عبد القادر
الصفوری القرضی عن[۲] القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق
ابی السعود الرومی تنبیه ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی
الانام ابو السعود بن محمد العمادی - قد اشتهر بهدی صیت تفسیره
فی الآفاق وانتشر نسخه فی الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الی
السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته
واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فأنعاً علی امثاله
فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ۹۸۲ اثنتین و
ثمانین وتسع مائة -

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى
بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام
ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ
ارويه بالسند الذي مر في تفسير البغوي الى الصفي القشاشي
عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة
الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه
الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره
عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي
رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي
قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي
المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير
المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنه رحمه الله تعالى
فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر
الخير من شهور سنه ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

ــه وغير ذلك من تصانيفه اروى بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد

١٣ تفسير ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز

ارويه عن الشيخ حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن العلامة الامير الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب ابن عطية الغرناطي المتوفى سنة ٥٤٢ه تنبيه قال صاحب الكشف قد اثنى عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص وكتاب الزمخشري الخص واغوص انتهى

١٤ تفسير الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن

للامام ابي اسحاق محمد [احمد] النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي وهو لقب وليس بنسب. اوله بحمد الله يفتتح الكلام وبتوفيقه يستنجح المطلب والمرام الخ ارويه وسائر مولفاته بالسند المذكور آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي محمد العباس ابن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ھو ابو اسحاق احمد بن ابراھیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ۔

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ھذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویھا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبداللہ ابن عمر الصفار عن عبداللہ بن الحواری عن مؤلفھا ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی ھو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتھی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر[۱] والنھر[۲] والساقیۃ[۳] وسائر مصنفاتہ بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ھو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و سماہ النھر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن عبدالقادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذى انزل القرآن وجعل حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٣٠ المتوفى سنة ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

ابی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزة عن عمر بن مکرم الدینوری
عن عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیه هو ابو حامد محمد بن محمد الامام
حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف
الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وهذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلداً توفی
رحمه الله تعالی سنة ۵۰۵ خمس وخمسمائة

۲۲ تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه عن مولانا الحبیب المذکور انفا
عن والده عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا
الیاس الکورانی عن الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی
عن الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا عالیا محمد ابن
مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر انا ابو روح عبد العزیز
ابن محمد الهروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا ابو الحسن محمد بن
احمد بن هارون الرودنی انا حاتم بن حبان به وبتصانیفه تنبیه
ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی الشافعی المعروف
بابی الشیخ الحافظ الفقیه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

ـــــــ
ه بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فی الفقه واللغة والحدیث والوعظ المتوفی سنة ۳۵۴ اربع وخمسین وثلثمائة
تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفه بالسند المتقدم الی العطار عن
محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی
عن صفی الدین احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن والده
علی الشناوی عن عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن
ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسماعیل بن ابراهیم الجبرتی عن المعمر
ابی الحسن علی الوانی اجازة عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی
قدس سره العزیز تنبیه هو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد الله
الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنة ۶۳۸ وقیل سنة ۶۲۸ من ولد عبد الله
ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابابکر ویلقب بمحی الدین ویعرف بالحاتمی
وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیه اهل المشرق فرقا بینه
وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف
واللام صنف تفسیرا کبیرا علی طریقة اهل التصوف فی
مجلدات قیل انه فی ستین سفرا وهو الی سورة
الکهف وله تفسیر صغیر فی ثمانیة اسفار علی طریقة المفسرین۔

تفسير[٢٣] الغزي ارويه اجازة عن السيد[١] محمد علي بن طاهر الوتري و مشايخه عن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المكي وعن[١] الشيخ عبد الجليل المدني كلهم عن[٢] احمد منة الله عن[٣] احمد بن عبيد العطار عن[٤] محدث الشام اسماعيل العجلوني عن[٥] محمد نجم الدين عن[٦] محمد بدر الدين ابن محمد رضي الدين الغزي العامري الشافعي المتوفي سنة ٩٦٠ ستين وتسعمائة قال صاحب الكشف وهو تفسير منظوم - وانكر كثير من العلماء عليه نظمه لانه يودي الى اخراج القرآن العظيم من نظمه الشريف لادخاله في الوزن ما لم يكن من النظم الشريف ذكره القطب المكي في رحلته -

قلت قال الجنيني في دستور الاعلام - له ثلاثة تفاسير المنثور والمنظومان الكبير في مائة الف بيت وثمانين الف بيت انتهى بقدر الضرورة - كذا في كشف الظنون -

تفسير[٢٤] علي القاري - ارويه عاليا عن[١] الشيخ عبد الستار المكي عن المنلا السويدي عن[٣] السيد مرتضى الزبيدي عن[٤] المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن[٥] الشيخ العجيمي عن[٦] الشيخ محمد حسين

الخانى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق الدهلوى
عن المؤلف تنبيه القارى هو على بن سلطان الهروى نزيل مكة
المكرمة المعروف بالقارى الحنفى احد صدور العلم فرد عصره
الباهر السمت فى التحقيق ولد بهراة ورحل الى مكة واخذ عن
ابى الحسن البكرى واحمد بن حجر المكى وعبد الله السندى
وقطب الدين المكى واشتهر ذكره وطار صيته والف التاليف
المفيدة وسياتى ذكرها وكانت وفاته بمكة فى شوال سنة
اربع عشرة والف اه كذا فى التعليقات السنية قلت وقد
زرت قبره الشريف فى المعلى بمكة المكرمة ۔

قد ذكرنا الى هذا المقال سندنا ببعض الكتب من كتب المفسرين
وبقيت منها كثيرة لا تعد ولا تحصى كما قال العلامة
الزمخشرى ۔ ان التفاسير فى الدنيا بلا عدد ۔ وذلك
فى زمنه فما بالك الى امتداد زماننا هذا ۔ فاقتصرنا على
الكتب المشهورة منها وليقاس غيرها عليها ۔ وقد

اوردت كثيرا منها فى تاليفى المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع فى ذكر سندنا فى بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز الشرفة المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخارى الامام الحجة محمد بن اسمعيل - ارويه عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشى عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابى زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابى بكر بن على البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوى عن الحافظ ابى الفضل احمد ابن حجر العسقلانى ح ويروى السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضیٰ بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسند بن یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الھروی عن الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ[1] البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلیٰ من ھذا

(حاشیہ: المظفر)

---

[1] بردزبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مھملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فھاء تانیث علی ما ھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الھیتمی ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

(کاتب الحروف محمد فیاض خاں غفرلہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ
عبد الغنى الدمياطى وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر
الامير الكبير عن ابى الحسن على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن
سالم البصرى عن الشيخ محمد بن سليمان المغربى عن السراج عمر الاجاى
عن زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامى عن
احمد بن ابى طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدى
فى صحيح البخارى ما ارويه من طريق الختلانى[1] وهو اعلى سند يوجد
فى الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابى الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد
سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعى كلاهما عن القدوة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوجك المكى عن الامام ذى المعارف والاسرار
عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفلانى وهو عن

[1] الختلانى نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد التاء الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك كذا ضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا لشيخنا العلامة الشيخ فالح المدنى
عبد الهادى غفر له

الشيخ محمد بن سِنّة باجازته من المعمر الشيخ ابي الوفا احمد بن محمد بن العجل

عن القطب الشيخ محمد النهروالي[1] عن والده احمد النهروالي ح وارويه

بسندي على من هذا بدرجة عن مولانا الشيخ عبد الجليل برّاده المدني

المذكور وهو يرويه عن المعمر مفتي المدينة المنوره السيد اسمعيل

البرزنجي الشافعي عن الشيخ صالح الفلاني عن الشيخ محمد بن سِنّة

الفلاني عن الشيخ ابي الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب

النهروالي عن والده عن الحافظ نور الدين ابي الفتوح احمد بن عبد الله

ابن ابي الفتوح الطاوسي عن المعمر بابا يوسف[2] الهروي عن محمد بن شاذ

بخت الفارسي الفرغاني بسماعه لجميعه على الشيخ احد الابدال بسمرقند

ابي لقمان يحيى بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلاني المعمر مائة و

ثلاثا واربعين سنة وقد سمعه جميعه عن محمد بن يوسف الفربري بسماعه

عن مؤلفه امير المؤمنين في الحديث في القديم والحديث ابي عبد الله

محمد بن اسمعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين - قال الشيخ

صالح الفلاني في قطف الثمر وقد ذكر بعض اهل الفهارس هو الشيخ عبد الاول

[1] النهروالي نسبة الى نهروالة بلدة من توابع گجرات الهند كذا في حاشية ثبت العلامة ابن عابدين الشامي ١٢ عبد الهادي غفر له -

[2] بابا يوسف المشهور بسه صد ساله وهو فارسي ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدين غفر

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہر والی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالی اعلم واذا ثبت ھذا فیعلو اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[ا] واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ والحولہا تسعۃ۔ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر۔ وھذا عال جدًا۔ واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ۱۲۲۲ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ۔ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث تحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیۃ فی الاسانید العالیۃ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

[ا] وھی اثنان وعشرون حدیثا ۱۲

الذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة افضل من الروايات التي عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول ارويه من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برّادة المدني عن[2] منة الله الازهري المالكي عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابي الحسن علي ابن محمد العربي السقاط المالكي عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابي البركات لعبد القادر[7] الفاسي عن[8] والده علي عن والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير بالقصار كلهم عن[9] ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيتني عن[10] سيدي زروق وعن ابن غازي وهما عن[11] عبد الله القوري عن[12] ابي عبد الله محمد القسا ني المكناسي عن[13] القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي عن[14] الرضي الطبري عن[15] ابن خيرة عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17] ابي عبد الله بن سعادة عن[18] ابي علي الصدفي عن[19] الامام الباجي عن[20] ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد عبد الله بن حمويه[21] الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

طريق ابن سعادة في رواية البخاري

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكُشْمِيهَني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة الاف حديث تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المُغِيرة بضم فكسر ابن بَرْدِزْبَه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له وذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والي
بخاري نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مدحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيئ من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

ما بين ... (margin note, partly illegible)

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب الحديث وله نحو عشر سنين ببلده وخرج من المكتب ولما بلغ احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سند حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكره ابو عاصم العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها فی بعض وعرضوها علیه فما استطاعوا
مع ذلک ان یغلطوه فی لفظة لا فی اسناد ولا فی متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظیر ذلک فعمدوا الی مائة حدیث قلبوا متونها واسانیدها
ودفعوا الکل واحد عشرة لیلقیها علیه فی مجلسه الخاص بالناس تماما
فقام احدهم وسأله عن حدیث تلک العشرة فقال له لا اعرفه فقام
آخر فسأله عن الثانی فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال کذالک الی ان
فرغت المائة ثم التفت الی الاول فقال اما صواب حدیثک فهو
کذا وکذا والی الثانی وقال ذلک هکذا الی ان اتی علی المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادی منادیعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسالوه ان یعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادی
المنادی یعلمهم بانه اجابهم فلما کان الغد اجتمع الوف من المحدثین
والفقهاء فاول ما جلس قال یا اهل البصرة انا شاب
وقد سألتمونی ان احدثکم وسأحدثکم احادیث عن اهل بلدکم

تستفيدوه بما يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - **وقد** رووا عنه الصحيح تسعون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لاسيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لافراطه في الكرم وأعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت ملت الى بيعه
فلم اغير نيتي **وامتحن** رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسده جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور انى مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلى لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخارى هذا مع كونه فى غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا فى وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلى و سئل البخارى عن ذلك فى حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة فى كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظى بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلى جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخارى وان الذهلى انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكننى محمد بن اسمعيل فى البلد فخرج البخارى

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية
رفعة البخاري وامتلاء اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيمه البالغ
لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه و
انطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا افراد من ائمة الحديث
فتامل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله واعراضك
عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار
العلم وتتابع الناس في الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد
ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم
نظائر لهذه القصة فاياك اياك ان تزل عن الطريقة المثلى وان
تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي
لا يزال صاحبها يترقى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض
امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت في ذلك
زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء
الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسي - من آذى لي وليا فقد[1] حاربته

---

[1] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا ـ وجرت له رحمه الله تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس له اكثر مما كان بمراتب في ذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقى مدة بجدة ثم تحرك له امير البلد خالد بن احمد بن محمد الذهلى نائب الخلافة العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم به فى قصره فقال لرسوله قل له انى لا اذل ولا احمله الى ابواب السلاطين فان احتاج لشيئى منه فليحضر فى مسجدى او دارى فان لم يعجبك هذا فانت سلطان فامنعنى من الجلوس على الناس ليكون ذلك لى عذرا يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعنى ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادى على الامير فاركب حمارا ونودى عليه فى البلد ثم حبس الى ان مات

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و
لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم
فلما كان بخرتنگ[ف] بمعجمة مفتوحة فى الاسم او مكسورة فراء ساكنة
ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم
بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب
الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت
لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك
لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل
سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها
حتى ينجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون
خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين
خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

[ف] وسمعت من بعض شيخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللبناوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اھ والله اعلم بالصواب ١٢
محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج فى اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوٰة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضنى اليك فمات فى ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومأتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوٰة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا — مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته نور ٢٥٦ —

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيرى

٢

رحمه الله تعالى فارويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومى
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبرى عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم
محمد الغزى عن والده البدر محمد الغزى عن البرهان ابى شريف
عن البدر القبابى عن ابن الخباز عن الامام النووى عن ابى اسحق
ابراهيم ابن ابى حفص عمر بن مضر الواسطى قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[١٣] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد الله محمد

ابن الفضل الفراوی انا[١٤] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[١٥]

النیسابوری ١٢ مسانید ابن حجر

ابو احمد محمد بن عیسیٰ بن عمرویہ الجلودی[١] عن[١٦] ابی اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان

النیسابوری ١٢ مسانید

عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثة فوائت فی

ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم

فروایتہ لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة[٥٢] وقد غفل اکثر الرواة

عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب

اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و

هو خطاء ح وارویہ عالیا منہ عن[١] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[٢] والدہ عن[٣] العلامة ابی حفص عمر بن عبد الکریم

العطار عن[٤] محدث دار الهجرة الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا

منہ عن[١] العلامة النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[٢] السید اسمعیل

سلہ بضم الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود بین نیسابور الدراسہ ١٢ محمد عبد الهادی غفر لہ

سلہ ٥ الوجادة - فرعوا قولهم وجادة فیما اخذ من العلم من صحیفة من غیر سماع ولا اجازة

ولا مناولة من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفة انتهی مختصرا

وتمامہ فی مقدمة ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله لہ

البرزنجي مفتي المدينة عن[٣] الشيخ صالح الفلاني عن[٤] الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن[٥] الشيخ حسن العجيمي عن[٦] الشيخ احمد العجل اليمني عن[٧] الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن[٩]
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن[١٠] ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن[١١] الانجب ابن ابي السعادات الحمامي عن[١٢] ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن[١٣] الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن مندة عن[١٤] الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن[١٥] ابي الحسن مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** الامام مسلم ابن الحجاج[١٢ ابن مسلم النيسابوري] هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب الملل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في المخضرمين وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولاسيما صحيحه[۱] الذي
امتن به على المسلمين وابقى له بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق **قال** صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولا جاء **ولد** سنة اربع ومائتين **وتوفي** رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[۲] لاربع بقين من شهر رجب سنة ۲۶۱ احدى وستين ومائتين

---

[۱] قال محمد بن اسحاق بن مندة سمعت اباعلى النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح
من كتاب مسلم في علم الحديث ۱۲ اكمال في اسماء الرجال
[۲] يوم الاحد لست بقين من رجب ۱۲ اكمال ـ

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[1] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[2] الامام ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا للدين واكرمنا بسنة نبيه - ارويها
عن[1] العلامة الحبيب المذكور عن[2] والده عن[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن[4] الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن[1] شيخى الشيخ
عبد الجليل عن[2] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[3] العلامة الفلانى
عن[4] الشيخ محمد ابن سنة عن[5] مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن[6] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[7] الشيخ يس المحلى والبابلى
الكرخى[3] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[8] الجلال السيوطى عن[9] ابى بكر

[1] سلة بالفتح والتشديد لاهر ظرفى لطعام وبار وميوه در روے نهند ١٢ منتخب [2] علد احاديثه (٤٨٠٠) كشف الظنون صفحه ٣٢/٢ ١٢ [3] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ١٢ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المناوی عن[10] محمد بن المطرز عن[11] ابی النون یونس بن ابراھیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[9] محمد ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا[13] به الشیخان ابو البدر ابراھیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[1] سماعا علیهما ملفقا[2] قالا اخبرنا[14] به الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها ابن عمرو ۱۲ الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالی

تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[1] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[2] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد
محمد عبد الهادی غفر له

السين الثانية معرب سيستان من نواحی هراة من بلاد خراسان
الازدی صاحب السنن ولد سنة ثنتين ومائتين وهو احد ائمة
المسلمين والحفاظ والجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم ويرجع اليهم
قال بعضهم وهو تالی الشيخين فی علمهما وفضلهما سكن البصرة
وروی سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه وعرضه علی احمد بن حنبل
فاستجاده واستحسنه وقال الجلال لم يسبقه احد فی زمنه
الی معرفته بتخريج العلوم وقال غيره هو احد حفاظ الحديث سندا
وعلما وعللا ومتن ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود
علی نبينا وعلی سائر الانبياء والمرسلين افضل الصلوة والسلام
سمع خلائق كاحمد والقعنبی وسليمان بن حرب وقتيبة وروی عنه
خلائق كالترمذی والنسائی قال كتبت عن النبی صلی الله عليه وسلم
خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن واحاديثه
اربعة الاف وثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس علی تركه قال
ابن الاعرابی من عنده كتاب الله وسنن ابی داؤد لم يحتج معهما
الی شیئ من العلم وكان لابی داؤد كم واسع وكم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب و الضيق لا يحتاج اليه توفى سنة خمس و سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية فى كتبهم انه شافعى و كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعى وفيه نظر الظاهر الظاهر انه حنبلى انتهى ما فى المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعنى سنن الحافظ ابى عيسى الترمذى

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى العدوى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن بن على العجيمى المكى عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغى عن احمد ابن ابى طالب الحجار عن ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن ابى الوقت عبد الاول بن عيسى السجزى انا القاضى ابو عامر محمود ابن القاسم الازدى عن عبد الجبار بن محمد الجراحى عن محمد المحبوبى

ــــــــــ

ولد ثلث وسبعون سنه ۱۲ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی رحمه الله تعالی

تنبیه الترمذی هو ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیة وکسر المیم او ضمها کلها مع اعجام الذال نسبة لمدینة قدیمة علی طرف جیحون نهر بلخ وهو الامام الحجة الاوحد الثقة الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیره قال رضی الله تعالی عنه عرضت کتابی ای کتاب[١] السنن المسمی بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا به وقالوا من کان فی بیته فکانما فی بیته نبی یتکلم - مات[٢] الترمذی بترمذ اواخر رجب سنة تسع وسبعین ومائتین کذا قاله جمع مؤرخون انتهی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغری المسماة بالمجتبی او المجتنی للامام النسائی رضی الله تعالی عنه - ارویها عن شیخنا الحبیب حسین

٥

---

[١] وله تصانیف کثیرة فی علم الحدیث - وهذا کتابه الصحیح احسن الکتب واحسنها ترتیبا واکثرها فائدة واقلها تکرارا وفیه ما لیس فی غیره من ذکر المذاهب وغیرها من الفوائد ١٢ اکمال

[٢] وفی الاکمال لیلة الاثنین لثالث عشرة من رجب سنة ٢٧٩ انتهی والله تعالی اعلم

(کاتب محمد ضیاء خان غفر الله له)

عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر العطار ح وارويها عن[١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن[٢] السيد عبد الله كوجك عن[٣] الشيخ
عمر العطار عن[٤] الشيخ ابي النور على بن عبد البر الونائي عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي ح ويرويها الشيخ عمر عن[٤] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشيخ
محمد عارف عن[٦] محدث وقته الشيخ حسن العجيمي عن[٧] البابلي عن[٨] الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن[٩]
الغيطي عن[١٠] زكريا عن[١١] الزين رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن[١٣] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[١٤] ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن[١٥] ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن[١٦] ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني[١]
عن[١٧] احمد بن حسين الكسار عن[١٨] ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

---

[١] الدون قرية بدينور ١٢ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی ہو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عزیز بن

دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا

فی الحدیث والمشہور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واخرین ببلاد کثیرۃ و

اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ **ولد** رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان

سنہ ٢١٥ھ وکان شافعیا مذہبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما **قال**

الدارقطنی ہو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل

علیا علیہ رضی اللہ عنہما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین

بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لہم منکرا علیہم الا

یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل **و قولہ** راسا براس

انما ہو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اہل السنۃ علی ان علیا

رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ودا سوہ بالارجل حتی

اشرف علی الموت **فتوفی** رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه لیشبه ان یکون مولدی سنة خمس عشرة مائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائى بهمزة الالف وقد يقال نسوى قيل وهو القياس وما اشتهر الآن من حذف الالف بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابى عبد الله ابن ماجه القزوينى رحمه الله تعالى

ارويها عن[1] العلامة الشيخ عبد الحق عن[2] العلامة الشيخ عبد الغنى الدهلوى المدنى عن[3] العلامة محمد عابد السندى عن[4] الشيخ يوسف المزجاجى عن[5] ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن[6] الشيخ عبد الله ابن سالم البصرى عن[7] الشيخ علاء الدين البابلى عن[8] خاله سليمان ابن عبد الدائم عن[9] النجم الغيطى عن[10] زكريا الانصارى عن[11] ابن حجر

له عدد احاديثها ۴۰۰۰ (١٢

العسقلانی ح وارویها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر[3] العطار عن[4] العلامة محمد[5] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن[5] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[6] نجم الدین محمد الغزی عن
والده[7] البدر عن[8] الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن[9] ابن
حجر العسقلانی عن[10] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[11]
الشیخ ابی العباس الحجار عن[12] الانجب بن ابی السعادات عن[13] الحافظ
ابی زرعة عن[14] الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن[15] ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[16] ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجه القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجه القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو موطا الامام مالک مع
کونها شارحة عما حرص علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التی یتدبرها المحدث ومع کثرة احادیثها الضعیفة بل فیها احادیث
منکرة بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فیما انفرد به الضعف
ولذا اجری کثیرا من القدماء علی اضافة المؤطاء وغیره الی الخمسة
وطاف (ای ابن ماجه) البلاد حتی سمع اصحاب مالک واللیث وروی
عنه خلق کثیر ومنهم ابو الحسن القطان توفی لثمان بقین من رمضان
سنة ثلاث او خمس وسبعین ومائتین ومولده سنة تسع ومائتین

المؤطا لامام دار الهجرة ابی عبد الله مالک بن انس

رضی الله عنه - اخبرنی به العلامة الشیخ عبد الحق عن العلامة الشیخ
عبد الغنی المحدث المدنی عن العلامة الشیخ اسحاق المحدث الدهلوی
ح واورویه عالیا بدرجة عن الشیخ محمد یعقوب علی الدهلوی عن
الشیخ اسحاق المذکور وایضا ارویه مساویا له عن الشیخ احمد
جمال المکی عن مولانا فضل الرحمن المرادابادی کلاهما عن مولانا
عبد العزیز الدهلوی عن والده قال اخبرنا بجمیع ما فی المؤطا روایة
یحیی بن یحیی المصمودی الاندلسی رحمه الله تعالی الشیخ محمد وفد الله
المالکی قراءة منی علیه من اوله الی اخره بحق سماعه لجمیعه علی شیخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی و الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری المکی قالا اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی[9] الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی[10] النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی[11] الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی[12] البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی[13] ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن[14] ابی
محمد عبد اللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن[15] القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن[16] محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجی القرطبی سماعا عن[17] ابی عبد اللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن[18] ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن[19] ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سماعا قال اخبرنا[20] عم والدی
عبید اللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا[21] والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبد الرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح و اروبہ عن[1] العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[2] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[3] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[4] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر ح وارویہ عالیا عن[1] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[2] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[3] الشیخ الامیر الکبیر عن[4] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[5] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[6] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[7] الشیخ علی الاجھوری عن[8] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[9] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[10] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[11] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[12] محمد بن علی المکفی عن[13] محمد بن محمد الداضی
عن[14] عبد العزیز بن عبد الوھاب بن اسماعیل عن[15] جدہ اسمعیل بن
الطاھر عن[16] محمد بن الولید الطرطوسی عن[17] سلیمان بن خلف الباجی
عن[18] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[19] ابی عیسی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[20] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[21] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن[22] الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبتنا قلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمى كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة لم يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابی عامر بن عمرو الاصبحی ابو عبدالله المدنی الفقیه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخاری اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السابقة **وفی كتاب الانساب**
لابن عبدالبران الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فی الامصار واشتهر فی سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتی الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفی الروض الفائق انه العالم الذی يشير به النبی صلى الله عليه
وسلم فی الحديث الذی رواه الترمذی وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة **وفی حديث**
آخر عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك وسفيان لذهب علم الحجاز اھ مات مالك رحمہ اللہ سنة تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1] وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اھ تقريب التهذيب۔

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى اللہ تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد اللہ بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثى - اروية عن[1] الشيخ صالح كمال عن[2] والده العلامة صديق كمال عن[3] الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى عن[4] والده عن[5] الشيخ عبد الغنى النابلسى عن[6] النجم محمد الغزى عن[7] والده البدر عن[8] زكريا الانصارى عن[9] عبد السلام بن احمد البغدادى عن[10] الشرف ابى طاهر بن الكويك عن[11] ام عبد اللہ زينب بنت الكمال[12]

[1] او خمس وتسعين ۱۲ كمال

المقدسية عن عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن
یحیی بن منده عن ابیه عن مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن محمد بن یحیی الازدی
عن الهیاج ابن بسطام عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه عن
حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع الله العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی الله
تعالی عنه عن انس رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن الشیخ
محمد حسب الله عن الشیخ ابراهیم السقا عن العلامة ثعیلب عن
الشهاب احمد الجوهری عن الشیخ عبد الله البصری عن الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن السراج عمر الاٴلجائی عن الزین زکریا عن ابن الفرات
عن عمر بن الحسن عن ابن البخاری عن ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

مسند ابی حنیفة الصغیر

ابن الجوزی عن[۱۳] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[۱۴] ابی عمرو عبد الوهاب
ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر
السند المتقدم

مسند ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی

اروِیہ بالاسناد الی زکریا الانصاری عن[۹] ابن حجر العسقلانی عن[۱۰] الصلاح ابن ابی عمر عن[۱۱] الفخر
ابن البخاری عن[۱۲] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[۱۳]
جامعہ ابی عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی اخبرنا[۱۴]
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[۱۵] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[۱۶] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[۱۷] الحسن بن علی الاسواری
عن[۱۸] جعفر بن محمد عن[۱۹] یونس بن حبیب عن[۲۰] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الہمام ابی حنیفة رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

---

[۱] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسمائۃ کذا فی مدارج الاسناد ۱۲ محمد عبد الحی العاد غفر اللہ لہ

ابو حنيفة[ل] هو النعمان بن ثابت الكوفي ولد سنة ثمانين وذهب
ثابت ابوه الى على كرم الله وجهه وهو صغير دعا له بالبركة فيه وفي ذريته
فكان هذا الامام من آثار تلك الدعوة وناهيك بذلك شرفا اله
رضى الله تعالى عنه ومن ثم قدمه الله على ائمة عصره الذى هو عصر
التابعين فانه من اوساطهم ولم يظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة
والتقدم ما اظهر له وكان رضى الله تعالى عنه عظيم الزهد والورع عرضت
عليه الدنيا بحذافيرها وولاية بيت المال والقضاء قالوا له المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربك مائة سوط فاختار عذابهم على عذاب
الله تعالى وسخطهم على سخط الله تعالى لانهم ضربوه وكرروا عليه الضرب
ليقبل وهو لا يزيد الا اعراضا وتغلظ عليهم في الجواب حتى انه قال للخليفة
المنصور وقد قال له اقبل منى ولاية القضاء لا اصلح له فقال له الخليفة
كذبت فقال له لقد قضيت على نفسك لانى ان صدقت فانا لا اصلح وان كذبت
وان كذبت فكيف توليني فسكت المنصور لكنه كان في نفسه منه

ل من مسانيد ابن حجر ملتقطا صفحة (٤٧)

لانه رمى عنده بانه افتى العلويين بجواز الخروج عليه لظلمه فتعلل بما ذكر ثم
حبسه وامر بان يكرر عليه الضرب الى ان مات شهيدا فى الحبس ببغداد
سنة ١٥٠ خمسين ومائة على المشهور وهى سنة مولد الشافعى رضى الله تعالى
عنهما ودفن بمقابر الخيزران **تنبيه اخر** اختلف العلماء فى رواية
الامام ابى حنيفة رحمه الله تعالى عن بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم
والصحيح انه رضى الله تعالى عنه تابعى كما اثبت ذلك جماعة من
المحدثين والمشائخ المحققين **وفى الامم لايقاظ الهمم** للعلامة
ابراهيم الكورانى عن ابى حنيفة الامام قال ولدت سنة ثمانين
وحججت مع ابى سنة ست وتسعين وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأيت حلقة عظيمة فقلت لابى حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبيدى صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم فتقدمت فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
من تفقه فى دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب
قال الحافظ ابن حجر فى الاصابة عبد الله بن جزء الزبيدى هو عبد الله
ابن الحرث بن جزء نسب الى جده انتهى **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب - عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر و توفی بہا بعد ان عمر طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا اقول و بہذا تعلم ان ابا حنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی فی ثبتہ ان ابا حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فقال ؎

ابو حنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر و ابن جزء و الرضی انس
معقل و حریثی و واثلۃ[۱]	و بنت عجرد علم الطیبین قبس

[۱] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ و صحب علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اھ الاستیعاب ج ۲ صہ ۶۷۳ -

محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الایادی

انتهی وقال العلامة ابن حجر فی مسانیدہ فی مناقبه رضی الله تعالی عنه
اخذ الفقه عن حماد بن سلیمان وادرک اربعة من الصحابة بل ثمانیة
منهم انس[1] وعبد الله ابن اوفی[2] وسهل بن سعد وابو الطفیل لکن قیل
ادرکهم ولم یلق احدا منهم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبه انتهی **قلت** ذکر العلامة المذکور مناقبه وغیرها من کراماته
فی الرسالة المستقلة سماها الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیها فلیراجعها. **وقال فی الدر المختار** (ج ۱ صفحه ۹)
وصح ان اباحنیفة سمع الحدیث من سبعة من الصحابة کما بسط فی
اواخر منیة المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی
(ای وجدا فی زمنهم وان لم یرهم کلهم ۱۲ رد المحتار)
اوائل الضیاء انتهی وقال العلامة ابن عابدین فی رد المحتار ما نصه
وعلی کل فهو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذهبی والحافظ
العسقلانی وغیرهما **قال العسقلانی** انه ادرک جماعة من الصحابة

---

[1] مات انس بن مالک رضی الله تعالی عنه فی قصره بالطف علی فرسخین من البصرة سنة احدی وتسعین ودفن هناک ۱۲ استیعاب صفحه ۳۲ ج ۱

[2] شهد الحدیبیة وخیبر وما بعد ذلک من المشاهد ولم یزل بالمدینة حتی قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم تحول الی الکوفة وهو آخر من بقی بالکوفة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مات سنة سبع وثمانین بالکوفة وکان ابتنی بها دارا فی اسلم وکان قد کف بصره (انتهی استیعاب ج ۱ صفحه ۳۴۹) ۱۲ عبد الهادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة منهم الامام الطحاوي الف مجلدا سماه
عقود المرجان وموفق الدين الخوارزمي مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القريشي سماه البستان وجار الله
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان وعبد الله
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار وظهير الدين المرغيناني
الف مناقب النعمان والمؤرخ يوسف سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار وابو عبد الله حسين الصيمري
الف مناقب النعمان وابو العباس احمد الحماني ومحمد بن محمد

الكردری و ابو القاسم عبد الله السعدی المعروف بابن ابی العوام
والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و
ابن کاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقی
الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد
محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر
احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب
الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم
الله تعالی سماه کتاب الانتهاء والامام الذهبی الف رسالة سماها
مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات
الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات
فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا
مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا یمکن عدهم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ
واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی رضی الله عنه

اروبہ بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین
البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا
الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر و عن فخر الدین ابن
البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان ابی جعفر محمد
ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ
ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب
الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی فیہ طرق اخری ولکن لما
کان التطویل موجبا للملال - فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف
لنیل الآمال تنبیہ قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ - الشافعی رحمہ
اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن
شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف
ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتآلیف فزادت
المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفتری لاسیما تالیف الفخر الرازی بل فی تالیف البیہقی مع جلالتہ فی
فن علم الحدیث و توابعہ لبعض الموضوع فاحذر ذلک وحاصل شیئ من
ترجمتہ لضیق المحل عن استیعاب مقصد من مقاصدہا الکثیرۃ الواسعۃ
انہ قرشی مطلبی اجماعا وامہ ازدیۃ وقد صح فی فضائل قریش والازد
احادیث کثیرۃ وورد فی حقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم قریش یملاء
طبق الارض علما طرقہ کثیرۃ متماسکتہ فلیس بموضوع ولا قریب منہ
خلافا لمن وہم فیہ کما نبہ علیہ ائمۃ الحدیث کاحمد والبیہقی والنووی
وغیرہم وممن حملہ علی الشافعی احمد ثم تبعہ العلماء علی ذلک و
وجہوہ بانہ لم یظہر القرشی من العلوم المدونۃ المحفوظۃ المضبوطۃ
المشہورۃ المتبعۃ فی اقطار الارض المکتوبۃ کما تکتب المصاحف
المتحدث بہا فی مجالس الحکام والامراء والفقراء والآثار ما ظہر لہ
من ذلک ولد بغزۃ فی سنۃ خمسین سنۃ وفاۃ ابی حنیفۃ بل
یوم موتہ ونشأ یتیما فی حجر امہ فی ضیق عیش بحیث کانت تاخر
تعلیمہ لعجزہا عن اجرۃ المعلم لکن الہمہ اللہ تعالی ان ما تعلمہ علمہ بعد
ذہاب المعلم لغیرہ فرأی المعلم ان نفعہ بذلک اکثر من اجرۃ تعلیمہ ولم یاخذ

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق - ولما مضى
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ المؤطاء رحل الى مالك بالمدينة
فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه
من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل
من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء
بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله
الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه
احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه
مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر وسار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا لبعده راويها۔ كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا
فايقظهم وقال احمد ما من احد بيده محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن اخته
لامر لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لاينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله بستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما الحن بعد في حديث ولا شعر وما مر على شيء
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيء على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخرجه

سنة ٢ اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة ٥٤

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون

فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة

طيبة ما شموا امثالها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من

الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق

العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث

وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن

سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

اروية عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر

عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة

عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد

الميموني عن الرملي عن زكريا الانصاري ح واروية ايضا عن بالحاج

كمال عن والدة وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الكزبری ح وارویه عالیا عن [1] عبد الله القدومی النابلسی عن [2] عبد الرحمن الكزبری عن [3] احمد بن عبید العطار عن [4] اسمعیل العجلونی عن [5] عبد الغنی النابلسی عن [6] النجم محمد الغزی عن [7] والده البدر محمد الغزی عن [8] زکریا الانصاری عن [9] العز عبد الرحیم عن [10] ابی العباس احمد الجوخی عن [11] ام محمد زینب بنت مکی الحرانیة عن [12] ابی علی حنبل الرصافی عن [13] ابی القاسم هبة الله الشیبانی عن [14] ابی الحسین التمیمی عن [15] ابی بکر احمد القطیعی عن [16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن ابیه الامام احمد الشیبانی رضی الله تعالیٰ عنه تنبیه ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشیبانی المروزی ثم البغدادی قال العلامة ابن حجر فی کتاب صفحہ ۹۱ مسانیدہ هو الامام البارع المجمع علی امامته وجلالته وورعه وزهادته ووفور علمه وسیادته رحل الی الحجاز والشام والیمن وغیرها سمع من سفیان بن عیینة واقرانه وروی عنه جماعة من شیوخه وخلائق اخرون لا یحصون منهم البخاری ومسلم وکثر ثناء الائمة علیه حتی قال بعضهم رأیت ثلثة لم یر مثلهم ابدا وذکره منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالي حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة انتهى ملتقطاً وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المدايني لكن يقال ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله ام

فائدة في ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث
اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه قال العلامة
ابن حجر في مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها لعظيم جدواها
وغزارة ما فيها وحاصلها ان ابن الصلاح شذ فضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاءً فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل
كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها
شيخ الاسلام والحافظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التى لم يلتزم مصنفوها الصحة
فى جمعها انتهى مختصرا وقال ايضا فى مسانيده وامتحن رضى الله عنه
المحنة المشهورة التى كانت سببا لمزيد رفعته فى الدنيا والاخرة اهـ
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رمى لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر
هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعى رضى الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم فقال له اكتب الى ابى عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القران
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذى على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعى

رضی اللہ عنہما فقال ما الذی اعطاك قلت قمیصہ قال لاینفعك
فیہ ولکن بلہ وادفع الی الماء لاتبرك بہ **ولد** رضی اللہ عنہ فی
شہر ربیع الاول سنۃ اربع وستین ومائۃ **وتوفی** سنۃ ۲٤۱
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشہور وکان قبرہ ظاہرا
ببغداد یتبرك بہ فطمستہ الروافض لما استولوا علیہا قریب زماننا
ثم اعادہ سلطاننا خلیفۃ الخلفاء الراشدین عز نصرہ وکبت
اعدائہ بھیئۃ ظاہرۃ وابہۃ وافرۃ فہو بہا الآن یزار و
یتبرك بہ وکشف لامر فروی حتی کفنہ لم یتغیر فیہ شیئی
واختلفوا فی عدد المصلین علیہ ومن جملۃ ذلك ما قیل ان الارض
المبسوطۃ التی وقف الناس للصلوۃ علیہا مسحت فوسعت
بقدر ستمائۃ الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائۃ الف **قال** ابو زرعۃ بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیہ الناس للصلوۃ علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائۃ الف **وعن** بعض جیران احمد انہ اسلم
یوم موتہ من الیہود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتہی واللہ

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر عن السید عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید حسین عن والدہ السید عبداللہ وخالہ السید عیدروس بن عبدالرحمن بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ الوجیہ السید عبدالرحمن بن عبداللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبداللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراہیم الکردی الکورانی کلاہما عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا الانصاری ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ صدیق کمال عن عبدالرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح وارویہ عالیا عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن عبدالغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبداللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروی عن الحافظ ابن حجر[٩] عن البرهان الشامی عن[١١] شهاب الدين احمد الحجار عن[١١] ابی المنجا عبد الله بن عمر اللتی[١٢] عن ابی الوقت عبد الاول ابن عيسی السجزی عن[١٣] الداؤدی عن[١٤] عبد الله ابن احمد السرخسی قال[١٥] اخبرنا ابو عمران عيسی بن عمر السمرقندی عن مؤلفه الحافظ ابی عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمی رحمه الله تعالی

تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميری فی مقدمة هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بها السادة عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمه شاردة - والضابط الذی استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق ومخالف - واقر ببراعتها المعادی والمؤالف - ابو محمد عبد الله ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمی السمرقندی الدارمی[ع] صاحب السنن المعروفة - والدارمی بكسر الراء المهملة

ع قال الذهبی قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمی فقال عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ تذكرة الحفاظ -

نسبته الى دارم ابن مالك لبطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وآن
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابة هذا الشان - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفيرى الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابوداؤد
والترمذى من اصحاب السنن وعبدالله بن الامام احمد ومحمد بن يحيى
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم یکن ینشد شعرا قط الا ما ورد فی الاحادیث ضرورۃً للروایۃ وابلاغاً للدرایۃ۔ ؎

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم — وفناء نفسک لا اباً لک افجع

ولا ریب ان ھذہ شہادۃ صادقۃ من الامام البخاری علی صلاح الدارمی وفلاحہ انتھی وقال ایضاً فی مرتبۃ مسندہ الشریف ھو کتاب قدیم مبارک فیہ وعلیہ۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیہ۔ اصل فی بابہ۔ وفرد فی نصابہ۔ فالقاری لہ لایزال فی ریاض ورقیۃ۔ وعلوم متفقۃ رشیقۃ۔ وفیہ حلاوۃ مقطع۔ ولطافۃ متزع۔ وعذوبۃ مشرع۔ وھو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویۃ وآثار الاصحاب۔ وحقہ ان یسمی بالسنن دون المسند وھو الاقرب الی الصواب۔ لکن اشتہر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین حتی عدہ ابن الصلاح من المسانید علی وجہ الیقین۔ وھذا وھم من ابن الصلاح۔ کما صرح بہ شارح الالفیۃ الفارق بین السنن والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی بشرح تقریب النواوی قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل ھو مرتب علی الابواب وقد سماہ

بعضهم بالصحیح ـ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته الدارمی صحیحا الا قوله انه رائ بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام لیس دون السنن فی الرتبۃ بل لو ضمّ الی الخمسۃ لکان اولی من ابن ماجۃ فانه امثل منه بکثیر ـ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندۃً قال الا ان فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمۃ الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله تعالی واول من اضاف ابن ماجۃ الی الخمسۃ الفضل بن طاهر وتابعه اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامۃ المذکور ـ وذکر الشیخ عابد السندی فی ثبته[له] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجۃ فکان سادسًا لکان اولی انتهی

له المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفی له ـ

قلت وقد عدّه الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طیب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحدیث المحتجة بها فی القدیم والحدیث وإلیه نحا والده الشیخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته۔ وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحادیث المنکرة والشاذة نادرة فیه وله اسانید عالیة وثلاثیاته اکثر من ثلاثیات البخاری کذا فی مقدمة المشکوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحیحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلک فی کلام احد ممن یعتمد علیه کیف ولو اطلق ذلک من یعتد به لکان الواقع بخلافه ومع ذلک فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنیف البخاری الجامع لتعاصرهما ومن ادعی ذلک فعلیه البیان وتعقبه السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی شرحه توضیح الافکار علی تنقیح الانظار

ك ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاری علی تصنیف الدارمی فعلیہ البیان
ایضاً وذکر المغلطائی انہ ینبغی ان یجعل مسند الدارمی سادساً
للخمسة بدل ابن ماجة فانہ قلیل الرجال الضعفاء فلیس فیہ الاحادیث
المنکرة والشاذة وان کان فیہ احادیث مرسلة موقوفة فھو
مع ذلک اولی من سنن ابن ماجہ الی آخر کلامہ - قلت ویحتمل
انہ اراد تفضیلہ علی ابن ماجة بخصوصہ وان ابن ماجة رجالہ
الضعفاء اکثر والاحادیث الشاذة والمنکرة غیر نادرة فیہ کما
صرح بہ السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی الشرح المذکور اھ

١٣ سنن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی العجیمی عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی ویحیی
الطبری عن السیوطی ح وارویھا عن محمد حسب اللہ عن مصطفی
المبلط عن محمد الشنوانی عن السید مرتضی الزبیدی عن عمر بن
احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی عن الشیخ عبد اللہ البصری
عن علی بن عبد القادر الطبری عن عبد الواحد بن ابراہیم الحصاری
عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن السیوطی ح ویرویھا الحصاری

ایضا اجازة عن[9] السیوطی عن[10] محمد بن مقبل عن[11] الحراوی عن[12] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[13] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[14] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشهرزوری عن[15] ابی الحسین محمد بن علی المهتدی بالله عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله تعالی **تنبیه** قال الامام الذهبی فی تذکرة الحفاظ (ص ۱۹۹ ج ۳) الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مهدی البغدادی الحافظ الشهیر صاحب السنن **مولده** سنة ۳۰۶ ست وثلثمائة سمع البغوی وابن ابی داود وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد الله بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البهلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الهیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرة والکوفة وواسط **وارتحل** فی کهولته الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنه الحاکم وابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازى والحافظ عبد الغنى الازدى وابو بكر البرقانى وابو ذر
الهروى وابو نعيم الاصبهانى وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحيم والقاضى ابو الطيب الطبرى
وابو بكر بن بشران وابو القسم حمزة السهمى وابو محمد الجوهرى
وابو الحسن بن الابنوسى وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسين
ابن المهتدى بالله وامم سواهم قال الحاكم صار الدارقطنى اوحد
عصره فى الحفظ والفهم والورع واماما فى القراء والنحويين وقمت
فى سنة سبع وستين ببغداد اربعة اشهر وكثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لى وسالته عن العلل والشيوخ وله مصنفات يطول
ذكرها فاشهد انه لم يخلف على اديم الارض مثله وقال
الخطيب كان فريد عصره وامام وقته وانتهى اليه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم كالقرآت فان له فيها مصنفا سبق فيه الى
عقد الابواب بل فرش وقال وحدثنى الازهرى قال بلغنى ان
الدارقطنى حضر فى حداثته مجلس اسمعيل الصفار فقعد ينسخ

جزأ والصفار يملى فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمى للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادرى قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانى عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر فى ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه اوكما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنى فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب فى تاريخه قلت هذا يخضع للدارقطنى ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفى فى ثامن ذى القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى

صہ ۱۲۸

ملتقطاً مختصراً ودفن قريبا من قبر معروف الكرخى اھ مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنى بفتح الراء وبسكن وبضم القاف وسكون الطاء بعدها نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا فى المرقات۔

المعاجم الثلاثة الكبير[١٤] والاوسط[١٥] والصغير[١٦] للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[١] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني **تنبيه** قال في كشف الظنون صه ٢٦٥ ج ٢ رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاء الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة ٧٣١ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

---

[١] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زيدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصہ یشتمل المعجم الکبیر علی ستین الف حدیث تجزئة اثنا
عشر مجلدا و فیہ قال ابن دحیة ھو اکبر مسانید الدنیا اھ قال
الامام الذھبی فی طبقاتہ الطبرانی الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سلیمان بن احمد بن ایوب ابن مطیر الشامی اللخمی
الطبرانی مسند الدنیا ولد سنة ٢٦٠ ستین ومائتین وسمع فی
سنة ٢٧٣ ثلث وسبعین وھلم جرا بمدائن الشام والحرمین والیمن
ومصر بغداد والکوفة والبصرة واصبہان والجزیرة وغیر ذلک
وحدث عن الف شیخ ویزیدون وصنف المعجم الکبیر وھو المسند
سوی مسند ابی ھریرة فانہ افردہ فی مصنف والمعجم الاوسط
فی ست مجلدات کبار علی معجم شیوخہ یاتی فیہ کل شیخ بما لہ
من الغرائب والعجائب فھو نظیر کتاب الافراد للدارقطنی بین فیہ
فضیلتہ وسعة روایتہ وکان یقول ھذا الکتاب روحی فانہ
تعب علیہ وفیہ کل نفیس وعزیز ومنکر وصنف المعجم الصغیر و
ھو عن کل شیخ لہ حدیث واحد صنف اشیاء کثیرة
وکان من فرسان ھذا الشان مع الصدق والامانة انتھی مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه - توفي الطبراني لليلتين بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ستين وثلثمائة -

سنة ١٧ ١٨ ١٩

السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

سنة ٢٠ ٢١

ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه

اروبها عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله وعن العلامة السيد ياسين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري ح وارويها مساويا له بطريق اخر عن

ـــه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله البصري ح واروبها
عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة
عليم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن
الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن
عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن ابن حجر ح ويروي الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن
سنة عن الشريف ابي عبد الله الوولاتي عن ابن اركماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات - البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد سنة ٣٨٤ه اربع وثمانين

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا
عبدالله الحاکم وابا طاهر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی
الروذباری وعبدالله بن یوسف بن نامویه وابا عبدالرحمن
السلمی وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران
وابن یعقوب الایادی وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن نذیر وجماعة بالکوفة ولم یکن عنده سنن النسائی
ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجة بلی کان عند الحاکم ثم
عنه وعنده عوال وبورک له فی علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرها انتهی مختصرا **قلت**
ثم ذکر الذهبی تصنیفاته ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی
انه قال ما من شافعی الا وللشافعی علیه منة الا ابا بکر البیهقی
فان له المنة علی الشافعی لتصانیفه فی نصرة مذهبه ثم قال
وتوالیفه تقارب الف جزء مالم یسبقه الیه احد حضر فی
اخر عمره من بیهق[1] الی نیسابور وحدث بکتبه ثم حضره الاجل

[1] بیهق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صـ ۲۳ ـ عبدالشافی غفرله

فی عاشر جمادی الاولی ۴۵۸ھ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریتہ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا وخسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنۃ ۳۸۴ھ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقاۃ

شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲

وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاہر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیہ عن محمد بن الھادی عن الحافظ ابی موسیٰ محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[۱] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراہیم المقری المتوفی سنۃ ۳۸۱ھ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح وارویہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبد اللہ کوجک عن الشیخ عابد ح وارویہ عالیاً عن[۱] الشیخ عبد الجلیل عن[۲] الشیخ عابد عن[۳] الشیخ

---

[۱] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ۱۲ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال الملكي عن الشيخ العجيمي ح وارويه عن الشيخ عبدالله القلعي عن الشيخ عبدالرحمن الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى اخر السند المتقدم **تنبيه** الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر - سمع هرون بن سعيد الايلي وعبد الغني بن رفاعة ويونس ابن عبد الاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبدالله بن عبد الحكم وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و ابو الحسن محمد بن احمد الاخميمي ويوسف الميانجي وابوبكر بن المقرئ والطبراني واحمد بن عبد الوارث الزجاج وعبد العزيز بن محمد الجوهري قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح وآخرون خرج الى الشام سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي حازم وبغيره

قال ابن يوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لا جاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن نضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح صـ٢٩ جـ٣ وكان الطحاوي يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة منها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح
الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی
حنیفہ وتاریخ کبیر والنوادر الفقہیۃ والرد علی ابی عبید
فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح
الطاء والحاء المہملتین نسبۃ الی طحیۃ قریۃ بصعید مصر وقد
ذکرہ السیوطی فی حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ فی حفاظ
الحدیث وقال کان ثقۃ ثبتا فقیہا لم یخلف بعدہ مثلہ انتہت
الیہ ریاسۃ الحنفیۃ بمصر اھ وفی انساب السمعانی الطحاوی
نسبۃ الی طحا بفتح الطاء المہملۃ والحاء المہملۃ قریۃ باسفل ارض
مصر وقیل غیر ذلک انتہی ملخصا من الفوائد البہیۃ۔ ص ٣٢

٢٣ | مشکوۃ المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد

ابن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ تعالی

ارویہا عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاہما
عن السید عیدروس بن عمر عن السید محمد بن عیدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی طاهر الکورانی ح وارویہا عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویہا
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز
عن والدہ عن ابی طاہر الکورانی عن والدہ عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النہروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشہیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاہ عن والدہ المحدث جمال الدین عطاء اللہ بن
غیاث الدین عن عمہ اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرہی نسبتہ الی
الجرہ قریۃ من قری شیراز عن علی بن مبارک شاہ عن مولفہا
رحمہ اللہ تعالی ح ولنا طریق اٰخر کما نرویہا عن المفسر الشیخ
محمد حسب اللہ وعن الشیخ عبد الجلیل کلاہما عن احمد منۃ
اللہ عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن حسن

العجيمي عن احمد النخلي عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون صفحہ ٤٤٣ ج ٢
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٤ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق[5] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمسمائة قاله العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما اورويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمه العطار عن صالح الفلاني ح واورويهما عاليا عن العلامة عبد الجليل

---

[5] مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ــ ومن تصانيفه الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سنۃ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفاء ہو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وہی

ف ودر بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ این باب است ومفید
مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا اوله الحمد لله مظهر دينه على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا — والقاضي عياض هو ابو الفضل ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ٤٧٦ ست وسبعين واربعمائة ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اهـ كذا في مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان على صحة جزم الاذان وغير ذلك اهـ كذا في بستان المحدثين معربا

٢٦ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه ٢٦ رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام ولما رحل مع والده الى الحرمين

حاشية (هامش): عمدة المحدثين ١٢

سلّه و در بستان المحدثين نوشته. وآن كتابيست كه در حق او گفته اند كه اگر آب زر نويسند وبجواهر وزن كنند حق ادا نشود ١٢
عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذ ذاك
مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير
ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته
انتهى كذا في التعليقات صفحہ ٣١٦ **توفي** سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و
هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ
كذا في كشف الظنون صفحہ ٦٤ ج ٢ **قلت** ومن شرحه المدد الفياض بنور
الشفا للقاضي عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة الكوثر
الراوي الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي فرغ من تاليفه
سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف۔

٢٧ الجامع الكبير و ٢٨ الصغير للامام جلال الدين السيوطي

٢٧، ٢٩

رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها عن الشيخ حسب الله
وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزني المكيين كلهم
عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق
المزجاجي عن والده علي المزجاجي عن حسن بن علي العجيمي ح واروبها
عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوهاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر وسمی جمع الجوامع قال فی الکشف وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدیٔ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة او المشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل سوطالع لاجله کتبا کثیرة قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویة

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اخترمته المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[ل] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول السنة واجاد مع کثرة الجدوی وحسن الافادة وجعله

[ل] المتوفی سنه سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ج ۱۲

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا احفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
قسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه **واما الجامع الصغير له**
قال ايضا في الكشف صـ ١٤٢٦ وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف وذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع اوكذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغیب والترهیب[29] للامام زکی الدین ابی محمد عبد العظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویہ عن[1] الشیخ حسب اللہ عن[2] الشیخ عبد الغنی المدنی عن[3] الشیخ اسمعیل ابن ادریس الرومی عن[4] الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا عن العلامۃ عبد الجلیل المدنی عن[2] السید اسماعیل البرزنجی عن[3] الشیخ الفلانی قال قرأتہ من اولہ الی اٰخرہ علی[4] الشیخ احمد بن محمد سعید سفر عن[5] والدہ محمد سعید وقد اجازنیہ[ب۵] والدہ[6] محمد سعید عن[6] الامام محمد بن محمد بن عبد اللہ المغربی عن[7] عبد اللہ البصری عن[8] الشیخ عیسی الجعفری عن[8] الشیخ علی الاجھوری عن[9] البرھان العلقمی عن[10] عبد الحق السنباطی عن[11] ابن حجر ح ویرویہ[3] الفلانی عالیا عن[4] محمد بن سنۃ عن[5] مولای الشریف عن[6] محمد ابن ارکماش الحنفی اجازۃ عن[7] ابن حجر عن[8] عبد الرحمن بن احمد ابن المبارک الشہیر بابن الشحنۃ عن[9] علی بن اسماعیل بن قریش

---

[1] ومآثر مؤلفاتہ کالاربعین حدیثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الھادی عفی اللہ لہ

[2] اخذ الفلانی بالاجازۃ عن محمد سعید بلا واسطۃ الشیخ احمد ۱۲

عن مؤلفه تنبيه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد الله بن سلامة بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ الله تعالی المتوفی سنة ٦٥٦
ست وخمسین وستمائة کما فی کشف الظنون وکتابه الترغیب
والترهیب کتاب کبیر فی مجلدین اوله الحمد لله المبدیٔ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبان التمیمی رحمہ الله تعالی

ارویه عن الحبیب حسین الحبشی عن والده السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشهاب
احمد بن حجر الهیتمی قال اخبرنی به ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد الله محمد بن احمد ابی الهیجا ابن
الزراد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویه
العلامة ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

ن ٣٠ ، حصن ن

ے حِبان بکسر المهملة وبالموحدة ١٢ عبد الهادی غفر الله له

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی
انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الروزنی انا ابو حاتم بن حبان
تنبیہ ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ
ابن معبد بن شهید التمیمی البستی الدارمی الشافعی الثقة الثبت
الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیۃ العلم فی
الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ سمع من ابن خزیمۃ والی
عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن
سفیان وابی یعلی الموصلی وغیرهم کتب عن اکثر من الفی شیخ روی
عنہ الحاکم وغیرہ وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضاء سمرقند
وکان من فقهاء الدین وحفاظ الانام عالما بالنجوم والطب
وفنون العلم صنف الصحیح والتاریخ والضعفاء واما من نسبوہ
الی التساهل لانہ ربما یخرج عن المجهولین وقد قال العماد بن
کثیر ان ابن حبان وابن خزیمۃ التزما الصحۃ وهما خیر من
المستدرک توفی ابن حبان سنہ ۳۵۴ اربع وخمسین وثلاث مائۃ
انتهی ما فی تذکرۃ الحفاظ للذهبی وثبت الامیر ومسانید ابن

حجر رحمهم الله تعالی ۔

٣١ المستدرک ویقال له المستدرک للامام الحاکم ابی عبدالله

محمد بن عبدالله النیسابوری رحمہ اللہ تعالیٰ ویقال له ابن

البیّع بفتح الموحدة وکسر المثناة التحتیة وتشدیدها بعدها عین

مهملة اروبه عن الشیخ عبدالجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن

الشیخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشیخ منة الله عن الامیر الکبیر

قال اروبه بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاهر المیهنی

عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازة۔ تنبیه

قال ابن حجر فی مسانیده الحاکم هذا هو ابو عبدالله الضبی النیسابوری

الحافظ الثقة لکنه معروف عند اهل العلم بالتساهل فی الصحیح انتهی مختصرا

ولد سنة ٣٢١ احدی وعشرین وثلاثمائة وتوفی سنة خمس واربعمائة

سمع بنیسابور وحدها نحوا من الفی شیخ وبغیرها نحو الفی شیخ ایضا وله خمسمائة

تالیف وکان فیه تشیع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث

ضعیفة او موضوعة قال ابوحاتم وغیره قام الاجماع علی انه ثقة

وقال السبکی اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذین

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابی هریرة وغیره روی عنه الائمة الدارقطنی و
القفال والبیهقی وغیرهم وابو القاسم القشیری
ورحل الناس الیه - وکتاب المستدرک علی الصحیحین
قصد به ضبط الزوائد علیهما مما هو علی شرطهما او شرط احدهما او هو
صحیح ففی الفیة العراقی وکالمستدرک علی تساهل وقال ما انفرد
به فذاک احسن مالم یرد قال السخاوی ای علی تساهل منه فیه
بادخاله فیه عدة موضوعات حمله علی تصحیحها اما المارمی من
التشییع واما غیره فضلا عن الضعیف وغیره بل یقال ان السر فی
ذلک انه صنفه فی آخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغیر قاله فی المنح البادیة
انتهی کذا فی ثبت الامیر الکبیر -

٣٢ عمل الیوم واللیلة لابن السنّی رحمه الله تعالی اروی عالیا
اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن
محمد بن سلیمان حسب الله المکی وعن عبد الجلیل براده المدنی ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراهیم
الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فهد المکی عن الجمال
محمد بن ابراهیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن
احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر
الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن
الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہا ابن السنی رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ ابن السنی هو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد
ابن محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن اسباط الدینوری مولی
جعفر بن ابی طالب الہاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن
النسائی - سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن
ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماهر بن محمد
الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی
واکثر الترحال - روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبهانی ومحمد
ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین
الکسار واخرون - قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث

فوضع القلم فی انبوبة المحبرة ورفع یدیه یدعو اللہ تعالیٰ فمات

رحمہ اللہ تعالیٰ وذلک فی آخر سنہ ۳۶۴ اربع وستین وثلثمائة

(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن

وسماہ المجتبیٰ عاش بضعا وثمانین سنة اھ کذا فی تذکرة صہ۱۰ ج۳

الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال صاحب کشف الظنون فی صہ۳۶۱ ج۲ عن الامام

المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلة والدعوات والاذکار کتبا کثیرة

ومن احسنہا للامام ابی عبدالرحمٰن النسائی المتوفی سنہ ۳۰۳ ثلاث وثلثمائة واحسن

منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری

المتوفی سنہ ۳۶۴ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتھی ۔

۳۳ ۳۴ ۳۵

الحلیة والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی

صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن

اسحٰق بن موسی الاصبہانی ۔ ارویہا بالسند الی الفخر

ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی

حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابونعیم الحافظ الکبیر محدث

۳۳ ۳۴ ۳۵

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنیا سنة نیف وا ربعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس - وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبة واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما كان يقرأ عليه فى الطريق جزء ولم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف

وقال حمزة بن العباس العلوى كان اصحاب الحديث يقولون لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب فى حيوته الى نيسابور فاشتروه باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة وكتاب دلائل النبوة فى مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصراً كذا فى تذكرة الحفاظ للامام الذهبى صـ ٢٩١ جـ ٣ صـ ٢٥٢ جـ ١ وقال صاحب الكشف فى ذكر كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم توفى رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اهـ مختصراً۔

٢٦ مسند القضاعى للامام شهاب الدين ابى عبد الله القضاعى رحمه الله تعالى۔ ارويه بالسند الى الفخر ابن البخارى عن الامام ابى احمد عبد الوهاب بن على شيخ شيوخ بغداد عن القضاعى تقبيه

القضاعی ھو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ
القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنۃ ۴۵۴ھ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند الی
الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن
القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی
ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی
عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ
الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی
حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی
ھو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ
حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنۃ ۲۰۴ھ انتہی
تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب
الصحیح رحمہ اللہ تعالیٰ وھو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد بن محمد بن الحسن بن البیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

السیرۃ لابی اسحق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحق الابرقوہی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحٰق المطلبی فذکره وکان الشافعی یعظم ابن اسحٰق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

٤٠ مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمه الله تعالی

عن الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن احمد منة الله عن الامیر عن شیخه الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیه قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

[1] الکشن بالفتح قریة بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

[2] الکس بالکسر والفتح بلد قرب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحافظ رجل على رأس المأتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة تسع واربعين ومائتين ۲۴۹ انتهى

مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

ــ۴۱

اروية بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجرودي حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واُمما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته من الخلق امر عظيم ۔ و وثقه ابن حبان و وصفه بالاتقان والدين ثم قال وبينه وبين النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة سبع وثلثمائة اه تذكرة الحفاظ ص ۲۷۴ ج ۲

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك رحمه الله تعالى

۔ وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفي القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم ۔ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی
اصبهان توفی سنہ ۲۸۷ سبع و ثمانین و مائتین ۔ کذا فی شذرات الذہب الکبیر

۴۳ ## مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی
عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی
تنبیہ قال فی بستان المحدثین ما معربہ ۔ الدیلمی ہو الحافظ
شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان و من تصانیفہ
تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف
المستملی و عبد الحمید بن الحسن القضاعی و عبد الوہاب بن
مندہ و احمد بن عیسی الدینوری و ابی القاسم بن البسری و سواہم
عن کثیر من الاعلام و سافر الی اصفہان و بغداد و قزوین و غیرہا
من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب
فطین حسن الخلق متصلب فی مذہب السنۃ معتزل عن الاعتزال
قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ و العلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب فيه ذكر حديث كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع رجب سنة ۵۰۹ تسع وخمسمائة اه مختصر

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى

۴۲

ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العبكري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان ابن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف **ولد** سنة ثمان ومائتين[۵] وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

صفحه ۳۴۰ ج ۲

۵ كما في ثبت الامير ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزیمة
وابو بکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی ان واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ٢٨١ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود

٣٥

النیسابوری رحمه الله تعالی ارویه من طریق ابی علی النسائی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری المجاور بمکۃ سمع اباسعید بن الاشج ومحمد بن آدم وعلی بن خشرم و خلقا۔ حدث عنہ ابو حامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی سنۃ ۳۰۷ سبع وثلثمائۃ[۵] اھ مختصراً

۴۶

مسند[۴۶] ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی

۔ من طریق ابن الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنۃ ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی المتولد سنۃ ۶۷۳ والمتوفی سنۃ ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی مولاہم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام والتفسیر وغیرہا روی عن شریک وابن المبارک وابن عیینۃ وغیرہم وعنہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابو زرعۃ

---

[۵] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائۃ واللہ تعالی اعلم ۱۲ عبد الہادی غفرلہ اللہ

وابوحاتم وابویعلی وغیرهم توفی سنہ ۳۱۰ھ وکان یحفظ اربعمائة الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ **مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق السلفی عن ابی الوفا
ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النحشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ **تنبیہ** قال الذہبی ابوعوانۃ ہو الحافظ
الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراهیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ
طوف الدنیا وعنی بہذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازهر والزعفرانی وغیرهم ۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی
وابوعلی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرهم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد
مبنی باسفرائین یزار وهو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذهبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وهو ثقۃ جلیل انتہی۔

۴۸ **سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ** من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد بن مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر وابا عوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و بشر بن موسیٰ وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرۃ آلاف حدیث من حفظہ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنہ ۲۲۷ سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۔

۲۹ **صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ** بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد اللہ البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل

ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن

خزیمۃ **نسبہ ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ

ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابوبکر

محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری

ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ

ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ

ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی

المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و

انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان - حدث عنہ

الشیخان خارج صحیحیہما - **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا

ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت

فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان

الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و

قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القاری السورة قال الحاكم فی كتاب علوم الحديث فضائل ابن خزيمة مجموعة عندی فی اوراق كثيرة ومصنفاته تزيد علی مائة واربعين كتابا سوی المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وكانت وفاته فی ثانی ذی القعدة سنة ۳۱۱ احدی عشرة وثلثمائة انتهی مختصراً ما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ **مسند حارث بن ابی اسامه رحمه الله تعالی** ارويه بالسند الی ابی نعيم[1] الاصبهانی عن ابی بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن مؤلفه وارويه ايضا من طريق الفخر ابن البخاری عن محمد الصيدلانی الی المؤلف **تنبيه** ابن ابی اسامه هو الحارث ابن ابی اسامه محمد التميمی المتوفی سنة ۲۸۲ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فی كشف الظنون صفحہ ۲۳۰ ج ۲ وقال فی ثبت الامير انه بغدادی ولد فی سنة ۱۸۶ وتوفی يوم عرفة سنة ۲۸۲ انتهی۔

۵۱ **صحيح الاسماعيلی** ۔ بالسند الی ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

---

[1] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسی بن مهران الاصبهانی صاحب حلية الاولياء ۱۲
عبد الهادی غفر الله له

الحاكم عنه۔ تنبیہ هو الحافظ ابو بكر احمد بن ابراهيم بن اسمعيل امام اهل جرجان ولد سنہ ۲۲۷ھ و توفی سنہ ۳۷۱ھ له تصانیف كثيرة منها المستخرج على الصحيح والمعجم وله مسند كبير في نحو مائة مجلد قال الشيرازي تصنيفه هذا يدل على غزارة علمه فانه على شرط البخاري وله تصانيف على البخاري ومسلم اهـ ثبت الامير الكبير

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمه الله تعالیٰ

بالسند الى الفخر ابن البخارى عن محمد ابى جعفر الصيدلانى عن فاطمة بنت عبد الله الجوزجانية قالت اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن ريذة الاصبهانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی عن اسحاق بن ابراهيم الدبرى عن مؤلفه رحمه الله تعالى تنبيه عبد الرزاق هو الامام ابو بكر عبد الرزاق ابن همام بن نافع الحميری الصنعانی رحمه الله تعالى احد الاعلام المتوفى سنہ ۲۱۱ھ احدى عشرة ومائتين (ومصنفه فى المجلدين) وهو اصغر من مصنف ابن ابى شيبة ومرتب على الكتب والابواب على ترتيب المقدم كشف الظنون صفحہ ۴۲۵۔ قلت وقد ظفرت على مطالعة مجلده الثانى بمكة

المکرمة عند اخی فی الله الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر الی بلد الله الامین۔

۵۳ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر البزار رحمه الله تعالیٰ

ارویه بالسند الی الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحییٰ بن مفرج عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمه الله تعالیٰ **تنبیه** البزار هو الحافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففة البصری المتوفی سنه ۲۹۲ اثنین وتسعین ومائتین بالرملة قال ابن ابی خیثمة هو رکن من ارکان الاسلام وکان یشبه بابن حنبل فی زهده وورعه له المسند الکبیر رحل فی اخر عمره الی الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرة الحفاظ

۵۴ مشکوٰة الانوار فیما روی عن الله تعالیٰ من الاخبار

للشیخ الاکبر قدس سرہ الانور بالسند الی النجار عن الحافظ محب الدین بن البخاری عن الشیخ محی الدین ابن عربی الطائی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ابن عربی ھو الشیخ محی الدین محمد بن علی المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنۃ ۶۳۸ ثمان و ثلاثین وستمائۃ اولہ الحمد للہ رب العلمین الخ قال جمعت ھذہ الاربعین بمکۃ المکرمہ فی شہور سنۃ ۵۹۹ تسع وتسعین وخمسمائۃ وشرطت فیھا ان تکون من الاحادیث المسندۃ الی اللہ سبحانہ وتعالی خاصۃ وربما اتبعتھا باحادیث عن اللہ تعالی مرفوعۃ الیہ غیر مسندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما رویتھا وقیدتھا ثم اردفتھا باحدی وعشرین حدیثا فجعلت واحد و مائۃ حدیث الآیۃ وشرحہ الامام محی الدین یحیی بن شرف النووی اھ کشف الظنون صفحہ ۴۴

۵۵ السنن لابی مسلم الکشی بفتح الکاف وتشدید الشین المعجمۃ نسبۃ الی قریۃ من اعمال جرجان۔ ارویھا بالسند الی ابن طبرزد عن ابی بکر محمد ابن عبد الباقی عن

الی اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنیدی — الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الازجی
جاور بمکۃ الی ان توفی بها فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ اھ
طبقات الذهبی ج ۳ صفحہ ۲۰۵

۵۶ — تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبۃ
اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنۃ تسع
وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنۃ ۵۷۱ھ وقیل احدی وثمانون و

لہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہا ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ من النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوی ما رأیت احفظ من ابن عساکر اه کذا
فی ثبت الامیر قال صاحب الکشف ان هذا التاریخ فی نحو ثمانین مجلدا ذکر تراجم
الاعیان والرواة ومرویاتهم علی نسق تاریخ بغداد للخطیب لکنه
اعظم منه حجما قال ابن خلکان قال لی شیخنا الحافظ زکی الدین
عبد العظیم وقد جری ذکر هذا التاریخ وطال الحدیث فی امره ما اظن
هذا الرجل الا عزم علی وضع هذا التاریخ من یوم عقل علی نفسه وشرع
فی الجمع من ذلک الوقت والا فالعمر یقصر عن ان یجمع الانسان
مثل هذا الکتاب انتهی مختصرا

۵۵ وأما تالیف ابی الشیخ رحمه الله تعالی فمن طریق ابن النجاری
عن ابی المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفرا عن ابی الفتح اسمٰعیل
ابن الفضل عن ابی طاهر الکاتب عن الحافظ ابی محمد عبد الله ابی
الشیخ تنبیه ابو الشیخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حیّان بفتح الحاء وتشدید المثناة تحت یلقب بابی
الشیخ ولد سنه ۲۹۴ اربع وتسعین ومائتین وتوفی سنه ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابي يعلى الموصلي وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا في ثبت الامير۔

۵۸

تاريخ ابن معين في احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابي اسحق التنوخي عن يحيى بن يوسف المصري عن ابي الحسن على بن هبة الله بن الجميزي عن ابي طاهر السلفي عن محمد بن احمد الرازي عن على بن محمد الفارسي عن ابي احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابي بكر احمد بن على المروزي عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادي **مولده** سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب فخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك واسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخاري ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المديني لااعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدوري سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ماعرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينى انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فى النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطانى وحبانى وزوجنى
ثلثمائة حوراء ومهد لى بين الناس۔ توفى فى ذى القعدة غريبا
بمدينة النبى صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اھ تذكرة الحفاظ للامام الذهبى رح

۵۹ شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى۔ وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابى السعادات الحمامى عن ابى منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوى هو الامام
حسين بن مسعود البغوى وقد تقدم ذكره فى سند تفسيره۔

۶۰ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى۔
وبالسند الى الفخر ابن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى غالب
احمد بن الحسن بن البناء عن الحسن بن على الجوهرى عن ابى بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمه الله تعالی تنبیه ابن المبارک
هو الامام ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاهم المتوفی سنة ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب للعلم منه وکان کتابه الذی حدث به عشرین الفا کذا فی تهذیب
الاسماء وقال الذهبی فی طبقاته عبد الله بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامة شیخ الاسلام فخر المجاهدین قدوة
الزاهدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاهم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی الام التاجر السفار صاحب التصانیف النافعة والرحلات
الشاسعة ولد سنة ثمانی عشرة ومائة او بعدها بعام وافنی
عمره فی الاسفار حاجا ومجاهدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وهشام بن
عروة واما سواهم حتی کتب عمن هو اصغر منه دون العلم
فی الابواب والفقه وفی الغزو والزهد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنه خلق لا یحصون من اهل الاقالیم فانه من
صباه ما فتر عن السفر منهم عبد الرحمن بن مهدی ویحیی

ابن معین ویحیان بن موسیٰ وابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرھم وعن اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و قال شعیب بن حرب لو جھد جھدی ان اکون فی السنۃ ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ھو امیر المؤمنین فی الحدیث انتھی مختصراً ملتقطاً۔

٦١ نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالٰی من طریق ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطھر عن ابی اسحاق ابن ابراھیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمٰن المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی الکشف ھو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم الترمذی المتوفی شھیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و قد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر ھو الملقب بسلوۃ

له فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ۲ه وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمٰن ۱۲ عبد الھادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عنى ولا لينسب لى شيئ منه ولكن كان اذا اشتد على
وقتى التسلى به وفى تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما فى
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهى ثمان وثمانون
وماْتى اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير فى ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء إلى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالے

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر
عن التنوخى وابن ابى المجد عن ابى الحسن على بن محمد بن مردود
البندنيجى وابى نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازى
عن ابى العباس احمد ابن يوسف البغدادى وابى الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابى الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقانى
عن ابى محمد هبة الله الصعلوكى المعروف بالموفق عن ابى على الحسن
ابن ابى القاسم بن خوجويه عن ابى سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروى عن ابي محمد عبد الله بن محمد بن علي بن زياد السندى

عن ابي محمد عبد الله بن محمد بن سيدويه الازدى وابي احمد

ابن ابراهيم بن نصر عن ابي يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد المروزي

الحنظلي المعروف بابن راهويه نزيل نيسابور تنبيه ابن راهويه

قال احمد لا اعلم له نظيرا وقال الدارمي ساد اهل المشرق والمغرب بصدقه وقال النهلي

اجتمع في الرصافة اعلام اصحاب الحديث منهم احمد وابن معين

وغيرهما وكان صدر المجلس اسحاق وهو الخطيب وقال اسحاق

ماسمعت شيئا الاحفظته وما حفظت شيئا قط فنسيته وكان ي

انظر الى سبعين الف حديث وقال اعرف مكان مائة الف

حديث كاني انظر اليها وولد ابن راهويه سنة ١٦٦ وتوفي سنة ٢٣٨

١ه ثبت الامير۔

۶۳ اقتضاء العلم العمل للخطيب البغدادي رحمه الله تعالى۔

بالسند الى الفخر بن البخاري عن ابن طبرزد عن ابي منصور

عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابي بكر احمد البغدادي رحمه الله

تعالى تنبيه الخطيب البغدادي هو ابو بكر احمد بن علي بن ثابت

ابن احمد بن مهدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

٦٤ **الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ** بالسند

الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی

عن الشرف عبدالمؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن

الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب

ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ٤٦٢

بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبدالواحد بن الفضل بن الطیب

ابن عبداللہ الفرا بمصر سنہ ٤٢٥ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن

رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف

رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر

محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف

الظنون ان وفاتہ فی سنہ ٣١٠ عشرۃ وثلثمائۃ اھ **قال الذہبی**

الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد

ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم **قال** ابو سعید بن یونس

کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فی ذی القعدة سنة ۳۱۳ (قلت) ومولده کان فی سنة ۲۲۴ اربع وعشرين ومائتين انتهى

۶۵

مسند بقی بن مخلد رحمه الله تعالى من طريق عياض عن ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیه محمد عن ابيه احمد وعمه عبد الرحمن عن ابيهما مخلد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه احمد عن ابيه بقی بن مخلد عن ابن حبيب عن ابن الماجشون **تنبيه** قال الذهبی فی طبقاته بقی بن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبی صاحب المسند الكبير والتفسير الجليل الذی قال فيه ابن حزم ماصنف تفسير مثله اصلا مولده فی رمضان سنة ۲۰۱ احدی ومائتين وسمع يحيى بن الليثی القرطبی وابا مصعب الزهری ويحيى بن بكير وابن ابی شيبة وغيرهم وطاف الشرق والغرب وشيوخه مأتان وثمانون ونيف - روی عنه ابنه احمد واحمد بن عبد الله الاموی واسلم بن عبد العزيز وغيرهم وكان اماما علما قدوة مجتهدا لا يقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها عديم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ماكنا نسميه الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما رجعت من العراق اجلسني يحيي بن بكير الى جنبه وسمع مني سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ۲۷۶ ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

۶۶ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى من طريق عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع سنة ۱۹۶ ست وتسعين ومائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

بطن من قيس عيلان ۱۲ ذهبي

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة **وقال** ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ **قال**
الذهبي ولد (وكيع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد
ان يولي وكيعا قضاء الكوفة فامتنع **قال** يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا **قال** سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة **وقيل** كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ
مختصرا ملتقطا

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمور البعلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراھیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاھین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاھین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتھی العقول ما نصہ منتھی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاھین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منھم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ھذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاھین سنۃ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی من طریق الغانی عن ابن
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنۃ ۲۱۴ اربعۃ عشر و

مسند ۶۵

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اهـ

۶۹ معجم ابن قانع رحمه الله تعالى ـ بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلمى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ القاضى ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمه الله تعالى

تنبيه ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد فى سنه ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنه ٣٥١ اهـ كذا فى ثبت الامير

عشاريات القلقشندى رحمه الله تعالى ـ بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد النابلسى عن ابى الخير القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

تنبيه القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقى الدين ابوبكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسی وابو الفتوح علی بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات باربعة عشر ولله الحمد اه كذا فی ثبت الامير

الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علی عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه تنبيه قال صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير قلت فتقع لنا بستة عشر لانا
نروی عن السقاط عن ابن الحاج عنه قال الجامع المسكين
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروی عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغنی الدمياطی عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح ـ

تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب

المنح وهو يرويها من طريق السلفی عن علی بن الحسن الربعی من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۷۵

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد هبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار والی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ھو محمد ابن حفید بن سہل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفہ اروبہا مسلسلا بالسادۃ الحنفیۃ عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۱۰ عن العلامہ ابن عابدین عن العلامۃ السید محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصفکی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[ف] الحنفی عن[11]

ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد

الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن

محمد الطاهر الحنفی عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی

عن[16] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی

عن[18] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد

ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن[20] شمس الائمة

ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد

الحلوانی[ع] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الخضر النسفی بن علی الحنفی عن[23]

ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی

الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد

ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

ف بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار

ع الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره و بفتح الحاء وآخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس وفی القاموس والحلوانی ایضا منسوب الی الحلواء اه مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایة ۱۲ عبد الهادی غفر له

تعالی عنہ تنبیہ محمد بن الحسن الشیبانی ھو ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی نسبتہ ولاء الی شیبان بفتح الشین المعجمۃ قبیلۃ معروفۃ الکوفی صاحب الامام ابی حنیفۃ اصلہ من دمشق من اھل قریۃ یقال لھا حرستا بفتح الحاء المھملۃ وسکون الراء المھملۃ وفتح السین المھملۃ سمع الحدیث عن مسعر بن کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار والامام مالک والاوزاعی والقاضی ابی یوسف وروی عنہ الامام الشافعی وابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی وھشام بن عبد اللہ الرازی وابو حفص الکبیر وغیرھم من اکابر المحدثین وائمۃ الدین قال الشافعی ما رأیت سمینا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأیت افصح منہ کنت اظن اذا رأیتہ یقرء القرآن کان القرآن نزل بلغتہ وقال ایضا ما رأیت اعقل من محمد بن الحسن وروی عنہ ان رجلا سألہ عن مسألۃ فاجابہ فقال لہ الرجل خالفک الفقھاء فقال لہ الشافعی وھل رأیت فقیھا قط اللھم الا ان یکون رأیت محمد بن الحسن وقال ابو عبد اللہ الذھبی

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبداللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا حدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لایقدم حرفا
ولایؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراھیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرھا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرھا

خوفا من التطويل بعظم جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه
كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد
الاثبات وكفاك مدح الشافعى له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة
وروايته عنه انتهى۔
قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين
كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون
كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها
فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة
لا يمكن استقصاءها۔ وقد جمعت اكثرها فى غير هذا المحل
والآن اشرع فى ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب
الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف
والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفى فنقول فقه الامام الهمام المجتهد
المقدم امام الائمة وسراج الامة ابى حنيفة النعمان
ابن ثابت رضى الله تعالى عنه نرويه عن العلامة صالح

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز ورواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنة
شارح الوهبانیة عن الکمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدیر شرح
الهدایة عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشهیر بقاری الهدایة
ح وأرویه عن الفقیه شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن السید کوجک عن الشیخ عابد عن عمه الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن ابیه عن
الشیخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندی عن مفتی الاحناف
بمکة عن الشیخ عبد القادر الصدیقی عن الشیخ حسن العجیمی
اخبرنا مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاه
الحسینی اجازة عن الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن الشیخ
ابراهیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشهیر بقارئ الهدایة عن علاء الدین السیرافی[1] عن السید
جلال شارح الهدایة عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

نسبة الی سیراف بلدة من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ۱۲ الفوائد البهیة۔

[1] وفی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الهادی عفی الله عنه

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري ح وارويه عن العلامة اسعد الدهان المتوفى سنة ۹۹ھ عن العلامة حسين الطرابلسی عن السيد علاء الدين عابدين عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن عابدين ح وارويه بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن اسمعيل النبهانی عن العلامة الفقيه السيد محمد ابی الخير عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الستار المكی عن الشيخ ادريس ابن محمد المكی المتوفى سنة ۱۳۰۰ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفى زين الدين ابی البركات ابن محمد رحمة الله الايوبی الشهير بالرحمتی عن الشيخ صالح بن ابراهيم بن سليمان الجينينی وهو عن والده عن شيخ الفقيه فی زمانه الشيخ خير الدين الرملی عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

له وفی ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان الکوفی صاحب المذہب وہو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السیدہونی

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالی اروِیہ بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ السرخسی ہو

شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ ثلاث وثمانین واربعمائۃ وہذا الکتاب اجل الکتب التی دونت لمذہب الامام الاعظم لانہ یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبہا الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر والامام الحسن البصری رحمہم اللہ تعالی قال فی الفوائد البہیۃ السرخسی کان اماما علامۃ حجۃ متکلما مناظرا اصولیا مجتہدا عدہ ابن کمال باشا من المجتہدین فی المسائل لازم شمس الائمۃ عبد العزیز الحلوائی واخذ عنہ حتی تخرج بہ وصار اوحد زمانہ وتفقہ علیہ برہان الائمۃ عبد العزیز بن عمر بن مازہ ومحمود ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرہما۔ املی المبسوط نحو خمس عشرۃ مجلدا وہو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمۃ نصح بہا الخاقان وکان یملی من خاطرہ من غیر مطالعۃ کتاب وہو فی الجب واصحابہ فی اعلی الجب وقال عند فراغہ من شرح العبادات ہذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات املاء المحبوس عن الجمع والجماعات۔ وقال فی آخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار آملاه المحبوس فى محبس الاشرار ـ والسرخسى نسبته الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى

رحمه الله تعالى ـ ارويها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفية امين الدين يحيى بن محمد بن ابراهيم الاقصرائى القاهرى عن[١٤]
القاضى زين الدين ابى بكر بن الحسين العثمانى المراغى ثم المدنى
عن[١٥] القاسم ابن محمد بن يوسف البرزالى عن[١٦] مظفر الدين احمد
ابن على الساعاتى الحنفى عن[١٧] ظهير الدين محمد بن عمر بن محمد البخارى
النوجاباذى بفتح النون قرية ببخارى عن[١٨] محمد بن عبد الستار
الكردرى عن مؤلفها تنبيه[١] المرغينانى هو على بن ابى بكر بن
ابن عبد الجليل الفرغانى المرغينانى صاحب الهداية كان اماما فقيها
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاهدا ورعا فاضلا ماهرا اصوليا اديبا شاعرا
لم تر العيون مثله فى العلم والادب وله اليد الباسطة فى الخلاف
والباع الممتد فى المذهب تفقه على الائمة المشهورين منهم مفتى
الثقلين نجم الدين ابو حفص عمر النسفى ومن تصانيفه كتاب المنتقى
ونشر المذهب والتجنيس والمزيد ومناسك الحج ومختارات

---

[١] ولد بعد صلاة العصر ثامن رجب سنة احدى عشرة وخمسمائة ١٢ مقدمة الهداية [٢] المرغينانى نسبة الى مرغينان بفتح الميم وسكون الراء المهملة وكسر الغين المعجمة وسكون الياء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدة من بلاد فرغانة ١٢ الفوائد البهية - محمد عبد الهادى غفر الله له

النوازل وكتاب فى الفرائض - وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
علي بن ابي بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالي عند ابتداء حالي ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدوري
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدي ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهي اهـ
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهي ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ٥٩٣ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اهـ مختصر الفوائد البهية صفـ ٥٧

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى - وبالسند
الى الشيخ العجيمي عن خير الدين الرملي عن محمد بن سراج الدين
الحانوتي عن العلامة احمد بن الشلبي عن القاضي شمس الدين

محمد بن احمد الغزى والعلامة سرى الدين عبد البر بن محب الدين
محمد بن الشحنة كلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق كمال الدين
الشهير بابن الهمام السكندري السيواسي كان والده قاضيا
بسيواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولى خلافة الحكم
بها عن القاضي الحنفي ثم ولى القضاء بالاسكندرية وتزوج فيها
بنت القاضي المالكي فولد له الكمال محمد سنة ثمان وثمانين
وسبع مائة وكان اماما نظارا فارسا في البحث فروعي اصولي
محدث مفسر حافظ نحوي كلامي منطقي جدلي وله تصانيف
مقبولة معتبرة منها شرح الهداية المسمى بفتح القدير والتحرير
في الاصول وغير ذلك - وسمع على جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذكره في بعض تصانيفه فقال شيخنا واجاز له كثيرون
مسانيدهم عالية وخرج له الحافظ السخاوي اربعين من مروياته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفكرا مستقيما
وذكاء مفرطا وكان له نصيب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطاً وتمامه في ثبت
ابن حجر والفوائد البهية في تراجم الحنفيه

الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين ٥
الكرماني رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف [١٤]
فتح القدير عن[١٥] السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية[١٦] عن
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافي عن مؤلفها تنبيه اختلف
في مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرماني وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقي صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري عن
صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخاري صاحب
كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد ص ٢٣

البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق ٦ ، ٧

كلاهما العلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى

بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي

شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة

بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي

شهاب الدين العيني اصله من حلب وولد في عنتاب في سابع

رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان

ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ٧٨٣

ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع

هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرامي فاصحبه معه الى

القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية

والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي

ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق

سنة ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من

قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره

امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه فى ليلة واحدة
ابتداه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القاري واحد وعشرون مجلدا ومعاني كتاب الآثار
للطحاوي فى عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد
فى مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة فى مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الصاوي فى العروض
وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير فى تسعة عشر مجلدا واختصره فى ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ فى مجلد واحد ورحلة الطحاوي ومختصر

ابن ... كان و مشارح الصدور في الخطب ثمان مجلدات وكتاب النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة و وتمهيشات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك توفي رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذي الحجة سنة خمس وخمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة بالقرب من الازهر انتهى مختصراً من الدر المنقول للشيخ العلامة عبد الستار الصديقي المكي

٨ — كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد ابن محمود النسفي رحمة الله عليه وسائر تصانيفه مرت سنة في ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔

٩ — كشف الاسرار والحقائق في شرح كنز الدقائق للامام قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى

له كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردري وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراهیم تنبیہ هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر سنہ ۷۴۸ ثمان واربعین وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی۔ وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیہ اھ فی کشف الظنون هو الفقیہ الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم المصری الحنفی المتوفی بها سنہ ۹۷۰ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منهم شرف الدین البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال واجازوہ بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات منها شرح الکنز والاشباہ النظائر المذکوران واخذ الطریق عن العارف باللہ سلیمان الخیضری قال عبد الوهاب الشعرانی صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ۹۵۲ اثنتين وخمسين وتسعمائة فرأيته على خلق عظيم مع جيرانه و غلمانه مع ان السفر يسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصًا

شرح الوقاية ومختصرها النقاية كلاهما للعلامة صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود ابن تاج الشريعة رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ النخيمي عن الشيخ عبد الفتاح الخاص عن الشيخ محمد بن عبد القادر الخريري عن العلامة سراج الدين عمر الحانوتي عن البرهان ابراهيم الكركي عن الامين يحيى بن محمد الاقصرائي عن الشيخ محمد بن محمد البخاري عن الشيخ حافظ الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن على الطاهري عن مؤلفهما ح واروبهما بالسند المتقدم فى الترغيب والترهيب الى الحافظ ابن حجر عن الشيخ محمد بن محمد بن محمد البخاري المعروف بخواجه پارسا المدفون بالبقيع عن حافظ الدين ابي طاهر عن صدر الشريعة تنبيه هو صدر الشريعة الاصغر عبيد الله ابن مسعود ابن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد ابن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول۔ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متكلم منطقی عظيم
القدر جليل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبی عن الشيخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فی الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر۔
مات سنة ۷۴۷ سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اھ كذا فی الفوائد البهية۔

مصنفات الامام ابی الحسين احمد بن محمد القدوری

رحمه الله تعالی منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخی ۱۴ ۱۵

والتجرید[۱۶] فی الخلاف بین الشافعیۃ والحنفیۃ وغیرذلک ـ بالسند
المذکور فی الھدایۃ الی القاضی[۱۴] زین الدین العثمانی عن[۱۵] ابی
العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[۱۶] جعفر بن علی الھمدانی عن[۱۷]
الحافظ ابی طاھر احمد بن محمد السلفی عن[۱۸] ابی الحسن المبارک
ابن عبدالجبار الطیوری عن مؤلفھا تنبیہ القدوری ھواحمد
ابن محمد بن احمد ابوالحسین البغدادی القدوری بالضم قیل
انہ نسبۃ الی قریۃ من قری بغداد یقال لھا قدورہ وقیل نسبۃ
الی بیع القدور وھو صاحب المختصر المبارک المتداول بین ایدی الطلبۃ
کان ثقۃ صدوقا انتھت الیہ ریاسۃ الحنفیۃ فی زمانہ
صنف المختصر ھومتن متین معتبر متداول بین الائمۃ
الاعیان وشھرتہ تغنی عن البیان قال صاحب مصباح انوار
الادعیۃ ان الحنفیۃ یتبرکون بہ فی ایام الوباء وھو کتاب مبارک
من حفظہ یکون امینا من الفقر حتی قیل ان من قرأہ علی استاذ
صالح ودعالہ عند ختم الکتاب بالبرکۃ فانہ یکون مالکا للدراھم
علی عدد مسائلہ وفی بعض شروح المجمع انہ مشتمل علی اثنی عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اه كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدوري رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنة ۴۲۸ ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

الحصكفي

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

تکملہ ۱۸، ۱۹، ۲۰

كشرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر اَرويها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفى سنة ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن
كيفا اسم بلدة اهـ

٢١ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد

امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح واروبها
بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد
محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه
العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن
والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف
عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق
بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار والعقود
الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوى و
حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية
على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق

والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما

استغرق لیله اجمع بقرأة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاته

من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یاکل

الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنة ۹۹۱ **ومات**

رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع

الثانی سنة ۱۰۵۴ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام

ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات

تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الانور انتهی هکذا

وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

۲۲ **درر البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔**

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله

عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة

العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح

وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاهر عن والدہ ابراھیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفھا تنبیہ القونوی ھو شمس الدین ابی عبداللہ
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنہ ثمان وثمانین وسبعمائہ وھذا الکتاب متن مشہور
مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذھب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنہ ۷۴۹ سبع
واربعین وسبعمائہ وکان مدۃ تالیفہ فی شھرین نصف تقریبا
ولہ شروح اھ مختصراً کشف الظنون۔

۲۳ مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویھا عن [1] العلامۃ صالح کمال عن [2] والدہ عن [3] الشیخ عبداللہ
سراج عن [4] عمر العطار عن [5] مرتضی الزبیدی عن [6] احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن [7] عبداللہ البصری عن [8] ابراھیم الکورانی عن [9] احمد القشاشی
عن [10] محمد الرملی عن [11] الزین زکریا عن [12] الحافظ ابن حجر عن [13] شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن [14] عبداللہ بن الحجاج الکاشغری عن [15]
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن [16] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[18] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[19] القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[20] ابیہ محمد عن[21] جده
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[22] ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابو منصور ھو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح
عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد وتفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحٰق بن محمد
السمرقندی وعلی الرستغفی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
وصنف التصانیف الجلیلۃ ورد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلۃ۔ لہ کتاب التوحید و کتاب المقالات وکتاب اوھام
المعتزلۃ ورد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباھلی ورد الامامۃ
لبعض الروافض والرد علی القرامطۃ ومأخذ الشرائع فی الفقہ
والجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک مات سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین
وثلثمائۃ وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائۃ قال الجامع نسبۃ الی
ماترید بفتح المیم ثم الالف وضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اهـ كذا في الفوائد البهية

٢٤
مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - أرويها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغني عن مولانا إسحاق عن أوحد زمانه عبد العزيز عن
والده عن أبي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الإسلام
صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي عن أبي المواهب أحمد الشناوي
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهرواني المدني عن
العارف بالله ملا محمد أمين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي
رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين أحمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر
بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل أولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذييل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة ۸۹۸ه ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى -

مؤلفات السيد الشريف على الجرجاني الحنفي رحمه الله ۲۵

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشرواني الشافعي عن السيد محمد بن علي
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنه ۷۴۰ه اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع
وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير
ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن
خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ
بهاؤ الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء
السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

۲۶ مصنفات ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقايه
وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - اروبها عن
الفقيه احمد ابي الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك
عن عابد السندي عن حسين المغربي عن محمد بن طيب المغربي عن ابي عبد الله
ابن عبد السلام الفاسي عن ابي اسحق الشهراني عن محمد
فريد الصديقي الاحمد ابادي عن السيد معظم حسين البلخي عن
مؤلفها علي القاري رحمه الله الباري سنة ۱۰۱۴ﻫ واروبها ثانيا
عن عبد الستار الصديقي عن الملا السويدي عن السيد

مرتضى الزبيدي عن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن العجيمي
عن محمد حسين الخافي النقشبندي عن الشيخ المحدث عبد الحق
الدهلوي عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند في
سند تفسيره سابقاً تنبيه القاري هو علي بن سلطان محمد الهروي
نزيل مكة المعروف بالقاري الحنفي وقد سبق ذكره الف
رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والآثار الجنية في اسماء الحنفية
ونزهة الخاطر الفاتر في مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها
وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف ام كذا
في التعليقات السنية

مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي رحمه الله القوي

٢٧

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها
بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه
هو المتضلع من الكمال الصوري والمعنوي والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوي رزق من الشهرة قسطاً جزيلاً

وأثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادي الشعور
شديد طاقة على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفي غنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقي تلميذ الشيخ علي المتقي وهو تلمذ على حسام الدين
الملتاني وابي الحسن البكري المكي وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقي وفي الآخر تلمذ على المتقي ثم عاد الى الوطن المألوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة في جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين في ديار الهند - صنف في العلوم خصوصا
في الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد ولد في المحرم سنة ٩٥٨ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنة ١٠٥٢ اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان صـ ٥٢

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

أرويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن الملا السويدي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنة ١١٤٥ كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مراراً ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيده السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلد اسماه بتاج العروس وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والنفحة

القدوسية والعقد الثمين فى طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر فى شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فى معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا - ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بجذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفى شهيدا بالطاعون فى شعبان سنة ۱۲۰۵ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضى الله تعالى عنها وعنه انتهى مختصرا - هكذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجى -

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلى اللكنوى المعروف

بحر العلوم رحمه الله تعالى - ارويها عن الشيخ محمد خوشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادرى عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبیه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين الكرام زبدة المدققين العظام ناهج مناهج الصلاح والسداد وهادی مسالك الهدى والرشاد غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائفه لتعرف ملك العلماء بحر العلوم ابو العياش عبد العلى محمد بن نظام الدين محمد اللكنوی علیه رحمة الله القوی من القبيلة الانصارية قرأ الكتب الدرسية على والده وفرغ من العلوم الظاهرة وله سبع عشرة سنة وفى مدة قليلة من الزمان فاق فی الكمالات الظاهرية والباطنية على الاقران وله مؤلفات كثيرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشية على حاشية ميرزاهد الجلالی وحاشية على شرح هداية الحكمة وغيرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحرير الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغيرها والاركان الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا كتاب مبسوط فی التصوف دال على تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله تعالى فی المنام بلقاء سیدنا ابی بكر الصديق رضی الله تعالى عنه وارشده الى تعليم طريقته واخذ عنه البيعة توفی فی رجب ۱۲۲۵ھ

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوى

۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها[1] عن مولانا الفاضل محمد گل[2] عن السيد محمد المكى الكتبى عن[3] شيخه ووالده السيد محمد الكتبى الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن[4] والده مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث

الدهلوى رحمه الله تعالى كحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنى كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارويها عاليا عن[1] الشيخ يعقوب على الدهلوى عن[2] مولانا اسحق المذكور عن[3] مولانا عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسندوقتہ الشیخ الاجل الفاضل الاکمل محدث الهند العمری رحمہ اللہ
تعالی ابن عبدالرحیم بن وجیہ الدین الشہید ینتهی نسبہ الی عمر
الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ ـ **ولد** رحمہ اللہ تعالی کما ذکر فی
بعض رسائلہ یوم الاربعاء رابع شوال من سنہ ۱۱۱۴ اربع عشرة بعد
الف ومائۃ وختم حفظ القرآن وسنہ سبع سنین واشتغل
بتحصیل العلوم حضرة والدہ وکان من تلامذة السید الزاهد الهروی
ولاجلہ صنف السید الزاهد واشیہ المشهورة علی
شرح المواقف وفرغ من جمیع الفنون الرسمیۃ حین کان عمرہ
خمس عشرة سنۃ وتوفی والدہ حین کان عمرہ سبع عشرة سنۃ
فجلس مجلسہ فی التدریس والافادة وراح الی الحرمین الشریفین
سنہ ۴۳ ثلاث واربعین واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشیخ
ابو طاهر المدنی وعاد سنہ ۴۵ خمس واربعین وکانت وفاتہ
سنہ ۷۶ ست وسبعین بعد مائۃ والف وقیل اربع وسبعین
ولہ تصانیف کثیرة کلها تدل علی انہ کان من اجلۃ النبلاء و
کبار العلماء موفقا من الحق سبحانہ بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهراً فی العلوم الدینیۃ متبحراً
فی المباحث الحدیثیۃ۔ منہا ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرہا اھ مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالیٰ قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاھما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفہیمات الالٰھیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنہا الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرہ المخزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرہا۔

۳۲ فقہ الامام الہمام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ارویہ عن العلامۃ الحبشی الشافعی عن والدہ علی السید
عبدالرحمٰن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاہدل عن احمد النخلی عبداللہ البصری کلاھما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح وارويه عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي المصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[۱۷] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[۱۸] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[۱۹] حجۃ الاسلام الغزالی عن[۲۰] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف امام الحرمین عن[۲۱] والدہ الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[۲۲] ابی بکر القفال المروزی عن[۲۳] الامام ابی زید
المروزی عن[۲۴] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[۲۵] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[۲۶] الامام ابی سعید الانماطی عن[۲۷] الامام ابی ابراھیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتہد محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی جم غفیر منھم سفیان بن عیینۃ
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللہ عنھم وھؤلاء
تفقھوا علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ
علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ عنہ

احیاء علوم الدین لحجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالی

۲۳ - اروبھا عن[۱]
الشیخ الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] محمد صالح الرئیس المکی عن[۴] ابن
عبد البر الونائی عن[۵] شہاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن[۶] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازهری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحق ابراهیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالی ح واروبہا عالیا عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح واروبہا عالیا منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ہو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس و خمسمائۃ وہذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذہبت کتب الاسلام

ونفى الاحياء لا غنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا فى الكشف. وهو مجدد المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووى وغيره اه كذا فى الروض الباسم ۲۶۲ وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوى فى طبقات الاولياء عن النووى انه قال فى بستانه احصيت كتب الغزالى التى صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا فى ثبت العجلونى وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرر الفاخرة فى كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب وكتاب الحكمة فى مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها.

تصانيف امام الحرمين ابى المعالى عبد الملك بن ابى محمد عبد الله النيسابورى رحمة الله عليه ۳۴

ارويها عن العلامة الحبشى والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر العلوى عن عمه السيد محمد الحبشى عن الشريف

ابی الحسن علی الونائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن ابراہیم الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری عن المسند محمد بن مقبل الحلبی عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار عن زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بجماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ

مؤلفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1] رحمه الله تعالی

- ارویها عن[1] الشیخ الحبشی عن[2] السید احمد بن عبد الله بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن[4] ابیه عن[5] والده ح ویروی الحبشی عن[6] والده عن[7] عمر العطار عن[8] محمد الکزبری عن[5] والده عن[6] محمد ابن عقیلة عن[7] العجیمی عن[8] النجم الغزی عن[9] والده البدر عن[10] السیوطی عن[11] شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن[12] ابی اسحاق التنوخی عن[13] علاء الدین بن العطار عن مؤلفها النواوی رحمه الله علیه

تنبیه قال الامام الذهبی (ص ۲۵۹ ج ۴) - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی ابن شرف بن مری الحزامی الحوارنی الشافعی صاحب التصانیف النافعة مولده فی المحرم سنة ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعین فسکن فی الرواحیة یتناول خبز المدرسة فحفظ التنبیه فی اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

---

[1] ونوی اسم بلد کما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبی ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

حفظا في باقي السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان الشيخ محي الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثني عشر درسا على مشايخه شرحا وتصحيحا درسين في الوسيط ودرسا في المهذب ودرسا في الجمع بين الصحيحين ودرسا في صحيح مسلم ودرسا في اللمع لابن جني ودرسا في اصلاح المنطق ودرسا في التصريف ودرسا في اصول الفقه ودرسا في اسماء الرجال ودرسا في اصول الدين[له] سمع من الرضي بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصاري وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على المعيشة الخشنة في المأكل والملبس كلية لا مزيد عليها ملبسه خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لي شيخنا رحمه الله تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا في ليل ولا في نهار حتى في الطريق كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا في معرفة المذهب وكان يأكل في اليوم والليلة اكلة وشربة

[له] ولم يذكر ثاني عشر درسا لطه سهو من الذهبي او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢

عبد الهادي غفرله

شربة واحدة عند السحر۔ ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فى علوم الحديث
والتقريب مختصرة وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
فى تصحيح التنبيه والتبيان فى آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فى النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى - وكتب مرة من
عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له فى جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فى ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفى طى ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة - وانتقل الى
رحمة الله فى الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبرہ ظاهر يزار انتہی مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابی الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانی رحمه الله تعالى

اروبها عن الشيخ احمد جمال الليل عن الشيخ شرف الدين وعن الشيخ حسب الله كلهم عن القاضي عن عابد السندی عن الفلانی ح وارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجی عن الفلانی عن محمد بن سنة الفلانی عن مولای الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فی التعليقات السنية ما نصه العسقلانی هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد العسقلانی المصری الشافعی ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل وتخرج بالحافظ العراقی وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فی الحديث فی الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطی فی حسن المحاضرة ومن تصانيفه الدرر الكامنة فی اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما فى اسماء الرجال والاصابة فى احوال الصحابة ونخبة الفكر
فى اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير فى تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اه
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس فى الزهر الباسم صفحہ ۲۴۶
من روض السيد حاتم ورأيت عنه فى بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها فى عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح البارى فى شرح صحيح البخارى وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة فى نحو عشرة
اسفار كبار اجمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التى جمعها
الحافظ المزى ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة فى
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده فى حد ود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول فى حل المشكلات عليهم مالم يجتمع لاحد فى عصره كالتنوخى
والعراقى والهيتمى والبلقينى وابن الملقن والابناسى والمجد
الشيرازى والعمادى والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا فی سائر العلوم واذن له جل هؤلاء
المشائخ بل كلهم وكانت وفاته فی اواخر ذی الحجة الحرام سنة ۸۵۲
اثنین وخمسین وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهی۔

مصنفات مجد الدین محمد الفیروزابادی رحمه الله تعالی

ارویها عن العلامة الحبشی عن والده عن منصور بن یوسف
البدیری عن السید مشیخ بن علوی باعبود باعلوی عن
السید عبد الرحمن بلفقیه عن العجیمی عن البابلی ح ویروی
والد شیخنا عن عمر العطار عن الونائی عن شهاب الدین احمد
جمعة البجیرمی عن احمد بن رمضان بن عزام الشامی الازهری
عن البابلی عن الشهاب احمد بن محمد الغنیمی عن احمد بن قاسم
ناصر الدین الطبلاوی عن السیوطی عن الفخر محمد بن محمد بن فهد
عن الامام مجد الدین الفیروزابادی رحمة الله علیه تنبیه
هو مجد الدین ابو طاهر محمد بن یعقوب بن محمد الشافعی الشیرازی
الفیروزابادی له تصانیف کثیرة تنیف علی اربعین مصنفا[1]

---

[1] وله تفسیر القرآن وشرح البخاری وشرح المشارق ۱۲ التعلیقات السنیة
محمد عبد الهادی غفر له

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تامه في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنه ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنه ۸۱۶ ست اوسبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

۳۸ مولفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقري المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الماجد

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر في القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد في رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القران وصلى
به سنة ۷۶۵ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ۷۶۸ وحج في هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ۷۶۹ وجمع العشرة اثنتي عشرة ثم القرأ
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطي
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعاني والبيان ورحل الى اسكندرية فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجاز له اسمعيل بن كثير سنة ۷۷۴ والبلقيني سنة ۷۷۵
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ۸۲۷ وتوفي هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ۸۳۳ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة ۱۲ هـ كذا في التعليقات السنية ـ صـ ۱۲۹

مؤلفات السعد التفتازاني رحمة الله عليه ـ بالسند ۳۹

عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارم

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي في يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صفحه ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائة و من تآلیفه فتح الرحمن بکشف ما یلتبس فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون - قلت اخذ الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل وغیرهم وعنه العارف عبد الوهاب الشعرانی وابو الحسن البکری والشیخ احمد الرملی وغیرهم کما مر سابقا

مؤلفات العارف بالله عبد الوهاب الشعرانی رحمه الله تعالی

۲۱

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشهاب احمد المنینی عن ابی المواهب عن والده عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف الشعرانی تنبیه هو العلامة العارف بالله القطب الربانی والهیکل الصمدانی ابو المواهب عبد الوهاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی الانصاری طاب ثراه له تآلیف جلیلة مفیدة منها لواقح الانوار فی طبقات السادة الاخیار والمیزان الشعرانیة المدخلة لجمیع اقوال الائمة المجتهدین ومقلدیهم فی الشریعة المحمدیة وکتاب الیواقیت والجواهر وغیر ذلک - توفی رحمه الله تعالی

حتی وصل الی الغایۃ فی مذھب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنۃ ۹۷۳

ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

۴۲ مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الھیتمی الشافعی

رحمۃ اللہ تعالے۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الھیتمی ھو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازھری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۹۰۹ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروع والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنۃ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنۃ ۹۳۷ ثم حج سنۃ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنۃ ۹۹۵ وذکر بعضھم سنۃ ۹۷۴ ومن مؤلفاتہ شرح منھاج النووی والصواعق المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك
ويقال في نسبته الهيتمي نسبة بمحلة ابي الهيتم من اقاليم مصر
الغربية اھ كذا في التعليقات -

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلاني رحمه الله تعالى

۴۴

اروِيها عن السيد الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن
عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبري عن احمد العطار ح
وارويها اجازة عن السيد محمد علي بن طاهر الوتري وشافهه
عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله
عن احمد العطار عن العلامة العجلوني عن ابي المواهب بن عبد الباقي
وعبد الغني النابلسي كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد
القسطلاني تنبيه القسطلاني هو العلامة احمد شهاب الدين
ابو العباس بن محمد بن ابي بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن
محمد بن الحسين بن علي القسطلاني القاهري الشافعي ولد
رحمه الله تعالى في اثنين وعشرين وعند بعضهم في الثاني عشر
من ذي القعدة سنة احدى وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر
في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال
البكري والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام
زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في آخر سماه الاسعاد في
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على
المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات في القراآت الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينيه وتعذر الخروج به الى
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

فقه الامام الهمام مالك رضی الله تعالی عنه - ارویه

عن الشیخ محمد بن عبد الله المنصوری المالکی مفتی المالکیة بمکة المکرمة
عن احمد الدمیاطی عن عبد الغنی الدمیاطی عن محمد الامیر الکبیر ح
وارویه عن محدث عصره وفرید دهره حافظ الحدیث والقرآن
مولانا الشیخ شعیب بن عبد الرحمن المغربی المالکی المدرس الامام
بالمسجد الحرام عن سلیم البشری عن احمد منة الله عن الامیر الکبیر
ح وارویه عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد الجلیل والشیخ
حسب الله عن منة الله عن الامیر الکبیر عن علی الصعیدی
العدوی عن عبد الله البنانی والسید محمد السلمونی عن الخرشی
وعبد الباقی الزرقانی کلاهما عن علی الاجهوری وابراهیم اللقانی
کل منهما عن محمد البنوفری عن عبد الرحمن الاجهوری عن
شمس الدین اللقانی عن علی السنهوری عن طاهر بن علی بن
محمد النویری عن حسین بن علی وهو عن ابی العباس احمد بن
عمر بن هلال الربعی وهو عن القاضی فخر الدین ابن المخلطة
وهو عن ابی حفص عمر بن فراج الکندی وهو عن ابی محمد عبد الکریم

ابن عطاء الله السکندری وهو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وهو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وهو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وهو عن[21] الامام ابی محمد عبد الله بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالة وهو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وهو عن[23] الامین سحنون وعبد الملک الاندلسی وهما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن عبد العزیز العامری القیسی وهما عن الامام مالک بن انس رضی الله عنه وهو تفقه علی نافع مولی عبد الله بن عمر ابن الخطاب و هو تفقه علی عبد الله مولاه رضی الله تعالی عنه۔

التوضیح[25] ومختصر خلیل[26] کلاهما للشیخ خلیل المالکی فی الفقه

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلة المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد بن محمد الغماری عن مؤلفهما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیه قال صاحب الکشف وهو خلیل بن اسحق

۲۵ ۲۶

الجندی المالکی المتوفی سنة سبع وستین وسبعمائة - اھ

المدونة جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی السیوطی قال انبانی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ الانصاری انا ابو القاسم بن سراقة العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراهیم التجیبی عن ابی عمر احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ -

فقہ الامام الھمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ارویہ عن العلامة الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویہ عن العلامة النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازة عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

كذلك زاده عن محمد بن احمد الحنبلي عن عبد القادر التغلبي عن
عبد الرحمن البهوتي الحنبلي عن تقي الدين بن احمد البخاري عن
الفتوحي الحنبلي عن والده القاضي شهاب الدين احمد بن عبد العزيز
ابن البخاري الفتوحي الحنبلي القاهري عن القاضي شهاب الدين ابي
حامد احمد بن نور الدين ابي الحسن علي بن احمد البشبيشي القاهري البشيشي
الحنبلي عن القاضي عز الدين ابي البركات احمد بن القاضي برهان
الدين ابراهيم بن القاضي ناصر الدين نصر الله الكناني الحنبلي
عن الجمال عبد الله بن القاضي علاء الدين بن علي الكناني الحنبلي
عن علاء الدين ابي الحسن علي بن احمد بن محمد القرضي الدمشقي
الحنبلي عن الفخر ابي الحسن علي بن احمد المعروف بابن البخاري
عن ابي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافي الحنبلي عن
ابي علي الحسن بن علي التميمي الواعظ الحنبلي عن ابي بكر احمد بن جعفر
القطيعي الحنبلي عن عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن ابيه
الامام احمد بن حنبل عن سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

۴۹ المقنع في الفقه الحنبلي اروية عن الشيخ حسب الله عن عبد الحميد الداغستاني عن ابراهيم الباجوري عن محمد الفضالي عن عبد الله الشرقاوي عن عطية الاجهوري عن محمد العشماوي عن عبد الله البصري عن البابلي عن محمد الحجازي الواعظ عن العارف عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الحديث جلال الدين السيوطي عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابي عمر عن الفخر علي ابن احمد البخاري عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلي تنبيه ابن قدامة هو الحافظ موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي الحنبلي رحمه الله تعالى توفي سنة ۶۲۰ احدى و عشرين وستمائة۔

۵۰ الاقناع وسائر تصانيف ابي الحسن علي بن عبيد الله بن نصر البغدادي رحمه الله تعالى ۔ وبالسند الى الفخر بن البخاري عن ابي الفرج بن الجوزي عن المؤلف۔

۵۱ تصانيف الشمس محمد بن ابي بكر القيم رحمه الله تعالى ارويها عن الحبيب الحبشي باسانيده الى القشاشي عن الشيخ

الرملی عن الزین زکریا عن النجم عمر بن فہد المکی عن الشیخ زین
الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن
الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن
الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین
محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی
وخمس وسبعمائۃ ۱ھ کشف الظنون

تصانیف العلامۃ ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی

بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ ح وبالسند الی زکریا
الانصاری عن العز عبد السلام عن ابی الطاہر عن زینب بنت
الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ
ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد
البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس
احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ
الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

---

[1] ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین - وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنه ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال ج ابی او جابی
انا اشک ایهما قال وکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما دفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ١٢ (ابن خلكان)

٥٣ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى اروبها عن السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

٥٤ ٥٥ غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة قطب الاقطاب و فرد الانجاب مطلع الانوار الجلية مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مولى الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[1] الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه اروبها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[1] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبته ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة ما يلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين ص ٣ ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاهد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشهاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سره العزیز تنبیه هو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد الله ابن الامام
یحیی الزاهد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد الله بن الامام موسیٰ الجون بن الامام
عبد الله المحض بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الهمام اسد الله الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه رضی عنه وعنهم اجمعین ولد رضی الله عنه

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب به لانه ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوهریة [3] المحضاری الخاص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت [4] من عقد الیواقیت الجوهریة ۱۲

سنة ۴۷۱ او سنة ۴۷۰ وتوفى سنة ۵۶۱ احدى ستين وخمسمائة وفى

صـ ۲۲
بهجة الاسرار كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشى فى

الهواء على رؤس الاشهاد فى مجلسه ويقول ما تطلع الشمس

حتى تسلم على وتجيئ السنة الى وتسلم على وتخبرنى بما يجرى

فيها ويجيئ الشهر ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ الاسبوع

ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ اليوم ويسلم على ويخبرنى

بما يجرى فيه وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون

على عينى فى اللوح المحفوظ انا غائص فى بحار علم الله ومشاهدته

انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه فى الارض

انتهى وفى تاريخ الامام اليافعى وأما كراماته فخارجة عن

الحصر اهـ مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردى

قدس سره — وبالسند الى الشيخ عبد الباقى الحنبلى عن المعمر

المسند ابى عبد الرحمن محمد الحجازى عن المعمر محمد بن اركماش الحنفى

عن الحافظ ابن حجر عن ابى الحسن بن ابى المجد الدمشقى

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سره تنبیه کتب الامام الیافعی فی القابه استاذ زمانه فریدا وانه مطلع الانوار منبع الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس الله تعالی سره کان من اولاد ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه ونسبته فی التصوف الی عمه ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملازما مع بعض الابدال بجزیرة عباد ان ولقی الخضر علیه السلام وله تصانیف کالعوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادته فی رجب سنة ٥٣٩ تسع وثلثین وخمسمائة ووفاته سنة ٦٣٢ اثنتین وثلثین وستمائة اھ ملخصا

الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

قدس سره ـ ارویها بالسند المتقدم فی تفسیره الی الشیخ

الاکبر رحمه الله تعالی تنبیه قال فی نفح الطیب ولد رضی الله عنہ یوم الاثنین او لیلة سابع عشرین رمضان سنة ٥٦٠ ستین وخمسمائة فی مرسیة وهی فی شرق الاندلس وهو قدوة القائلین بوحدة الوجود وطعن فیه کثیر من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء وجماعة من الصوفیة وفخموه تفخیما عظیما ومدحوا کلامه مدحا کریما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما یطول ذکره من الکرامات هکذا ذکره الامام الیافعی رحمه الله تعالی وله اشعار لطیفة غریبة واخبار نادرة عجیبة وله مصنفات کثیرة جمع احد من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبه کتابا وقال فیه ان تصانیف الشیخ ازید من خمسمائة وتوفی رحمه الله تعالی لیلة الجمعة الثانیة والعشرین من شهر الربیع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثین وستمائة بدمشق ودفن بظاهرها فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشهور بالصالحیة اه ملخصا

بیان التاسع عشر

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

٥١

رحمه الله تعالی ـ اْرویه عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن السيد الامام علوی بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبيب عمر بن سقاف عن الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن الجامع السيد ابی علوی محمد بن ابی
بكر الشلی عن الامام ابی عبد الله محمد بن علاء الدين البابلی
عن احمد بن عيسیٰ بن جميل الكلبی عن علی بن ابی بكر القرافی
عن الجلال السيوطی عن الشهاب احمد الحجازی عن ابی اسحق
التنوخی عن ابی العباس احمد الحجار عن عبد العزيز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن يحيی البردانی عن ابی علی
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوی عن عمر بن ابی طالب محمد
ابن علی المكی عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن علی بن عطية المكی رحمه الله تعالیٰ قال فی الانتباه
فی وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فی الاسلام
مثله فی دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فی السلوک فهو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحياء

وغنية الطالبين العوارف انتهى ملخصاً توفى لست خلون من جمادى الآخرة سنة ٣٨٦ست وثمانين وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة المالكية وقبره بالجانب الشرقي اه كذا في تاريخ ابن خلكان صفحه ۲۹۲ ج ۱

٥٩

الرسالة القشيرية للعلامة ابي القاسم عبد الكريم القشيري رحمه الله تعالے

وبالسند الى الشيخ البابلي عن محمد حجازى الواعظ عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن العز بن الفرات عن ابي عمر عبد العزيز بن جماعة عن ابي الفضل ابن عساكر عن المؤيد الطوسي عن ابي الفتوح عبد الوهاب بن شاه الشاذباخي عن مؤلفها القطب القشيري رحمه الله تعالى تنبيه القشيري اسمه عبد الكريم بن هوازن له لطائف كثيرة في كل من الفنون وتصانيف لطيفة - اخذ الطريقة عن ابي علي الدقاق وتلمذ عليه وولد في الربيع الاول سنة ٣٧٦ست وسبعين وثلثمائة وتوفي صبيحة يوم الاحد السادس عشر من الربيع الآخر سنة ٤٦٥ خمس وستين واربعمائة ودفن بنيسابور وقال صاحب كشف المحجوب سالت الامام القشيري عن ابتداء حاله قال كان لي حاجة بحجر لسد ثقب في البيت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة ٧٠٩ تسع وسبعمائة قال في كشف الظنون في ذكر الحكم (صـ ٤٢٣ ج ١) وهي حكم منشورة على لسان اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما لاح لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة
الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادر عصره وعلامة دهره الفقیه
النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید
عصره شمس العلماء مولانا الشاه رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ کلاهما عن قطب الاوتاد
٢٠ رمضان ١٢
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی
عن والده ح وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد
الله المهاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والده
المؤلف وقد تقدم ذکره۔

کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد ٦٢

ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی

أرویه قرأة عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظهری عن السید صعیان الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنیح واروِیه
ایضا قرأۃً عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل
المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد
النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللّٰہ
الشیخ علی بن یوسف ملک باشلی المدنی عن السید محمد بن
السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفہ
ولنا فیہ طریق اٰخر کما نرویہ المسلسل بالاٰباء عن العلامۃ عمر
الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان
عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی
الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن
ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن
مؤلفہ رحمہم اللّٰہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلی سند یوجد فی الدنیا
الاٰن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی ہو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ المتوفی سنہ وفی کشف
الظنون سنہ ٨٧٠ھ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان ہذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا
وفی وجہ تالیف ہذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

ادل الخیرات لمولانا العلامة اسماعیل الاید نجکلی رحمہ

الله تعالیٰ۔ اَرویہ مناولۃ عن العلامۃ محمد زاہد المدرس
بمدرسۃ باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیہ الشیخ عمر زاہد
عن جدہ مؤلفہ تنبیہ ہو جامع الشریعۃ والطریقۃ مولانا الحافظ
اسماعیل بن ادریس افندی ولد بآید نجکل وتوفی بالمدینۃ المنورۃ
رحمہ الله تعالیٰ۔

٦٤ — ## الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمہ الله الباری

اَرویہ عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم
ذکرہ مرارا

٦٥ — ## حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشہید
الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاہرتین الجسدیۃ
والروحیۃ المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن
نور الدین علی الشاذلی رضی الله تعالیٰ عنہ

بالسند المذکور الی ابی الطاہر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء
عن سالم السنہوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

العز عبد الرحيم عن التاج السبكي عن والده علي بن عبد الكافي
السبكي عن احمد بن عطاء الله عن ابي العباس احمد بن عمر المرسي
عن ابي الحسن الشاذلي ح واورويه سماعا وقرأة عن مولائي و
شيخي محمد عمر عن محمد عبد الرحيم القرشي عن عبد الحي المدعو بفصيح
الله عن القاضي عبد الصمد عن سلامة الله عن رضي الدين
ابي الخير عن القاضي سناء الله الفاني فتح واورويه ايضا
عاليا عن الشيخ عبد الحق عن الشيخ محمد قطب الدين والشيخ
عبد الغني كلاهما عن محمد اسحق عن عبد العزيز الدهلوي كلاهما
عن ولي الله المحدث الدهلوي عن ابي الطاهر عن الشيخ عيسى المغربي
عن الشيخ الناصري عن شمس الدين الطبري عن ابي احمد المقري
عن ابي محمد المقري عن ابي الطيب المكي عن محمد المرزوق
الحلبي عن ابي عبد الله البخاري عن ابي العزائم الاشفقي
عن مولانا ابي الحسن الشاذلي قدس سره تنبيه قال في

ك وبعضهم يكتبونه بالثاء المثلثة ١٢

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر والغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اهـ توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

عبد الجبار

بالمغرب الاقصى اھ كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا السيد عيدروس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النووى الشافعى ولد سنه ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنه ٦٤٩ وسكن المدرسه ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنه ٦٥١ وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا للحديث عارفا بانواعه وكان لايضيع وقتا الا فى وظيفة من الاشغال وكان لاياكل الا قدرا بعد العشاء ولم يتزوج

قط و توفی بعد ما زار القدس فی رجب سنه ٦٧٦ ست وسبعين و
ستمائة وكان ولادته سنه ٦٣١ كذا فی التعليقات وقال فی ثبت
ابن عابدين ما نصه قال الشهاب النحلی فی ثبته عن شيخه علی بن
الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالی ان قارئ هذا الحزب
يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فی الباطن
بالسلب ومن مكائد الفسدة فی الظاهر جميع ما يفعلونه من سحر
وشعبذة ومكروه وغير ذالك اه

حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شيخ العارفين محی الدين محمد بن عربی رحمه الله تعالی

وبالسند الی
عبد الوهاب الشعراوی عن زين الدين زكريا بن محمد القاهری عن العارف
ابی الفتح محمد بن زين الدين المراغی العثمانی عن شرف
الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمی العقيلی الجبرتی
الزبيدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی
عن استاذ اهل التحقيق ابی عبد الله محی الدين بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرارا رحمہ اللہ تعالیٰ

٦٩

القصیدة الغوثیة للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَرویها قراءة مسلسلة بالسادات فی غالبها عن الشیخ عمر الخراسانی عن السید الشاہ قدرة اللہ عن السید نور الحسن عن السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم الساوی القادری عن الشیخ بهاء الدین باجن عن السید الشاہ رحمة اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرهانفوری عن السید الشاہ سعد اللہ عن السید وجیه الدین البخاری عن القاضی شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن السید الشاہ نعمة اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

٧٠

قصیدة البردة[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

اَرویها قراءة علی شیخی غلام رسول واجازة عن مولانا عبد الحق النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومة بالکواکب الدریة فی مدح خیر البریة الشهیرة بالبردة المیمیة ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالی تنبیه هو شیخ
الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدلاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح
القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس
تبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان

هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام

ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول

الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان

المقصود فى هذه الورقات التبرك بالانتظام فى سلك

اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف

لنيل الامال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات

المؤلفة فى هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكورانى المسمى

بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندى المسمى

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمى الكتاب المجموع
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذالك ويقال بسكون الموحدة ايضا فى المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وبه سمى ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا الازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فى اموره وثبت
الجنان اى ثابت القلب وثبت فى الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب اسباب انتهى مجموعة الاقوال فى اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له ولاعن العجلوفى [illegible]

بحصر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة
الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت
العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام
السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات سادتنا المغاربة
والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي
في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت
العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع
اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت
العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى
بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى
بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت
مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت
الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير
ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدين الی اتصال المسندين وتسمى بهادی الطالبين الی مسلسلات النبی الامین فان فيها تذكر الاحاديث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۵۵ سے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ۶۰ احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ ولى الله الدهلوى في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد - ولابد لكل واحد من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اه فعلى هذا تكون المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمن منها كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوى الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه محمدا - او علنيت لنسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر الاماني ما نصه وللمسلسل من فضيلة اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اه فاردت ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد ها الجياد ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

وللّٰه در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال[5]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	الا الحديث والا الفقه في الدين
العلم ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله اهله	وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعادله على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا اخفى لصالح والجهات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المسندات جعلت خطي	وحفظ العلم خير العائدات
ائمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت[1] وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[1] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہوسکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ومتصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امت مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الهادي عفا الله عنه

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تاسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لى يوم الدين - يوم
يقوم الناس لرب العلمين
فها انا اشرع فى المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلوني
رحمه الله تعالى فى ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبي
المختار للشيخ ابراهيم الكوراني رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
فى الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسى من سبق الرحمة بقوله تعالى سبقت رحمتى غضبى فناسب
ان يسبق حديثها ايضا ثالثها تقدم كتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحيد فعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه كما رواه الديلمى
اول شيئى خطه الله فى الكتاب الاول اننى انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتى غضبى فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان يكون حديث الرحمة متصفا
باولية كتابة الخلق له كما كانت الرحمة متصفة باولية كتابة الحق
لها انتهى يقول العبد المسكين وبالسند الى ابن عابدين
على الشيخ احمد بن عبيد العطار عن الكزبرى عن المولى الياس
الكردى الكورانى ان الاحاديث المسلسلة بالاولية ثلاثة
احدها حديث عبد الله بن عمر المشهور وثانيها حديث انس
ابن مالك رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من احب ان يكثر خير بيته فليتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حديث عبد الله
ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ قال اقول

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں	الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ	اس حدیث میں میرے

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا بدر الدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ الملاصقۃ بالمسجد الاقصی وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی[1]

---

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول حديث به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت
بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين ثمن الاول فى
خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجى
الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فى حالة احرامه بعد ما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی بہ الشیخ عابد السندی وھو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وھو اول حدیث سمعتہ
منہ فی سنہ ۱۲۱۲ بزبید المحروسۃ انا بہ احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وھو اول مطلقا بزبید المحروسۃ سنہ ۱۱ احدی وسبعین و
مائۃ والف اخبرنی بہ عبد الرؤف البشبیشی وھو اول ثنا
انا بہ احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وھو اول انا بہ
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامۃ المزاحی المصری وھو اول
انا بہ احمد بن خلیل السبکی وھو اول انا بہ المحقق احمد بن حجر الھیتمی
وھو اول انا بہ زکریا الانصاری وھو اول ثنی بہ الحافظ ابن
حجر وھو اول انا بہ الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وھو اول ثنی بہ الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراھیم المیدومی وھو اول ح والشیخ ابو الخیر حبال یرویہ
کذالک عن شیخہ المعمر البرکۃ المدخر الشیخ فضل الرحمن وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی سنہ ۱۳۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدھلوی
وھو اول ثنی والدی ولی اللہ عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حضرة

الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالی عنہ بسماعہ

عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن فہد عن

الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد

ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامة برہان

الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاهما عن الصدر

ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویہ عن الشیخ عمر الخراسانی

وهو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الآخرة سنة ١٣١٩ الف و

ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وهو

اول عن مولانا اسحاق وهو اول ثنی بہ عبد العزیز الدہلوی

وهو اول ح وحدثنی بہ العلامة الشیخ عبد الجلیل وهو اول

حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا بہ الشیخ

سخاوت علی وهو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدہلوی

المہاجر المکی وهو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی

الشیخ ولی اللہ وهو اول ح ثنی بہ السید عمر من لفظہ عجالة

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثنا الشيخ عبد الله البصري ح
وثني به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حد سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدومي النابلسي وهو اول حد سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني - والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عنه اي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه واروية اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حد سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائری المفتی الشہیر لقید ورہ قال ح ہو اول انا بہ سعید بن محمد
المقری قال ح ہو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوہرانی قم و ہو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراہیم التازی قم وہو اول قال قرأتہ علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قم و ہو اول
حد قرأتہ علیہ قم سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قم و ہو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراہیم البکری
المیدومی الخطیب قم و ہو اول ح و الشیخ عبد اللہ المصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قم و ہو اول انا بہ الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قم و ہو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری و ہو اول انا بہ برہان الدین ابراہیم بن
علی بن احمد القلقشندی و ہو اول قم اخبرنا بہ الشہاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی و ہو اول انا بہ الصدر ابو الفتح المیدومی و ہو
اول انا بہ النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی و ہو
اول انا بہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی و ہو اول انا بہ ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری و ہو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول انا به ابو طاهر محمد بن محمد
محمش[١] بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة
الزيادي وهو اول انا به ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز
بالزای المکررة وهو اول انا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النيسابوری
وهو اول انا به سفيان بن عيينة وهو اول عن عمرو بن دينار عن
ابي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال الراحمون[٢] يرحمهم الرحمن تبارک وتعالیٰ
ارحموا من فی الارض يرحمکم من فی السماء اخرجه
بالتسلسل ابوداؤد والترمذی وقال حسن صحيح وفی بعض الروايات
بزيادة انما يرحم الله من عباده الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشيخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی هذا الحديث
لا يعرف اسمه ذکره ابو احمد الحاکم وذکره ابن حبان فی الثقات

الحاکم

---

[١] هکذا ضبطه فی حصر الشارد ١٢ مسکین عبد الهادی غفرله

[٢] رحم کرنیوالوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ١٢ عبد الہادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اهـ وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ولقد احسن الخطيب النوري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
بقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح وأروي المسلسل بالأولية بروايتي الجم عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (٢٦) واسطے ہیں ١٢
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ٢ ابي خضير مفتي الدمياطي قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن ٣
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن ٤ عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن شيخ محمد الحنفي قال و هو اول عن شمهورش القاضي الجني الصحابي رضي الله عنه وهو اول عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء حديث حسن صحيح اخرجه الامام احمد في مسنده وابو داؤد عن مسدد و الترمذي في جامعه والحميدي وابن ابي شيبة والبخاري في الادب المفرد عن عبد الرحمن بن بشر لكنهم لم يسلسلوه وقوله يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء وجملة التنزيه رواها جماعة من رواة هذا الحديث واسقطها اخرون لانها ليست من الحديث ورواية شمهورش المذكور ايضا مثله كما ذكره ابو خضير في اجازته قلت قال شيخنا ابو الفيض عبد الستار المكي توفي شمهورش الجني في سنة ١٢٩ هـ واخبر بوفاته الاستاذ الشيخ عبد الغني النابلسي ووافق تاريخ وفاته فقد الجني شمهورش ذكره المرادي في ترجمة الشيخ احمد المنيني انتهى قال محدث الشام العلامة العجلوني في ثبته و يقال اسمه عبد الرحمن رضي الله عنه اه والله تعالى اعلم فائدة مهمة في الرواية عن الجن قال ابن حجر في ثبته صفحہ ٢ في القاعدة الرابعة من خاتمته في لباس الخرقة السهروردية ما نصه سبق لنا عن

وفات شمهورش الجني

الرحمن

ما يتعلق بالرواية عن الجن

له توفي رحمه الله تعالى في اواخر شعبان سنة ١١٦٣ وقد بلغ من العمر ٨٣ سنة ١٢ ثبت العجلوني

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخواني[1] المذكورة ولا يلزم عليها مخالفة للقواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم ان يبلغوه عنه لمن وراءهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

[1] وهو الزين ابوبكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ احمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال
ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن
واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن
الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى
ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى
الصحبة شرطه العدالة - والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار
بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت
وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة
على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونى رحمه الله تعالى
وقد وقع تضمين هذا الحديث[1] فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها
ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة
ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال ؎

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ١٢ وفى ابى الحسن

ولا تكن عن قليل الخير محتشما		بادر الى الخير ياذا اللب مغتنما
فالشكر يستوجب الافضال والكرما		واشكر لمولاك ما اولاك من نعم

[1] اى حديث الرحمة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من في الارض قد ... آن ان يرحمه من في السما

فارحم الخلق جميعا انما ... يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضي زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى ... فارحم جميع الخلق يرحمك الولي

ولابن حجر المكي رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما ... رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذي ... عم الخلائق جوده ونواله

فالراحمون لهم نصيب وافر ... من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن في الارض يرحمهم ... من في السماء كذا عن سيد الرسل

فارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبي رح

الحب منك مسلسل في الاول ... فاحنن ولا تسمع كلام العزل (بالاول العذل)

وارحم عباد الله يا من قد علا ... من يرحم السفلي يرحمه العلي (فارحم)

ولزين الدين العراقي رحمه الله تعالى

ان كنت لا ترحم المسكين ان عدما ... ولا العليم اذا اشكى لك العدما (يشكو)

فكيف ترجوا من الرحمن رحمته ... وانما يرحم الرحمن من رحما

وله ايضا

ان ترد رحمة واسعة ... في الدني ثم في القارعة

فارحم الخلق طرا تجد ... راحما رحمة واسعة

وللفقير الطي رحمه الله تعالى

لي فيك حب اول ارويه من طرق عليه وحديث شوقي في هواك مسلسل بالاوليه - قال ابن الطيب رحمه الله تعالى وقد كنت ضمنته مرات واقتبسته في مقطعات جمة علق بالبال منها قولي

يا عباد الله بلوا الرحما ... ويخلق الله كونوا رحما

ارحموا من في الثرى يرحمكم ... من سما سلطانه فوق السما

وللشيخ اسماعيل العجلوني رحمه الله تعالى

كن يا أخي رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا

ففي الصحيحين ما معناه متصلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا

والراحمون روى الاشياخ مرتفعا ... بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادق العمل

الراحمون ورد يرحمهم ابدا ... رب السماء هو الرحمن انعم لي

قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا اوليا قد رويناه

قال النبي صلى الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه

الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منه نرويه بمعناه

من كان يرحم من في الارض يرحمه ... من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها ... سبيل رضى الرحمن في كل مورد

وراقب لطيف انس من نفحات الرضى ... تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

واوصافه جلت عن الحصر غرة	ولكن ببعضها فكن خير معتد
رؤوفا بخلق الله وارحم ضعيفهم	ببعض رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم	لفردي بها شكرا اروح واغتدي
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا	عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما	ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصري رحمه الله تعالى

اخلق بمن يظلم ان يظلما	ويا الذي يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من	في الارض لم يرحمه من في السما

وللامام محمد بن محمد الجزري رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق في	كل الامور فيا ويل الذي ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

الحديث الثاني المسلسل بالمصافحة

٢٠

صافحت السيد حسين الحبشي المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدي السيد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالي

السيد عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه قال صافحت والدی
السيد عبد الرحمن بلفقيه قال صافحت والدی السيد عبد الله
بلفقيه قال صافحت الشيخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المكی قال صافحت شيخ الاسلام زكريا ق صافحت القرطبی ق صافحت
ابا المجد القزوينی ق صافحت ابا بكر المقری ق صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعة ق صافحت ابا منصور البزازی ق صافحت عبد الملك
ابن نجيد ق صافحت ابا القاسم عبدان بن حميد المنبجی ق صافحت
عمرو بن سعيد ق صافحت احمد بن دهقان قال صافحت خلف
ابن تميم ق صافحت ابا هرمز حين دخلت عليه اعوده قال دخلنا
علی انس بن مالك رضی الله تعالی عنه نعوده فقال صافحت
بكفی هذه كف رسول الله صلی الله عليه وسلم فما مسست خزا ولا
حريرا الين من كف رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ابو هرمز

[1] ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپ کے دست مبارک سے بڑھ کر نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حبشی سے کہا کہ آپ نے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قال ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قال ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قال ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قال القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قال أخبرنا زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها أبا المجد القزويني فصافحني قال أخبرنا أحمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قال أخبرنا أحمد القشاشي
قلت لأحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قال أخبرنا السيد عبد الله بلفقيه قلت لأحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قال أخبرنا السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها أحمد القشاشي فصافحني قال أخبرنا السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قال أخبرنا السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قال أخبرنا السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قال أخبرنا السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قال أخبرنا شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت
بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد
محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما
الله بفضله الجسيم - قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي
صافحت بها مشائخك فصافحني[له] - قال العلامة العجلوني رحمه الله
تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن
عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله
الطبري مسلسلاً بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته
واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل
والتميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

له قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد على طاهر الذي تلقيناه عن المشائخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين مع التصاق باطن ابهاميهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع اشتباك اليدين معا - الثالثة تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عنده رواية هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اهـ كذا في طفه الامالي ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اهـ ولهذا المقام بحث طويل ذكرها العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

لمن يريد الاطلاع عليه - فليراجع اليه - ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء مصغرا

بثلاث يا آت نسبة الى خوي بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر السنجاذي صافحت ابا الحسن بن ابي زرعة

الى آخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل نادر ديها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته[۲] وارويهما عن شيخي الوتري وقد صافحته[۳] عن عبد الغني المجددي[۴] وهو صافح الشيخ محمد عابد الانصاري[۵] وهو صافح الشيخ صالح بن محمد الفلاني العمري[۶] وهو صافح الشيخ محمد بن سنة الفلاني[۷] وهو صافح مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي[۸] وهو صافح ابا سالم العياشي[۹] وهو صافح الشهاب الخفاجي[۱۰] وهو ابراهيم العلقمي[۱۱] وهو اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي[۱۲] وهما الجلال السيوطي[۱۳] وهو كمال الدين[۱۴] وهو ابن الجوزي[۱۵] وهو ابا المحاسن يوسف بن محمد ابن علي السرمري[۱۶] وهو ابا الثناء محمود بن علي البغدادي[۱۷] وهو ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي[۱۸] وهو اباه ابا الفرج عبد الرحمن الجوزي[۱۹] وهو الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي[۲۰] وهو ابا الغنائم الهراسي[۲۱] وهو الشيخ محمد بن علي العلوي[۲۲] وهو ابا الفضل محمد بن جعفر الخزاعي[۲۳] وهو ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي[۲۴] وهو ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا[۲۵] وهو محمد بن كامل[۲۶] وهو ابان العطار وهو ثابت البناني[۲۷] وهو قد صافح انس بن مالك[۲۸] رضي الله تعالى عنه۔

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزاً ولا قزاً كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدي السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلاني ح اروبها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحني قال صافحت الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح الفلاني صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاي الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت الشيخ تاج الدين الهندي صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت الشيخ حافظ على الاوبهي صافحت الشيخين محمود الاسفرائي والسيد امير على الهمداني صافحنا ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافح النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضاً وقال هذا السند

---

۵۱ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

کلہ مشتمل علی الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعید الحبشی[1] الصحابی هذا لا یعرف فی الصحابة ولعلہ ممن لم یشتهر وعلی هذا السند رونق القبول والله اعلم انتهی۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشیخ محمد محی الدین حسین الویلوری[1] قد صافحت مولانا محمد لطف الله[2] صافحت الشیخ عبد المحسن[3] بن محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی حین نزوله ببلدة بنارس، شعبان ۱۲۸۵ھ صافحت الشیخ صالح البخاری[4] صافحت السید عبد الوهاب[5] البابلی صافحت الشیخ اسماعیل[6] صافحت الشیخ محمد المنینی[7] صافحت الشیخ عبد الغنی المقدسی[8] صافحت ابا محمد القاضی شمهورش الجنی[9] الصحابی رضی الله عنہ قال صافحت رسول الله صلی الله علیہ وسلم۔ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی هذا السند[2] تسعة[9] واما الطریقة العالیة فیها ما رویها عن مولانا محمد[1] السید حیدر الحسینی[3] وقد صافحته وهو صافح مولانا السید عبد الحق[2]

---

[1] الحبشی بفتحتین نسبة الی الحبشہ وحبش بطن من حمیر ایضا وبالضم والسکون لغة فیهما ایضا انتهی لب اللباب فی تحریر الانساب ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ [2] اس سند میں میرا اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲ [3] وهذا الشیخ لیس لہ ذکر فی ذکر اشیاخی الا فی ما اخذت عنہ الا المصافحة الجنیة ۱۲ [4] وقد صافحتہ بغیر واسطة فی سنة ۱۳۱۹ھ فبینی وبین رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثمانیة وسائط ۱۲ عبد الهادی غفر الله لہ۔

المحدث الکانفوری وهو الحافظ نظام الدین وهو شاه ابا سعید
وهو مولانا خالد الرومی وهو مولانا عبد الرحمن الجبنی الصحابی رضی الله
تعالی عنه وهو قد صافح رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینی[1] وبین
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا السند ستة وهذا عال
جدا فلله الحمد علی هذه النعمة العظیمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث المسلسل بالمشابکة[2]	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۴) واسطے ہیں۔

شبک بیدی العلامة الشیخ صالح کمال ثم شبک بیدی السید علی
ظاهر الوتری ثم شبک بیدی الشیخ عبد الغنی ح وشبک بیدی
العلامة الشیخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجلیل
براده المدنی قالا شابکنا العلامة عبد الغنی شبک بیدی الشیخ
عابد المدنی شبک بیدی عمی محمد حسین شبک بیدی محمد هاشم
السندی شبک بیدی عبد القادر مفتی الحنفیة بمکة شبک بیدی
احمد بن محمد النخلی شبک بیدی الشیخ عیسی الثعالبی شبک بیدی
نور الدین علی بن محمد الاجهوری المالکی شبک بیدی نور الدین علی بن

[1] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ
[2] دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[١٢] السیوطی شبک بیدی

کمال[١٢] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[١٣] محمد الجزری

شبک بیدی ابوحفص[١٤] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابوالحسن[١٥] المقدسی

شبک بیدی عمر[١٦] بن سعید الحلبی ابوالفرج[١٧] یحیی بن محمود الثقفی

شبک بیدی اسماعیل[١٨] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی

ابومحمد[١٩] الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابوالعباس[٢٠]

جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابوبکر[٢١] احمد بن عبد العزیز

ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصغانی شبک بیدی

ابی[٢٢] شبک بیدی ابراھیم[٢٣] بن ابی یحیی[١] شبک بیدی صفوان[٢٤] بن سلیم

شبک بیدی ایوب[٢٥] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[٢٦]

ابن رافع شبک بیدی ابوھریرۃ[٢٧] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی

ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض

التیمی

[١] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالی۔ عبد الھادی غفر اللہ لہ۔

يوم السبت[٥١] والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم يوم الجمعة" قال الشيخ عابد فی حصر الشارد وقد جمع السخاوی غالب طرق هذا المسلسل ثم قال - ومدار تسلسله علی ابراهيم بن ابی يحيی وهو ضعيف واما المتن[٥٢] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال اخذ رسول الله صلی الله عليه وسلم بيدی فقال خلق[٥٣] الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

سلہ[٥١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بشا بکہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہار شنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ سلہ[٥٢] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح يخالف ما ذكره المصنف فی شرحه لتفسير البيضاوی الذی وقفت عليه بخطه بالبلدة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالی ان ربكم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ايام الی آخره من سورة الاعراف بعد ذكر هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان فی صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للآية الكريمة لان الله تعالی يقول خلق السموات والارض فی ستة ايام والذی فی الحديث ان بعض الخلق وقع فی سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهری فی كتابه تهذيب اللغة ما يقوی الحديث الی آخر ما قال انتهی ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكی دام فيضه ۱۲ سلہ[٥٣] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الهادی غفر الله له۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق وآخر ساعة من النهار

فيما بين العصر الى الليل - وقال العجلوني بعد ذكر تسلسله وهذا الحديث كما قال السيوطي اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائي من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى و قال العلامة ابن عقيلة في مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديبعي في مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد في مسنده ومسلم في صحيحه وفيه بعض زيادة في اللفظ وذكره - و قال السخاوي وحديث من شابك من شابكني الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال في المنح انه رؤيا ولا بأس به للتبرك اھ كذا في ظفر الاماني -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت على شيخي الشيخ عبد الباري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد علي الوتري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالله السميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن البرهان العلقمي عن الحافظ السيوطي
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن على بن عبد الحق عن
ابي الحجاج المزي عن الفخر البخاري عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعي عن ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمي عن سلام ابي المنذر عن عاصم بن ابي النجود
عن زر بن حبيش قائلا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فقلت اعوذ

ن الزنجاني

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد
قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي يا ابن[۵] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم
هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال
المسكين والذي يقتضي القياس تقديم ذكر اللوح على القلم ولكن الرواية
هكذا بالعكس والله تعالى علم۔

اس حدیث کی دو طریقے ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخامس المسلسل[۵۲] بقرأة سورة الفاتحة	علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

۵۷

قرأت على الشيخ عبد الجليل براده سورة الفاتحة واجازني قرأتها
قال قرأتها على الشيخ عبد الغني قرأتها على الشيخ عابد السندي
قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولي الله السيد
احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلي

سلہ[۵۱] اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض ابقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسميع العليم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ بالله الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی
سلہ[۵۲] اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
أنزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اهـ
وأرويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك

فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبوني و
يعتقدوني وهي كارهة بباطنها بصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان اذارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها ثم انكرتم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا ريهم كلا منها فلم اجد في الورقة سوى الفاتحة اهـ كذا في
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد الباري اللكنوي رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقراءة اول سورة النحل

اس حدیث شریف مجموعی سلسل الدعوی الیٰ حدیث کا | ویسم پاکر یہ سلسلہ ... آخر ... واقعہ ...

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلي عن محمد بن علاء الدين
البابلي عن سالم السنهوري عن محمد الغيطي عن محمد بن احمد
الدلجي العثماني عن النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليه اول السورة المذكورة - قال العلامة ابن حجر في الفتاوى
الحديثية ناقلا عن الواحدي انه قال فلما نزلت هذه الآية قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
باصبعيه ان كادت لتسبقني انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

ا؎ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنی لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتیٰ امر اللہ یعنی آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنی قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ مطمئن ہوگئے

عبد الباری غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم
يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو
كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل - اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى
شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا
العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه و
تعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربينى وغرائب البيان للنيسابورى

اس حدیث کے سلسلہ میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقہ	الحديث السابع المسلسل لقراءة سورة الصف	اصل میں (۳۶) اور طرق قدوم میں (۳۳) واسطے ہیں ۔

ارويه عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد
عن عمه محمد حسين الانصارى عن ابيه محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن احمد النخلى عن محمد البابلى
عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن محمد الغيطى عن زكريا الانصارى

ح وارويه عن[1] السيد حسين الحبشي عن[2] السيد عيدروس بن عمر

عن[3] السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن[4] والده البدر

الحسين عن[5] خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه

عن[6] والده عبد الرحمن وهو عن[7] والده عبد الله بلفقيه عن[8] احمد القشاشي

عن[9] احمد بن عجل المكي عن[10] زكريا الانصاري عن[11] الحافظ ابي نعيم

رضوان العقبي عن[12] ابي اسحاق التنوخي عن[13] ابي العباس احمد

الحجار عن[14] ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن[15] ابي الوقت

عبد الاول بن عيسى الهروي عن[16] ابي الحسن عبد الرحمن الداودي

ابن شعيب السجزي ۱۲ — ابن محمد ۱۲

عن[17] ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا[18] ابو عمران

هو احمد بن حمويه الحموي ۱۲

عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا[19] ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن

الدارمي[20] نا محمد بن كثير عن[21] الاوزاعي عن[22] يحيى بن ابي كثير عن ابي

سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن[23] عبد الله[1] بن سلام رضي الله عنه

---

[1] حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا

لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام

رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها

هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا

ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى قال محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى

قال الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير قال ابو عمران السمرقندى فقرأها

علينا الدارمى قال السرخسى فقرأها علينا ابو عمران قال الداودى

قرأها علينا السرخسى قال ابو الوقت قرأها علينا الداودى قال ابو المنجا

قرأها علينا ابو الوقت قال الحجار قرأها علينا ابو المنجا قال ابو اسحاق قرأها

علينا الحجار قال ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق قال القاضى زكريا قرأها

علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا

قال احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قال البابلى

قرأها علينا الشهاب ثم النخلي قرأها علينا البابلي ثم الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي ثم الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر ثم
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم ثم عم الشيخ عابد قرأها على ابي ثم الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين ثم الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد ثم
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني ثم العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي ثم العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي ثم عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه ثم السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه ثم البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين ثم السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين ثم شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم

تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالے

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ
ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد
ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح
مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم
فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد و
ابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طرق انتہی وذکر
الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل
بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی
فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد
ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

اخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني ح اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل ح اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ح اضافني والدي قالا اي المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ح اضافني حسين بن عبد الرحيم
ح اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ح اضافني العلامة عبد الله العياشي
ح اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ح اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره على الاسودين ح اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء قال اضافني
الشيخ الصدر الاوحد احمد حجي الوهراني على الاسودين التمر والماء قال اضافني شيخ
الاسلام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء قال اضافنا
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمرا وماء في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوى اليمانى بقرأتى عليه بتعز ح قال انى والدى اجازة ح
انى الفقيه تقى الدين عمر بن على الشعبى ح اضافنا القاضى فخر الدين
الطبرى فى منزله بزبيد على الاسودين التمر والماء ح اضافنا الامام
فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيرى الفارسى على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانى بها على الاسودين التمر
والماء ح اضافنا ابو بكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمدانى على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفى على الاسودين
التمر والماء ح اضافنى ابو الحسن على بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومى بالوادان على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقى على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا نوفل بن الهادى على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين الخ ح اضافنا
جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ ح اضافنا ابى محمد بن على الباقر
على الاسودين الخ ح اضافنا ابى على بن الحسين بن على على الاسودين الخ ح
اضافنى ابى على الاسودين الخ ح اضافنى على كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال[1]
من اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیٰمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وحج

---

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع. قال السخاوي ولوائح الكذب
عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه. لكن المحدثين مع كثرة
كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه
ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي
ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ
السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري
ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة
فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعله
مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته اه اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا۔ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی۔ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے۔ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے۔ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالی۔ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے۔ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالی قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھتا ہے۔ ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں۔ میرے شیخ ابو الفیض کی سے نقل کیا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے ام میں کہتا ہوں کا لحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد کی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۲ھ آخر میں طبع کرا رہے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا. حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے۔ واللہ تعالی اعلم

محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذکر الملائکة فی الضیافة وهم لا یأکلون ولا یشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدیر اھ قال شیخنا ابو الفیض اقتصر علی المراتب الثلاث فی جمع الجوامع للسیوطی عن ابن الجزری فانظر فی مسند سیدنا علی رضی الله عنه اھ قلت وقد ظفرت بحمد الله تعالی علی مطالعة کتاب ابن الجزری المسمی باسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب بمکة المکرمة حین کنت مصححا لمطبعة مع شیخی العلام احمد جمال المکی رحمه الله تعالی فوجدت فیه الحدیث المسلسل بالضیافة کما قال شیخنا ابو الفیض انه اقتصر علی المراتب الثلاث الاول۔

تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۹

الاصل فی التلقیم الذی یستعمله کثیر من اهل الله ما اخرج الطبرانی

ـــــ ۵ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اسکا اخراج کیا طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کہانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جسنے ایسا کیا اسکو ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع الصغير في شرح حديث «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه» حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا في عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر ح لقمني عم السيد محمد بن عيدروس ح لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل ح لقمني ابي ح لقمني السيد احمد بن محمد شريف ح لقمني الشيخ احمد النخلي ح لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي ح لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري ح لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي ح لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری قدس سرہ [۱۲] لقمنی ابو عبد اللہ المسعر قدس سرہ [۱۳] لقمنی ابو زکریا المعیاوی قدس سرہ
[۱۴] لقمنی ابو محمد صالح قدس سرہ [۱۵] لقمنی ابو مدین قدس سرہ [۱۶] لقمنی ابو الحسن بن حرزہم قدس سرہ [۱۷] لقمنی
ابن العربی [۱۸] قدس سرہ لقمنی الامام الغزالی قدس سرہ [۱۹] لقمنی ابو المعالی قدس سرہ [۲۰] لقمنی ابو طالب المکی قدس سرہ
[۲۱] لقمنی ابو محمد الجریری قدس سرہ [۲۲] لقمنی الجنید قدس سرہ [۲۳] لقمنی السری السقطی قدس سرہ [۲۴] لقمنی
المعروف الکرخی قدس سرہ [۲۵] لقمنی داؤد الطائی قدس سرہ [۲۶] لقمنی الحبیب العجمی قدس سرہ [۲۷] لقمنی
الحسن البصری قدس سرہ [۲۸] لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قدس سرہ لقمنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس [۵۲]	یک کم ستائیس واسطے ہیں۔

۱۰

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل [۱] انا الشیخ عبد الغنی [۲] انا الشیخ عابد السندی [۳]
انا الشیخ صالح الفلانی قدس سرہ [۴] انا الشیخ محمد سعید سفر قدس سرہ [۵] انا الشیخ تاج الدین [۶]
القلعی قدس سرہ انا الشیخ حسن العجیمی [۷] انا الشیخ احمد القشاشی [۸] انا العارف [۹]

[۵۱] ابن العربی۔ ھذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق
...... فرقا بینھما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [۵۲] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر
مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا
اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوي عن[١٠] عبد الرحمن بن فهد اجازة عن[١١] عمه
جار الله عن[١٢] والده عبد العزيز قال[١٣] انا المشائخ الاربعة سيدي و
والدي نجم الدين عمر والده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال[١٤] الاولان انا الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندي وقاضي الاقضية مجد الدين
الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا[١٥] انا به الحافظ العلائي قال الزرندي
اجازة قال[١٦] انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري قال[١٧] انا ابو الحسن علي
ابن هبة الله الحميري قال[١٨] انا السلفي قال[١٩] انا ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفي[٢٠] انا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد المحاملي انا[٢١] ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[٢٢] محمد بن عيسى الزهري ثنا[٢٣] مالك بن
يحيى ثنا[٢٤] علي بن عاصم عن[٢٥] سهيل بن ابي صالح عن[٢٦] ابيه عن[٢٧] ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منکم من احد ینجیه عمله من النار و یدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز و جل قالوا ولا انت یا رسول الله قال

ولا انا الا ان یتغمدنی الله تعالیٰ برحمته و فضله" ووضع

رسول الله صلی الله علیه وسلم یده علی رأسه و وضع ابو هریرة رضی

الله عنه یده علی رأسه و وضع ابو صالح یده علی رأسه و وضع سهیلٌ

یده علی رأسه و وضع علی بن عاصم یده علی رأسه و وضع ابو غسان

مالک بن یحییٰ یده علی رأسه و وضع محمد بن عیسی یده علی رأسه

ووضع ابن شاذان یده علی رأسه و وضع عبد الکریم یده علی رأسه ووضع

---

۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پا کر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز و جل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نہ جاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کر کے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے ہی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز و جل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصير فی یدہ علی رأسہ ووضع السلفی یدہ علی رأسہ ووضع الحمیری
یدہ علی رأسہ ووضع الطبری یدہ علی رأسہ ووضع العلائی یدہ
علی رأسہ ووضع کل من ابن ظہیرۃ ومن الجخندی والفیروزآبادی
یدہ علی رأسہ ووضع کل من شیوخ عبد العزیز بن فہد یدہ علی رأسہ
ووضع عبد العزیز یدہ علی رأسہ ووضع ولدہ جار اللہ بن فہد
یدہ علی رأسہ ووضع ولد اخیہ عبد الرحمن یدہ علی رأسہ
ووضع الشناوی یدہ علی رأسہ ووضع القشاشی یدہ
علی رأسہ ووضع العجیمی یدہ علی رأسہ ووضع القلعی یدہ علی رأسہ
ووضع محمد سعید سفر یدہ علی رأسہ ووضع الشیخ صالح یدہ علی رأسہ
ووضع الشیخ عابد یدہ علی رأسہ ووضع الشیخ عبد الغنی یدہ علی رأسہ ووضع شیخی الشیخ
عبد الجلیل یدہ علی رأسہ۔ وهذا الحدیث صحیح اخرجہ البخاری فی صحیحہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ

الحدیث الحادی عشر المسلسل بوضع الید علی الرأس عند ختم سورۃ الحشر

۱۱

۵۲ یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اخبرني[1] به مولانا الشيخ عبد الباري اللكنوي دام فيضه قال[2] اخبرني به
الشيخ محمد علي طاهر الوتري قال[3] اخبرني به العلامة الشيخ عبد الغني عن[4]
محمد عابد عن[5] عمه الشيخ محمد حسين عن[6] الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمي عن[7] عبد الله بن سالم البصري عن[8] محمد البابلي عن[9] نور الدين علي
الاجهوري عن[10] عمر بن الجائي عن[11] الجلال السيوطي عن[12] الحافظ
العسقلاني عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سليمان انا[14] العز محمد بن ابراهيم
ابن ابي عمر انا[15] الفخر علي بن البخاري انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بكر الخطيب البغدادي قال[18] ابو نعيم احمد بن عبد الله
الانصاري الحافظ انا[19] ابو الطيب محمد بن احمد بن يوسف بن جعفر
المقرئ البغدادي ثنا[20] ادريس ابن عبد الكريم الحداد قال[21] قرأت على
خلف فلما بلغت هذه الآية "لو انزلنا هذا القرآن على جبل" قال
ضع يدك على رأسك فاني[22] قرأت على سليم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فاني[23] قرأت على حمزة فلما بلغت هذه الآية قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الہادی غفر لہ

ضع يدك على رأسك فاني[24] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية

قال ضع يدك على رأسك فاني[25] قرأت على يحيى بن ذباب فلما بلغت

هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فاني[26] قرأت على علقمة والاسود

فلما بلغت هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فانا[27] قرأنا على عبد الله

ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا ايديكما على رؤسكما

فاني[1] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال

ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها علي قال لي

ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام

الموت. قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني

شيخي الشيخ عبد الغني قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا

حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى "لو انزلنا" الى تمام سورة الحشر"

وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه حتى وصل الينا اهـ

---

١ یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورہ حشر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں ۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۔

وقال لما حدثت به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع
يده على رأسه ايضا انتهى - واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري
قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا وهذا الحديث
مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون - قال الشوكاني
في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين
بلفظ يا علي اذا صدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ اخر سورة الحشر
ولم اعرف كيف حال رجالهما اه والله تعالى اعلم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحديث الثاني عشر[12] المسلسل[2] بالقبض على اللحية	ستائیس[27] واسطے ہیں -

١٢

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني ق اخبرني[2] الشيخ عبد الغني ق انا[3] الشيخ
عابد انا[4] السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن
يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة
عن[8] حسن العجيمي انا[9] عيسى بن محمد الجعفري عن[10] الاجهوري عن[11] محمد بن

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ١٢
[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ١٢ العبد الباری

المدني الكمال

الرضى الغزي ثنا[12] ابو الفتح محمد بن محمد المزي ثنا[13] ابن الجوزي ثنا[14] الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هريرة عبد الرحمن بن الذهبي انا[15]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلي انا[16] محمد بن عبد الله بن

اسماعيل بن احمد المرداوي نا[17] ابو الفرج يحيى بن محمود الثقفي انا[18]

التيمي

جدي لامي الحافظ اسماعيل التيمي انا[19] ابو بكر احمد بن علي الشيرازي

عن[20] الامام ابي عبد الله محمد النيسابوري نا[21] الزبير بن عبد الواحد

الاسدابادي[ف1] انا[22] ابو الحسن يوسف بن عبد الاحد القمني الشافعي

سعيد الادم

نا[23] سليمان بن شعيب الكيساني[ف2] انا[24] سعيد بن آدم انا[25] شهاب بن خراش

قال[26] سمعت يزيد الرقاشي عن[27] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا[ف3] يجد العبد حلاوة الايمان حتى

يؤمن بالقدر خيره وشره وحلوه ومره" قال وقبض رسول الله تعا

ف1 نسبة الى اسداباد بلدة قرب همدان ۱۲ ف2 نسبة الى جده كيسان ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

ف3 یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

کاتب الحروف محمد ضیاء خان غفر الله ذنوبه

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره حلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ وقال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرادي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته قال

امنت الخ وقبض ابن عقيله على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته
وقال امنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال امنت الخ
وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ
عابد على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الغنى على لحيته
وقال امنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال
امنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان
يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به امين بجاه السيد الامين
اخرجه ابن عساكر فى تاريخه مسلسلا وهكذا ١٢ اخرجه النجم الغيطى
فى مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية و
بالايمان بالقدر انتهى مختصرا عجلونى

۱۳

الحديث الثالث عشر المسلسل[٥] بقول كل راو كتبته وهاهو فى جيبى

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

[٥] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض افادہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ ۱۲

أخبرني العلامة عبد الباري قال أنا محمد طاهر الوتري أنا عبد الغني المجددي المدني عن محمد عابد الانصاري عن السيد عبد الرحمن الاهدل عن ابيه السيد سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد بن محمد شريف المقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن السيد يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد الطاهر الحسين الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیا میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آبا و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آبا و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ ختم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپ سے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبداللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دو چند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا ہم مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے یہ خوشی دلانے والی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

عن الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوی انا ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا الامام ابو طاهر المجد الفیروز
آبادی انا محمد بن ابی القاسم الفارقی انا علی بن احمد العراقی انا
ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا الشهید ابو محمد عبد اللہ بن
عبد الرحمن الدیباجی ثنا ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقۃ بن
سلیمان الاسکندری ثنا ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی
ثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا القاضی
ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا ابو العباس احمد بن محمد بن
یعقوب الهروی ثنا احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا ابو الحسن علی بن احمد بن
محمد البلخی المحتسب ثنا محمد بن هارون الهاشمی ثنا محمد بن یحیی
المازنی ثنا موسی بن سهل عن الربیع[۱] قال لما استقلت ای الخلافۃ
او البیعۃ لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق
ابن محمد فقمت بین یدیہ وقلت ای بلیۃ یرید ان یفعل واوهمتہ انی

البیضاوی — الحسن — محمد

---

[۱] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال الم اقل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لتاتينی او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معی فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع راسه
وقال يا جعفر انت الذی كيت وكيت وحدثنی ابی ربيعة عن
ابيه عن جده عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال "يبعث[1] للغادر
يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن
ابيه عن جده ان النبی صلی الله عليه وسلم قال "ينادی مناد يوم
القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره علی الله تعالی
فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فمازال يقول حتی سكن
ما به والان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية[2] فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل
امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله فی حفظ الله تعالی

---

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیۃ خوشبوئی است معروف مرکب از مشک وعنبر وکافور ودہن البان ام کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت

یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت منا حدثنی ابی عن ابیہ

عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت

یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد

دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت

ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تاثرنہ عن

آبائک الطاہرین قال حدثنی ابی عن[۳۴] ابیہ عن جدہ[۳۵] ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء

الفرج وھو اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِی بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِکَ

الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ فَکَمْ

مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ

اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ لَکَ عِنْدَ

(margin: بِکَنَفِکَ)

لہ ترجمہ ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جس پر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے ۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے ۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا ۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ

وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؞ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد و ها هو فی جیبی و قال موسیٰ فكتبته عن الربيع

و ها هو فی جیبی و هكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد على طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (٥٧٥) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السّلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا اور

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعه وکتابته عن شیخه عبد الغنی فی سنه ۱۲۸۱ الف ومائتین
وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخه
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینة المنورة وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین
من ذی الحجة الحرام سنه ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائة والف یوم الاربعاء
الذی خلق الله فیه النور ـ زادنا الله نورا علی نور ـ وحقق
لنا الاجور ـ والحمد لله علی ذلک فی الاصائل والبکور ـ قال
العلامة العجلونی فی ثبته قال شیخنا محمد الکاملی ودوا البد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا ـ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی ـ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں ـ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں ـ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں ـ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں ـ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے ـ دعا کا ترجمہ ختم ہوا ـ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع کی لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی سند دیکر فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ فی الدنیا والآخرۃ

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شھبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ۔ یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی۔

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

۱۴

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجاری
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید ظاہر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

لہ اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الشیخ عبد القادر عن[9] الشیخ حسین العجیمی عن[10] الشیخ احمد القشاشی
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی عن[12] القاضی زکریا عن[13] الحافظ
ابن حجر عن[14] ابی اسحاق التنوخی عن[15] احمد الحجار عن[16] ابی الفضل جعفر
ابن علی الہمدانی عن[17] القاضی الشریف ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
العثمانی عن[18] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[19] ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[20] ابیہ نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البہلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراہیم بن حمزۃ عن[24] عبد العزیز بن محمد
ہو الزراوردی عن[25] اسید بن ابی اسید ہو البراء عن[26] ابیہ
قال قلت لابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث الناس فقال[27] سمعت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی معتمدا فلیعد لجنبہ مضجعا
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیر اگویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللّٰہم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قلابة
وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا
الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد على بن طاهر الوتري يده
بالارض لما حدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض لما حدث به

ع ١٥

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (٢٩) واسطے ہیں۔

الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف

لكن ذلك من الامام الجزري فارويه بالسند المذكور مرارا الى
الامام الجزري قال فى اسنى المطالب اخبرنا[١٣] الشيخ المسند الصالح
ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقرأتى عليه بمدرسة
الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة فى ذى الحجة الحرام سنة
اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال[١٤] اخبرنا القاضي تاج الدين
عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي
قال[١٥] اخبرنا الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ سابقًا گزر آیا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ويده على كتفي اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقي بن سليمان الحاجب
ويده على كتفي اخبرنا[17] ابو عبد الله محمد بن ابي نصر الحميدي ويده
على كتفي حدثنا[18] ابو اسحاق ابراهيم بن سعد بن عبد الله النعماني
ويده على كتفي حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ويده
على كتفي اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عيسى الفرضي ويده على كتفي حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسى
الوكيل المكي ويده على كتفي حدثنا[22] ابو محمد هلال ابن العلاء بن عمر بن هلال بن العلاء
الباهلي ويده على كتفي حدثني[23] ابي ويده على كتفي حدثنا[24] عبد الله بن
عمرو ويده على كتفي حدثنا[25] زيد بن ابي انيسة ويده على كتفي حدثنا[26]
ابو اسحق السبيعي ويده على كتفي حدثني[27] عبيد الله بن الحارث
ويده على كتفي حدثني[28] الحارث الاعور ويده على كتفي حدثنا[29] علي بن
ابي طالب ويده على كتفي حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويده على كتفي حدثني الصادق الناطق رسول رب العلمين و
امينه على وحيه جبرئيل عليه السلام ويده على كتفي قال سمعت
اسرافيل يقول سمعت القلم يقول سمعت اللوح يقول سمعت
الله عز وجل من فوق العرش يقول[1] للشيئ "كن" فلا تبلغ

---

[1] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے "کن" یعنی ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

اس حدیث میں ۱۶ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید

اَرویہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن ثبت السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخنا ابو العباس الشحام واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ ابیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری اخذ بیدی ثم اخبرنا ابو عبید اللہ خطیب مردا قال کل واحد منھما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی ثم اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

ﮯ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني[١٥] ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من مرو

ثم وهذا آخر حديث سمعته منه ثم حدثني[١٦] محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا[١٧] عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٨]

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[١٩] انس بن مالك رضي الله تعالیٰ

عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[٥] رسول الله صلی الله علیه وسلم واخذ بیدی

ثم وجاء رجل من الحرة فقال یا رسول الله متی الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها کثیر صلوٰة ولا صیام ولا صدقة الا انی احب الله

ورسوله قال صلی الله علیه وسلم "المرء مع من احب" حدیث صحیح

قال ورویناه فی مسلسلات التیمی وهو مخرج فی الصحیح من غیر تسلسل

---

٥ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تونے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ ورسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابۂ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرت عبادات وزیادہ ریاضت ومجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیت عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیت آیۂ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیت خاصہ ہے کہ جس میں محب ومحبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث وشروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

انتهى اقول ورواه احمد والشيخان والترمذى وغيرهم -

اس حدیث کی سند ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس[۳۳] واسطے ہیں۔

الحديث[۱] السابع عشر[۱۷] المسلسل بالعد فى اليد

اخبرنا الشيخ العلامة عبد الجليل وعدهن فى يدى انى الشيخ[۲] عبد الغنى وعدهن فى يدى انى الشيخ[۳] عابد وعدهن فى يدى انا[۴] السيد عبد الرحمن الاهدل انا الشيخ[۵] امر الله بن عبد الخالق المزجاجى قال انا الشيخ[۶] محمد بن احمد عقيلة انا[۷] الشيخ حسن بن على العجيمى انا[۸] امام الوقت عيسى ابن محمد الثعالبى وعدهن فى يدى انا[۹] ابو الصلاح على بن عبد الواحد السجلماسى انا[۱۰] الحافظ احمد المقرى القرشى التلمسانى قال[۱۱] انا ابو القاسم ابن محمد الغسانى انا[۱۲] الشيخ احمد بن محمد بابا التنبكتى انا[۱۳] القاضى العاقب ابن محمود[۱۴] انا الفقيه محمد الحطاب وعدهن فى يدى انا[۱۵] ابو عبد الله العلانى وعدهن فى يدى عن[۱۶] شيخه الخيضرى وعدهن فى يدى اخبرنى[۱۷] خالى ابن الجزرى وعدهن فى يدى انا[۱۸] الكمال بن النحاس وعدهن فى يدى انا[۱۹] ابو العباس البعلى وعدهن فى يدى انى[۲۰] الخطيب

[۱] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں۔ ۱۲

وعدهن فی یدی أنا ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی أنا جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی أنا الشیخ ابو بکر الشیرازی وعدهن
فی یدی أنا الحاکم ابو عبد الله وعدهن فی یدی قال عدهن فی یدی ابو بکر بن دارم الحافظ
وقال لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی یحیی بن المساور الحناط وقال
لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه وقال لی عدهن
فی یدی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وقال رسول الله صلی
الله تعالی علیه وسلم عدهن فی یدی جبریئل علیه السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک

(حاشیہ: الحسن الطحان)

۱ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالی کے پاس سے اسی طرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

حمید مجید اللھم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ا
وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم وترحم علی محمد وعلی آل
کما ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم و
علی محمد وعلی آل محمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی ابراھیم انک
اللھم وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی آل ا
انک حمید مجید رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق
عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع
مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المغفل وابن بشک
وغیرھم من اھل المسلسلات انتھی کذا فی حصر الشارد

وعن طریقہ الغزنوی والدیلمی فی مسندہ ۱۲ — ١٨١

الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیرہ واسطے ہیں۔

ارویہ عن الشیخ الجیب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن صالح الف
عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الکہ

ـــــــــــــــــــ

سلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا
سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان
عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم
ابا عبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيى بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المروزي يقلم اظفاره
يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره
يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت[24]
عمر بن حفص يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت ابي حفص بن غياث[25]
يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت جعفر بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس[26]
ثم رأيت[27] محمد بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت[28] علي بن الحسين
يقلم اظفاره يوم الخميس ثم رأيت[29] الحسين بن علي يقلم اظفاره
يوم الخميس ثم رأيت[30] عليا رضي الله عنه يقلم اظفاره يوم الخميس
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم
الخميس ثم قال "يا علي[1] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة
يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

اقول[2] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث وقد انكره

---

١ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہیے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہیے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ٢ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی خرابی سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث
بان حدیث قص الاظفار لم یثبت فی کیفیۃ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری
فی کتابہ النزہۃ فی الجزء الاول ۱۲ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان
یامن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم
الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات
مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	**الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک** ۱۹	علیہ وسلم کے درمیان انتیس ۲۹ واسطے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

ف اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتیٰ کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لی شیخی العلامة عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللهم اعنی علی
ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوة وقال قال
لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللهم الخ وقال قال لی الشیخ عابد
انا احبک فقل اللهم الخ وقال قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک
فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ
وقال قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل انی احبک فقل الخ
وقال قال لی الشیخ عبد الله بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال
قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال قال
لی الشیخ سالم السنهوری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد بن
عبد الرحمن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ ابو الفضل
جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو الطیب احمد
بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال قال لی القاضی مجد الدین
اسمعیل بن ابراهیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحافظ
ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد بن محمد
الادموی انی احبک فقل الخ وقال قال لی عبد الرحمن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاهر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[19] قال لی ابو علی عیسٰی بن
شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[20] قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان
النجاد انی احبک فقل الخ وقال[21] قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی
احبک فقل الخ وقال[22] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ
وقال[23] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[24] قال لی الحکم بن عبدہ
انی احبک فقل الخ وقال[25] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[26]
قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[27] قال لی ابو عبد الرحمٰن الحبلی
انی احبک فقل الخ وقال[28] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[29] قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰھُمَّ[۵۳] اَعِنِّی
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[۱] وفی روایۃ ابی داود

۵۱ ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین
۵۲ ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

۵۳ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے ۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما ۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث ۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کر کے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

يا معاذ والله انى احبك اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوٰة تقول اللهم الخ قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى فى حصر الشارد وقد جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم الله تعالى انتهى **اقول** وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يا معاذ انى لاحبك فقال له معاذ بابى انت وامى يا رسول الله وانا احبك قال اوصيك يا معاذ لا تدعن فى دبر كل صلوٰة وذكره الى اخر قوله عبادتك ؏

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس واسطے ہیں۔

الحديث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابوداؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالی شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر لہٗ

ح ۲۰

سألت شيخنا الشيخ محمد اعبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمد اعلى الوتری عن حقيقة الاخلاص فقال سألت الشيخ
عبد الغنی المجددی عنها فقال سألت عنها الشيخ محمد اعابد السندی
فقال سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجی فقال سألت
الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجی عنها فقال سألت الشيخ
حسن العجيمی عنها فقال سألت الشيخ احمد القشاشی عنها فقال
سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال سألت والدی الشيخ
على الشناوی عنها فقال سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السيوطی عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت سألت ابراهيم بن محمد بن صديق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن على
الهمدانی عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال سألت
القاضی ابا بكر ابن العربی عنها فقال سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل
الاصبهانی عنها فقال سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال سألت على بن سعيد

الثغرائی عنہا فقال[۲۳] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنہا فقال[۲۴] سألت
علی بن ابراہیم الشقیقی عنہا فقال[۲۵] سألت محمد بن جعفر الخصاف
عنہا فقال[۲۶] سألت احمد بن غسان عنہا فقال[۲۷] سألت احمد بن
عطاء الہروی الہجیمی عنہا فقال[۲۸] سألت عبد الواحد بن زید عنہا
فقال[۲۹] سألت الحسن البصری عنہا فقال[۳۰] سألت حذیفۃ بن الیمان رضی
اللہ عنہ عن الاخلاص ما ہو فقال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الاخلاص ما ہو فقال سألت جبریل علیہ السلام عن الاخلاص
ما ہو فقال سألت عنہ رب العزۃ جل جلالہ فقال الاخلاص[۱]
سر من اسراری اودعتہ قلب من احببت من عبادی۔ اللہم

[۱] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے
جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ ہمکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوءِ نیت سے ہمکو
پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎
کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمقرین اخلاص ؎ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ؎ جہاں سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ؎ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ؎ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ؎ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ؎ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص ؎ ملے نجات قیامت میں اس ہی سبب سے کو ؎ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہئے اخلاص اہل ایمان کو ؎ یہ گوہر خاتم ایمان کا ہے نگین اخلاص ؎ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں یہ جبین اخلاص ؎ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ؎ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ؎ بتائیے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ؎ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدا اے عالم سے
یہ کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ؎ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ؎ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا ہے یقین اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ؎ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ؎ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و سوء النية ـ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس [۲۳] واسطے ہیں۔

الحديث الحادي[۱] والعشرون[۲۱] المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم

نمبر ۲۱

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي[۱] اني[۲] الاستاذ الوتري والشيخ منظور[۲] احمد النقشبندي ح واخبرني[۱] عبد الحق المكي قالوا اخبرنا[۲] الشيخ عبد الغني[۳] اخبرني الشيخ عابد[۴] انا عمي محمد حسين[۵] انا محمد بن محمد بن محمد المغربي[۶] انا عبد الله البصري[۷] انا محمد البابلي[۸] انا احمد بن خليل السبكي[۹] انا النجم الغيطي[۱۰] انا زكريا الانصاري[۱۱] انا ابن حجر[۱۲] انا شرف الدين ابن الجماعة[۱۳] انا يحيى بن فضل الله العمري[۱۴] انا مكي بن علان[۱۵] انا ابو الطاهر السلفي[۱۶] سمعت ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان[۱۷] سمعت ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار الجمير[۱۸] سمعت محمد بن الحسن الانصاري[۱۹] سمعت ابا بكر محمد بن ادريس المكي[۲۰] سمعت عبد الله الحميدي[۲۱] سمعت سفيان بن عيينة[۲۲] سمعت عمرو بن

ـــــــــــــــــــ

سلہ اس حدیث میں یہ مسلسل ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲

محمد عبد الهادی غفرلہٗ

دینار سمعت[۲۳] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[ا] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی ۲ عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی ۲
سفیان وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالیٰ فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالیٰ
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابوبکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[۲] الثانی والعشرون[۲۲] المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (۲۵) واسطے ہیں۔

۲۲

ا؎ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسیطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علیٰ ذلک ۱۲ ۲؎ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انا الشيخ
عابد قال انا الشيخ صالح الفلاني قال انا الشيخ محمد بن سنة
قال انا مولاي الشريف محمد بن عبد الله ح[4] انا احمد العجل اليمني
انا الشيخ قطب الدين الحنفي انا شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثنا به الحافظ السيوطي قال اخبرتني ام هاني بنت علي الهوريني
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهيرة انا به الامام ابو سعيد
خليل بن كيكلدي العلائي انا ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقراءتي
عليه انا جعفر بن علي الهمداني سماعا انا ابو طاهر السلفي انا احمد
ابن علي بن بدران انا ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسي انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلواني ثنا علي بن عبد المؤمن نا وكيع عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم " ان من الشعر حكمة[1] " وقالت عائشة رضي الله عنها

---

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی
بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعرا

ذهب الذين يعاش في أكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الاجرب
يتأكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا بشر كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

[illegible] رحمهم الله

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہگیا اب لوگ مذموم خیانت کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ وقال السخاوي رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

هذا قال الهمدانی یرحم الله السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابو الفضل
سلیمان یرحمه الله جعفر الهمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا قال
العلائی یرحمه الله سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابن طهیرة
یرحم الله العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا قال الحافظ السیوطی
یرحمه الله امرها فی کیف لو ادرکت زماننا هذا قال قطب الدین
یرحم الله شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا
قال الشیخ احمد العجل یرحم الله قطب الدین کیف لو ادرک زماننا
هذا قال مولای الشریف یرحمه الله احمد العجل کیف لو ادرک
زماننا هذا قال الشیخ محمد بن سنة یرحم الله مولای الشریف
کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم الله الشیخ محمد بن
سنة کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ عابد یرحم الله شیخنا الشیخ
صالح الفلانی کیف الخ قال الشیخ عبد الغنی یرحم الله الشیخ عابد السندی
کیف الخ قال شیخنا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی یرحم الله شیخنا عبد الغنی
کیف الخ قال الشیخ فی ثبته وقد جزم العلائی وغیره بصحة تسلسله اھ

اسی حدیث کی سند میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون[23] المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں۔

وبالسند الی الحافظ السیوطیؒ قال فی الجیاد اخبرنی[11] ابو حامد بن ابی الخیر الفنوی سماعا علیہ بمکۃ الشریفۃ شرفہا اللہ تعالی وھو متکئ ثم اخبرنی[12] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وھو متکئ ثم اخبرنا[13] محمود بن خلیفۃ المنبجی وھو متکئ ثم اخبرنا[14] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وھو متکئ ثم اخبرنا[15] ابو محمد بن رواج وھو متکئ ثم اخبرنا[16] ابو طاھر السلفی وھو متکئ ثم قرأت[17] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبہان وھو متکئ ثم قرأت[18] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وھو متکئ ثم قرأت[19] علی ابی القاسم حمزۃ بن یوسف السھمی بجرجان وھو متکئ ثم قرأت[20] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرۃ وھو متکئ ثم قرأت[21] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلۃ بمصر وھو متکئ ثم قرأت[22]

(الغزنوی — حاشیہ: الغزنوی)

[1] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے محمد الہادی غفرلہ

على ابى العلا محمد بن جعفر الكوفى بالرملة وهو متكئ ثم قرأت [٢٣] على عاصم بن
على وهو متكئ ثم قرأت [٢٤] على الليث بن سعد وهو متكئ ثم قرأت [٢٥] على بكر
ابن الفرات وهو متكئ ثم قرأت [٢٦] على انس بن مالك رضى الله تعالى عنه

وهو متكئ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متكئ [١ه] "ما حسن الله خلق
رجل ولا خلقه فتطعمه النار"، انتهى قال المحدث العجلونى فى ثبته
والحديث كما فى الجامع الصغير اخرجه الطبرانى فى الاوسط
والبيهقى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه بهذا اللفظ لكن
بزيادة ابدا فى اخره انتهى

ع ٢٤

وسلم تک پچیس [٢ه] واسطے ہیں۔	الحديث [٢ه] الرابع [٢٤] والعشرون المسلسل بالضحك والتبسم	اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اخبرنى [١] شيخى محمد عبد البارى ثم اخبرنى [٢] شيخنا الوترى عن [٣] الشيخ عبد الغنى
المجددى العمرى عن [٤] الشيخ محمد عابد السندى عن [٥] الشيخ صديق بن على
المزجاجى عن [٦] احمد الاشبولى المصرى عن [٧] الشيخ احمد الملوى عن

[١ه] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دیے
تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد البادی غفر اللہ لہ
[٢ه] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصری[9] عن محمد بن علاء الدین البابلی[10] عن احمد بن محمد الشلبی[11]

عن السید یوسف بن عبد الله الارمیولی[12] عن برهان الدین ابراهیم

ابن علی بن احمد القلقشندی[13] عن الحافظ ابن حجر[14] عن ابی اسحق التنوخی

عن علی بن العز عمر[15] انا ابو الفرج بن ابی عمر[16] عن الکنیة بنت علی بن[17]

یحیی بن علی الطراح انا ابی[18] عن جدہ[19] عن الخطیب البغدادی[20] انا

القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی[21] انا ابو الحسن عبد الله بن

محمد السرانی[22] سمعت عمار بن علی[23] سمعت احمد بن نصر الهلالی[24] سمعت

ابی[25] یقول کنت فی مجلس سفیان بن عیینة فنظر الی صبی دخل

المسجد فکان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفیان

---

[۱] وھو النصر ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه [۵۲] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم دان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی نے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طولي خمسة اشبار ؛ ووجهي كالدينار ؛ وانا شعلة نار ؛ وثيابي صغار ؛
واكمامي قصار ؛ وذيلي بمقدار ؛ ونعلي كاذن الفار ؛ اختلف الى
علماء الامصار ؛ مثل الزهري وعمرو بن دينار ؛ اجلس بينهم كالمسمار ؛
ومحبرتي كالجوزة ؛ ومقلمتي كالموزة ؛ وقلمي كاللوزة ؛ فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير۔ قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر و قال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

رضی اللہ عنہا تک پچیس ۲۵ واسطے ہیں	الحدیث الخامس والعشرون المسلسل بالبکاء	اس سند میں حضرت فاطمہ سے

٢٥ ع

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ
اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرني الشيخ المذكور عن الشيخ المسطور قال اخبرني الشيخ عبد الغنى المجددی بسنده الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجه البخاری عنه رضی الله عنه قال قالت فاطمة رضی الله عنها یا انس کیف طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم التراب ثم قالت وا ابتاه من ربه ما ادناه وا ابتاه الی جبرئیل ننعاه وا ابتاه اجاب ربا دعاه وا ابتاه من جنة الفردوس ماواه قال انس ثم بکت فاطمة رضی الله عنها قال شیخنا لما رواه لی الشیخ الوتری بکی قال لما رواه لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواه الشیخ محمد عابد بکی قال لما رواه لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواه لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواه لی السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل بکی وقال لما رواه لی السید ابوبکر ابن علی بکی وقال لما رواه لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاه

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کس قدر قریب ہو گئے۔ اے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے بابا جان آپ نے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ ہائے بابا جان جسکی فرودگاہ جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاهدل بکی وقم [۹] لما رواه لی السید طاهر بن حسین الاهدل بکی و
قم [۱۰] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی وقم [۱۱] لما رواه لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقم [۱۲] لما رواه لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراهیم العلوی بکی وقم [۱۳] لما رواه لی والدی بکی وقم [۱۴] لما رواه لی الشیخ
ابو الحسن علی بن هبة الله الشافعی المصری بکی وقم [۱۵] لما رواه لی الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفی بکی وقم [۱۶] لما رواه لی ابو الفتح ایزویار
ابن مسعود بن السماق الغزنوی بکی وقم [۱۷] لما رواه لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقم [۱۸] لما رواه لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقم [۱۹] لما رواه ابو بکر بن عدی بن زحر المنقیری بکی وقم [۲۰] لما رواه لی
احمد بن صالح بن عبید الله الصیدلانی بکی وقم [۲۱] لما رواه لی ابو یحیی جعفر
ابن هشام بکی وقم [۲۲] لما رواه لی عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقم [۲۳] لما رواه لی حماد بن زید بکی وقم [۲۴] لما رواه لی ثابت البنانی
بکی وقم [۲۵] لما حدثه انس بن مالک رضی الله عنه بکی قم [۱] الشیخ محمد ابن

---

[۱] مولانا محمد بن طیب فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اس پر رونا صرف راوی ہی کیا موقوف ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطيب الفاسي ثم المديني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بموس الابلى

٢٦ـ اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول

الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله

الله صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس واسطے ہیں

أرويه عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الالجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل براده المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد البهي المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي المزهري عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد علي الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني

سلہ اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھکو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفراللہ لہٗ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قم [۱۳] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان قم [۱۴] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قم [۱۵] اشهد بالله واشهد الله لقد انبأنا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد الله قم [۱۶] اشهد بالله واشهد الله

لقد انبأنی القاضی علی بن احمد القزوینی قم [۱۷] اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قم [۱۸] اشهد بالله واشهد الله

لقد اخبرنی القاسم بن العلاء علی الهمدانی قم [۱۹] اشهد بالله واشهد الله لقد

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله

عنهم اجمعین عن ابیه عن جده کل یقول اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال [۱] اشهد بالله واشهد الله

سلہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر كعابد وثن - قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا عن ابن الجوزي هذا حديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادة الاخيار والآل الاطهار - رواه الحافظ ابو نعيم في كتاب حلية (حلية) الاولياء وفي مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت روته العترة الطاهرة الطيبة عليهم السلام ورواه الشيرازي في الالقاب انتهى -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول

الحديث السابع والعشرون[۲۷] المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ تک مجھ سے [۲۳] اسلام

۲۷

وبالسند[۵] الى الامام السيوطي قال في جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت ام هانئ بنت ابي الحسن الهوريني تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائي يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

---

[۱] یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[۵] یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہے جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن ابن احمد الحداد یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی السمان یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الله بن جعفر المیدانی یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد بالله لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان هذه[٥١]

الآیة نزلت فی القدریة ان المجرمین[٥٢] فی ضلال وسعر

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی

قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ورد

---

[٥١] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲

[٥٢] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں)، تفسیر مظہری میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخری قویة اھ وفی السراج المنیر للشربینی وقال بعض المفسرین ان ھذہ الآیة نزلت فی القدریة وھم المجرمون الذین سماھم اللہ تعالیٰ فی قولہ ان المجرمین الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔	الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول کل راو سمعت فلانا یقول[۲۸]

۲۸

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد سمعت ام الفضل بنت محمد المقدسی تقول سمعت ابا العباس احمد بن الحسن السویداوی وابا المعالی الازھری یقولان سمعنا ام الخیر تقول سمعت ابا الطاھر ابن عزون وابا العباس الدمشقی یقولان سمعنا ابا القاسم البوصیری یقول سمعت ابا عبد اللہ النحوی یقول سمعت ابا عبد اللہ القاضی یقول سمعت عبد الرحمن بن عمر الصفار یقول سمعت ابن الاعرابی یقول سمعت ابا رفاعة ھو عبد اللہ بن محمد العدوی یقول سمعت ابن عائشة یقول سمعت علقمة بن وقاص یقول

[۱] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنے میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ع ۲۹

سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول - انما الاعمال بالنيات - الحديث -

الحديث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام من نبينا محمد سيد الأنام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

اخبرني الشيخ اسعد الدهان عن ابيه الشيخ حسين الجسر عن علاء الدين عابدين عن ابيه والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلوني قال في ثبته اجازني به شيخنا يونس المصري الكفراوي عن الشيخ سلطان المزاحي عن ابراهيم اللاقاني عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهوري عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغيطي قال في مسلسلاته اخبرني شيخ الاسلام زكريا الانصاري انا ابو الفضل المرجاني اجازة

ل یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ ۔۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ل یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

ابانا[14] ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی ابانا[15]

ابی ابانا[16] احمد بن اسحاق ابانا[17] عبد السلام بن سهل ابانا[18] احمد بن

عمر بن البیع ابانا[19] حمید بن میمون ابانا[20] ابوبکر احمد بن عبد الرحمن

الشیرازی ابانا[21] ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا[22] محمد بن

الحسن بن الصباح حدثنا[23] سهل بن عبد الله التستری عن[24] محمد بن

سوار عن[25] الاشعث بن طلیق عن[26] الحسن العرنی عن[27] مرة الهمدانی

عن[28] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالى عنه

قال جمعنا[29] رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت میمونة

رضی الله تعالى عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم

علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم

من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

سـ۵ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے پہلے والے اول والوں کو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانۂ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبہ

قال العیبطی حدیث حسن باعتبار تعدد طرقہ وثقۃ رجالہ سوی الحسن العرنی لکنہ توبع عن مرۃ من غیر وجہ والاسانید عن مرۃ متقاربۃ کما قالہ البزار انتھی۔

٣٠

الحدیث الثلثون[٣٠] المسلسل بروایۃ نبینا محمد سید الانام عن سیدنا ابراھیم خلیل الرحمن علیھما الصلوۃ والسلام باقرائہ لھذہ الامۃ السلام واخبارہ بغراس دار السلام ففیہ فضیلۃ عظیمۃ باتصال سندنا بالخلیل ونبینا محمد السید الجلیل وقد من اللہ تعالیٰ بہ علی ھذا العبد الذلیل فجعل لی سندا متصلا بخلیلہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اخبرنی[١] العلامۃ الشیخ عبد اللہ الفد ومی النابلسی اخبرنی[٢] الشیخ

سلہ یہ تیسویں[٣٠] حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک[٢٢] الحائیس واسطے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن[3] ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن[4] احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن[5] العلامة العجلوني محدث الشام عن[6] محمد بن علي
الكاملي الشافعي عن[7] محمد البطنيني عن[8] المحقق الشمس محمد الميداني
عن[9] احمد الطيبي الكبير عن[10] السيد كمال الدين الحسيني عن[11] جمال الدين
ابن جماعة عن[12] البرهان الشامي عن[13] ابن العطار عن[14] الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا[15] ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا[16] ابو حفص بن طبرزد
انبانا[17] ابو الفتح الكرخي انبانا[18] القاضي ابو عامر انبانا[19] ابو محمد الجراحي انبانا[20]
ابو العباس المحبوبي انا[21] ابو عيسى الترمذي انا[22] عبد الله بن ابي زياد
انبانا[23] سيار انبانا[24] عبد الواحد بن زياد عن[25] عبد الرحمن بن اسحاق
عن[26] القاسم بن عبد الرحمن عن[27] ابيه عن[28] ابن مسعود رضي الله تعالى

له حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری طرف سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس زمین میں درخت بٹھانا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتھی تلت و رویٰ ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رض

اس حدیث کی سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

۳۱

الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقرئ اخبرنا شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

۳۱ اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھروالوں سے کسی کو کہو کہ تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایساہی کیا تو میرا غم زائل ہوگیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

انا والدی انا محمد بن ناصر الحافظ انا ابو بکر محمد بن احمد بن
علی بن خلف انا ابو عبد الرحمن السلمی انا عبد الله بن موسی السلمی
انا الفضل بن عباس الکوفی حدثنا الحسن بن هارون الضبی ثنا
عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی
ابن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب
اراک حزینا قلت ہو کذالک قال فمر بعض اہلک یؤذن
فی اذنک فانہ دواء للھم قال فعلت فزال عنی۔
قال الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جربتہ فوجدتہ کذالک قال
علی بن الحسین جربتہ فوجدتہ کذالک قال محمد بن علی جربتہ
فوجدتہ کذالک قال جعفر بن محمد جربتہ فوجدتہ کذالک
قال حفص بن غیاث جربتہ فوجدتہ کذلک قال عمر بن حفص جربتہ
فوجدتہ کذالک قال الحسن بن ہارون جربتہ فوجدتہ
کذالک قال الفضل جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد اللہ بن موسی
جربتہ الخ قال ابو عبد الرحمن جربتہ الخ قال ابو بکر جربتہ الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئاً بلی جربتہ انا فوجدتہ کذلک قال[15] قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد الصمد جربتہ الخ قال[16] ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا السرمری[ای الجزری ١٢] یقول فیہ شیئاً ولکن جربتہ الخ هذا حدیث حسن التسلسل لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں بجزری رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[٣٢] الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوة الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس[٢٦] واسطے ہیں

٣٢

وبالسند الی الامام الجزری[١] قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا الامام العالم الزاهد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوة الصبح ح رأیت[٢] الامام شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت فی صلوة الصبح ح اخبرنا[٣] شیخنا ظهیر الدین اسمعیل بن المظفر بن محمد ورأیتہ یقنت فی صلوة الصبح ح اخبرنا[٤] ابو بکر عبد اللہ بن

ف[١] یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نمازوں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ١٢
محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد بن شاپور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ[١٧]
اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[٢٠] السيد اباجعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ[٢١] يقول
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثني[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال[٢٣] حدثني ابي وقد رأى اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثني[٢٤] ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثني[٢٥] ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[ا] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم فى الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة فى قنوته صلى الله عليه وسلم فى الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القارى فى شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدارقطنى وغيره عن انس رضى الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

له[ا] امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کا شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت فی صلوۃ الغداۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلوۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخبرہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٩) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بددعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (٦٢١) پر

صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لایقنت فی صلوۃ الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم انتھی مختصرا
فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائما فی صلوۃ الصبح الا فی الوتر
الا فی النوازل فانہ یشرع القنوت فی الفجر وغیرہ کما یثبت من
الروایات الصحیحۃ وقد اوردتھا وبحثت علی ھذہ المسئلۃ وبسطتھا
فی الدرر الساطعۃ فی المسائل النافعۃ وفی رسالۃ القنوت فی النوازل

ثبت

٢٣

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقرأۃ اٰیۃ الکرسی عند النوم[۳۳]	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد الباری اخبرنی[۲] مولانا السید علی
ظاھر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن[۴] الشیخ محمد عابد عن[۵] صالح الفلانی
عن[۶] محمد بن سنۃ عن[۷] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن[۸] النور علی
الزیادی عن[۹] السید یوسف بن عبد اللہ الارمیونی[۱۰] عن[۱۱] الجلال السیوطی
عن[۱۲] التقی بن فھد عن[۱۳] الامام الجزری اخبرنا[۱۴] الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل
میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲
[۱] یہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی مشافھۃ منہ
لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیۃ داخل دمشق المحروسۃ فی الثالث
عشر من ذی الحجۃ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[14] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[15] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[16] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[17] والدی انا[18] محمد بن ناصر الحافظ انا[19]
محمد بن علی بن میمون انا[20] محمد بن علی العلوی حدثنا[21] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[22] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[23] ابراھیم بن
عمر السکسکی ثنا[24] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[25] عثمان بن ابی العاتکۃ
الھلالی عن[26] علی بن یزید انہ اخبرہ ان[27] ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبرہ عن[28] ابی امامۃ[۵۱] الباھلی انہ سمع[29] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
یقول ما اری رجلا ادرک عقلہ الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

---

۵۱ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا سوائے

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث قال عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

* بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲ تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبد الرحمن
بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد و لدی وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السرمری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الازمیوی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاي الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ايضا من حديث المغيرة ابن شعبة وجابر وآما حديث قرأتها عقيب الصلوات المكتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق مشافهة عن علي بن احمد المقدسي اخبرنا ابو المكارم اللبان في كتابه اخبرنا ابو علي الحداد اخبرنا ابو نعيم الحافظ اخبرنا ابو الشيخ ابن حيان حدثنا الوليد ثنا محمد بن الحسين بن يونس ثنا كثير بن يحيى ثنا حفص بن عمر الرقاشي حدثنا عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي ابن ابي طالب عن ابيه عن جده الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسي في دبر الصلوة المكتوبة كان في ذمة الله الى الصلوة الاخرى

(واخبرنا) ابو علي الحسن بن جبل الصالحي فيما قرئ عليه واجازنيه اخبرنا علي بن احمد كذلك اخبرنا محمد بن ابي زيد في كتابه اخبرنا محمود ابن اسمعيل الصيرفي اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سليمان ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن كيسان ثنا الحسين بن بشر الطرسوسي عن محمد بن حمير عن محمد بن زياد الالهاني عن ابي

سلہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من قرأ[١] آیة الکرسی
دبر کل صلوٰة مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت
ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواہ الطبرانی فی معجمه[٢] وراہ
ابن مردویه فی تفسیرہ من ھذا الطریق وروراہ النسائی فی الیوم
واللیلة عن الحسین بن بشر به واخرجه ابن حبان فی صحیحه من طریق
محمد بن حمیر وھو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زیاد
الالھانی الحمصی وھو ایضا من رجال البخاری وھذا اسناد علی
شرط البخاری ۔ والعجب من ابن الجوزی کیف ادخله فی کتاب
الموضوعات انتھی ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحدیث الرابع والثلثون[٣٤] المسلسل بالسماع فی یوم العید	(٢٣) یا (٢٥) واسطے ہیں ۔

٣٤

حدثنی[١] الحافظ المحدث الشیخ شعیب المغرابی بمکة المکرمة فی یوم عید الفطر[٢]

---

١ (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیة الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ ذنوبہ

٢ یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ۔ الحمد للہ مجھ کو بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ ۔

ثم سمعت العلامة سليم البشرى كذلك ثم سمعت احمد منلا كذلك عن الامير الصغير عن والده عن على العدوى عن محمد عقيلة عن حسن العجيمى عن البابلى ح وحدثنى العلامة المحدث الحبيب حسين فى يوم عيد الفطر ح واجازنى به العلامة ابو الفيض الصديقى فى يوم عيد الاضحى قال اسمعناه من العلامة محمد بن الفاسى فى يوم عيد عن محمد بن على الحبشى المصرى عن محمد السلولى العثمانى عن محمد صالح البخارى عن رفيع الدين فى يوم عيد عن محمد بن عبد الله فى يوم عيد عن البصرى مثله عن البابلى عن سالم السنهورى عن الشمس محمد العلقمى عن الجلال السيوطى انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبى عن محمد بن احمد المقدسى عن ابى الحسن بن البخارى عن ابى حفص ابن طبرزد ثنا انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا فى يوم عيد انا القاضى ابو الطيب الطبرى فى يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان فى يوم عيد ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندى فى يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن والده ثنا شافهنى ابو طاهر ان لم يكن فى يوم عيد

فعلا فاجازة عن احمد النخلی ان لم یکن فعلا بیوم عید فاجازة ۳
سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا
سالم السنهوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ
تقی الدین محمد الهاشمی سماعا علیه فی یوم الفطر بین الصلوة والخطبة
انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو عبد الله
محمد الانصاری سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان
النوزدی سماعا علیه فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا
علیه فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاهر السلفی سماعا علیه فی یوم
عید انا ابو محمد عبید الله بن علی بن الابنوسی ببغداد فی یوم عید
اضحی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف
بجرجان فی یوم عید انا ابن خاهب الوراق فی یوم عید ثم انا ابو عبد الله
احمد بن محمد فی یوم عید ثنا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح
فی یوم عید ثم انا ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فی یوم عید قال شهدت[1]
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

[1] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ
کے سلسلہ نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ صفحہ آئندہ

من الصلوٰة اقبل علینا بوجهه فقال "ایها الناس قد اصبتم خیرا فمن احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع الخطبة فلیقم" قال السیوطی غریب بهذا السیاق وفی اسناده مقال وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائی من حدیث الفضل بن موسی الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة[۵] وصلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس ومن احب ان یذهب فلیذهب ـ وللحدیث طرق اخر مسلسلة من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه وفیها ضعف شدید قاله ابن الطیب واخرجه الحاکم من حدیث یوسف وقال انه صحیح علی شرطهما والدیلمی ایضا فی مسنده مسلسلا قاله ایضا ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۵] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

تک چوبیس ٢٤ واسطے ہیں۔

سمعت[١] الحافظ العلامۃ المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ثم سمعت السید علی البِبلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت[١] العلامۃ الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ مولانا صالح کمال والعلامۃ[٢] الفہامۃ مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا[٢] السید علی طاہر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[٣] احمد منۃ اللہ المصری یوم عاشوراء ثم سمعت[٤] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[٥] عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[٦] الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والببلاوی[٢] ایضا عن[٣] ابراھیم السقا یوم عاشوراء عن[٤] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[٥] محمد

---

[١] یہ ٣٥ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشورا کے دن سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشورا سنا ١٣١١ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء

سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری

یوم عاشوراء سمعت[9] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[10]

امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[11]

فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت[12]

ابا الفرج ابن الشیخه یوم عاشوراء سمعت[13] ابا الحسن علی بن اسمٰعیل بن قریش فی یوم

عاشوراء سمعت[14] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[15] عن ابی حفص عمر بن

طبرزد یوم عاشوراء سمعت[16] عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء

انبانا[17] ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء انبانا[18] ابو الحسن

علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[19] یوسف بن یعقوب

القاضی یوم عاشوراء انبانا[20] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[21] حماد بن

زید یوم عاشوراء عن[22] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[23] عبد اللہ

ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[24] ابی قتادة قال ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال "صیام[1] یوم عاشوراء انی احتسب

علی اللہ عز وجل ان یکفر السنة التی قبلها" هذا حدیث صحیح

[1] ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

٣٦

الحديث السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

کیسی سندیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

بزرگ ۱۲/۱۱ سر ...

ارويه عن[1] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[2] والده عن[3] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[4] السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى البطيحاء عن[5] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[6] الشيخ ابراهيم الكردي انا الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے ۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير عن [١٠] جده المحب
الاخير عن [١١] عم ابيه الامام ابي اليمن محمد عن [١٢] ابيه الشهاب احمد عن [١٣]
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابي بكر بن علي بن فارس الحسني الطبري المكي قال [١٤] انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن بحرمى المكي في الحرم الشريف قال [١٥] انا به السيد شرف
بقية السادة ببلخ فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسيني قال [١٦] انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ياسر الانصاري قال [١٧] حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علي بن الحسن بن عبيد الله بن علي بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علي زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علي كرم الله وجهه ورضي عنهم قال حدثنا [١٨] والدي علي يعني ابن ابي
طالب سنة ٤٦٢ حدثني [١٩] والدي ابو طالب الحسن النقيب سنة ٤٢٠ حدثني [٢٠]
والدي عبيد الله ثني [٢١] والدي محمد ثني [٢٢] والدي عبيد الله ثني [٢٣]
والدي علي ثني [٢٤] والدي الحسن ثني [٢٥] والدي الحسين وهو اول من دخل

بلخ قثنی والدی جعفر الملقب بالحجۃ[۲۷] ثنی والدی عبداللہ ھو الاعرج[۲۸]
ثنی والدی الحسین الاصغر[۲۹] ثنی والدی علی زین العابدین[۳۰] قال ثنی
والدی الشہید احد الریحانتین الحسین[۳۱] قحدثنی والدی امیرالمومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ق قرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

"لیس[۵۱] الخبر کالمعائنۃ" وبھذا الاسناد قال "الحرب[۵۲]
خدعۃ" وبہ الیہ ق "المسلم[۵۳] مرآۃ المسلم" وبہ الیہ ق "المستشار[۵۴]
مؤتمن" وبہ الیہ ق "الدال[۵۵] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ
قال "استعینوا[۵۶] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال
"اتقوا[۵۷] النار ولو بشق تمرۃ" وبہ الیہ ق "الدنیا[۵۸] سجن
المؤمن وجنۃ الکافر" وبہ الیہ ق "الحیاء[۵۹] خیر کلہ"

[۵۱] سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہوسکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ [۵۲] جنگ مکر ہے ۱۲ [۵۳] ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے ۱۲ [۵۴] جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ [۵۵] نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے۔ یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ [۵۶] اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ [۵۷] جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے یعنے زیادہ خیرات نکر سکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ [۵۸] دنیا مومن کے لئے قیدخانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ [۵۹] حیا سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قہ "عدۃ[۱۰] المؤمن کاخذ الکف" وبہ الیہ قہ "لا یحل[۱۱]
لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام" وبہ الیہ قہ "لیس[۱۲]
منا من غشنا" وبہ الیہ قہ "ما[۱۳] قل وکفی خیر مما کثر والھی"
وبہ الیہ قہ "الراجع[۱۴] فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ" وبہ الیہ قہ
"البلاء[۱۵] مؤکل بالمنطق" وبہ الیہ قہ "الناس[۱۶] کاسنان المشط"
وبہ الیہ قہ "الغنی[۱۷] غنی النفس" وبہ الیہ قہ "السعید[۱۸]
من وعظ بغیرہ" وبہ الیہ قہ "ان من[۱۹] الشعر لحکمۃ وان
من البیان لسحرا" وبہ الیہ قہ "عفو[۲۰] الملوک ابقاء للملک"
وبہ الیہ قہ "المرء[۲۱] مع من احب" وبہ الیہ قہ "ما ھلک[۲۲] امرأ

۱۰ؔ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ۱۱ؔ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا
حلال نہیں ۱۲ ۱۲ؔ جسنے ہمکو دہوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ۱۳ؔ لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایۃ کرنیوالی
تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ۱۴ؔ کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ۱۵ؔ بلا باتوں
کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالبًا ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی
حفاظت ضرور ہے ۱۶ؔ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ۱۷ؔ توانگری دل کی توانگری ہے ۱۸ؔ نیک بخت وہ ہے
جو غیر کی حالت سے عبرت ونصیحت اختیار کرے ۱۹ؔ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲
۲۰ؔ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ۲۱ؔ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی
تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ ۲۲ؔ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک
نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ قہ "الولد[۲۳] للفراش وللعاهر الحجر" وبہ الیہ قہ "الید[۲۴] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ قہ "لایشکر[۲۵] اللہ من لایشکر الناس" وبہ الیہ قہ "حبک[۲۶] الشیئ یعمی ویصم" وبہ الیہ قہ "جبلت[۲۷] القلوب علی حب من احسن الیها وبغض من اساء علیها" وبہ الیہ قہ "التائب[۲۸] من الذنب کمن لاذنب له" وبہ الیہ قہ "الشاهد[۲۹] یری مالا یری الغائب" وبہ الیہ قہ "اذا[۳۰] جاء کم کریم قوم فاکرموه" "الیمین[۳۱] الفاجرة تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ قہ "من[۳۲] قتل دون ماله فهو شهید"

---

۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالی کا ناشکر ہے ۱۲ ۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت واتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید

وبہ الیہ قہ "الاعمال[٣٣] بالنیۃ" وبہ الیہ قہ "سید[٣٤] القوم خادمھم"

وبہ الیہ قہ "خیر[٣٥] الامور اوسطھا" وبہ الیہ قہ "اللھم[٣٦] بارک لامتی

فی بکورھا یوم الخمیس" وبہ الیہ قہ "کاد[٣٧] الفقر ان یکون کفرا"

وبہ الیہ قہ "السفر[٣٨] قطعۃ من العذاب" وبہ الیہ قہ "المجالس[٣٩]

بالامانۃ" وبہ الیہ قہ "خیر[٤٠] الزاد التقوی" فھذہ اربعون

حدیثا بسند واحد وغالب متونھا من الاحادیث الشھیرۃ التی

ھی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاھر علیہ لوائح الصدق

والقبول واللہ تعالی اعلم۔

ف٣٣ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملونکا دارمدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ١٢ ف٣٤ قوم کا سردار انکا خادم ہے ١٢ ف٣٥ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط وتفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ١٢ ف٣٦ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے دن برکت عطا فرما ١٢ ف٣٧ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ١٢ ف٣٨ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ١٢ ف٣٩ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ١٢ ف٤٠ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس٤٠ صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہ محمد فیاض خان غفر اللہ لہ

۳۷

اس حدیث کے سلسلے میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۶ چھتیس واسطے ہیں

الحدیث[۱] السابع[۲] والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالیٰ الی الامام الهمام نعمان بن ثابت رضی الله عنه

فاقول ارویه عن العلامة[۱] الشیخ اسعد الدهان الحنفی عن[۲] الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن[۳] علاء الدین عابدین الحنفی عن[۴] ابیه محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد المحتار و ارویه ایضا عن[۱] ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن[۲] الشیخ ادریس الحنفی عن[۳] محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن[۴] ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن[۵] فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن[۶] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن[۷] المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن[۸] خیر الدین الرملی الحنفی عن[۹] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[۱۰] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[۲] الحنفی عن[۱۱] ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[۱۲] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[۱۳]

۱؎ یہ سینتیسویں[۳۷] حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

۲؎ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ ابدا

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن [١٤] حافظ الدین محمد بن محمد الطاہر الحنفی

عن [١٥] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن [١٦] جدہ تاج

الشریعۃ محمود الحنفی عن [١٧] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی عن [١٨]

ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن [١٩] محمد

ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن [٢٠] شمس الائمۃ ابی بکر بن محمد الزرنجری

الحنفی عن [٢١] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد الحلوانی [١] الحنفی عن [٢٢] القاضی

ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن [٢٣] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری

الحنفی عن [٢٤] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن [٢٥] ابی حفص محمد

البخاری الحنفی عن [٢٦] والدہ ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی

عن [٢٧] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن [٢٨] الامام الہمام

سراج اللہ الملک العلام امام الائمۃ وسلطان ہذہ الامۃ ابی

حنیفۃ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل حنفی عن [٢٩]

---

[١] الحلوانی - اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ہذا اللفظ ثلثۃ اقوال - بفتح الحاء المہملۃ وبالہمزۃ فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون - وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتہی مختصراً ملخصاً من نقل مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ

محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد عن ابراهيم النخعي عن علقمة بن مرثد عن عبد الله بن بريدة
عن ابيه قال - كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا
او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى
لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله وفي سبيل
الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا
ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين
فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم
وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك
فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم
الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم
ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

لہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے - پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں - اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو - اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انہیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے - پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے - پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسبات کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لاتدرى اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون [٣٨] المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک چونتیس [٣٤] واسطے ہیں۔

ارويه عن [١] الشيخ صالح كمال الحنفى عن [٢] والده صديق كمال الحنفى عن [٣] عبدالله سراج الحنفى شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن [٤] عمر بن عبدالكريم الحنفى عن [٥] مفتى الاحناف عبدالملك بن عبدالمنعم القلعى الحنفى عن [٦] والده عبدالمنعم الحنفى عن [٧] ابيه تاج الدين الحنفى عن [٨] الشيخ حسن العجيمى الحنفى عن [٩] عبدالغنى النابلسى الحنفى قال حدثنا [١٠] شيخنا عبدالباقى الحنبلى [١١] ح حدثنا الشيخ موسى الحنفى ح [١٢] انا الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفى ح [١٣] انا شمس الدين الحنفى [١٤] انا قاضى القضاة لسان الدين الحنفى [١٥] انا والدى سرى الدين عبدالبر ابن

لہ [١٥] اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہوا ١٢ محمد عبدالہادی غفرالله له

الشحنة الحنفي انا[16] زين الدين ابن قطلوبغا الحنفي انا[17] امين الدين
الحنفي انا[18] قوام الدين محمد الاكفاني الحنفي انا[19] عز الدين الحنفي
انا[20] حافظ الدين محمد الحنفي انا[21] محمد بن عبد الله الحنفي انا[22] بدر الدين
عمر بن عبد الكريم الحنفي انا[23] عبد الرحمن الكرماني الحنفي انا[24] القاضي
محمد بن الحسن الحنفي انا[25] القاضي ابو زيد الدبوسي الحنفي انا[26] القاضي
ابو جعفر الحنفي الفقيه على النسفي انا[27] ابو بكر بن محمد بن الفضل
الحنفي انا[28] ابو محمد عبد الله السبذموني انا[29] ابو حفص الصغير
الحنفي انا[30] والدي ابو حفص الكبير احمد الحنفي انا[31] الامام محمد
ابن الحسن الشيباني الحنفي انا الامام الاعظم ابو حنيفة رضي الله
تعالى عنه عن عبد الله بن ابي حبيبة الانصاري الصحابي
رضي الله تعالى عنه قال سمعت ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه
يقول[1] كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

---

[1] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

"يا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانى رسول

الله وجبت له الجنة" قلت وان زنى وان سرق قال فسار

ساعة فعاد لكلامه فقلت وان زنى وان سرق قال صلى الله

عليه وسلم "وان زنى وان سرق وان رغم انف

ابى الدرداء" فكان ابو الدرداء رضى الله تعالى عنه يحدث

بهذا الحديث كل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم

ويضع اصبعه على انفه ويقول وان رغم انف ابى الدرداء واخرج

البخارى نحوه فى كتاب الاستيذان عن ابى ذر رضى الله تعالى عنه بقصة طويلة

٣٩

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين رحمهم الله تعالى الى الامام الشافعى رضى الله عنه	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

اخبرنى الحبيب حسين الحبشى الشافعى عن والده السيد محمد الشافعى

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ ؎ انچالیسویں حدیث اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

عن[٤] السید عبدالرحمن بن نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول
الاهدل الشافعی عن[٥] ابیه نفیس الدین سلیمان بن یحیی الشافعی
عن[٦] احمد بن محمد شریف مقبول الاهدل الشافعی عن[٧] احمد بن احمد
ابن حمزة الرملی الشافعی عن[٨] شیخ الاسلام زکریا الانصاری الشافعی
عن الحافظ ابن حجر الشافعی عن[٩] الزین العراقی عن[١٠] العلاء ابن
العطار عن[١١] مرجح المذهب محی الدین النووی الشافعی عن[١٢] الکمال
ابن سلال الاربلی الشافعی عن[١٣] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغیر عن[١٤] عبد الغفار القزوینی عن[١٥] ابی القاسم الرافعی الشافعی عن[١٦] محمد
ابن الفضل الشافعی عن[١٧] محمد بن یحیی النیسابوری عن[١٨] الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی الشافعی عن[١٩] امام الحرمین ابی
المعالی عبدالملک بن عبدالله بن یوسف الجوینی الشافعی عن[٢٠]
ابیه ابی محمد عبدالله الجوینی الشافعی عن[٢١] عبدالله بن احمد القفال المروزی
عن[٢٢] ابی زید محمد بن احمد المروزی عن[٢٣] ابراهیم بن احمد المروزی عن[٢٤] ابراهیم
ابن شریح الباز الاشهب عن[٢٥] ابی العباس عثمان الانماطی عن[٢٦] (ابی القاسم)
ابراهیم المزنی عن[٢٧] امام المسلمین ناصر سنة سید المرسلین محمد

ابن ادریس ابی عبد اللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن

السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن[۲۸]

مسلم بن خالد الزنجی عن[۲۹] ابن جریج عن[۳۰] عمرو بن یحیی المازنی

عن[۳۱] محمد بن یحیی بن حبان عن[۳۲] عمہ واسع بن حبان عن[۳۳]

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ[۱]۔

اس حدیث میں حضرت ... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۲۷ شافعی واسطے ہیں۔

الحدیث الاربعون[۲] المسلسل کذالک

۴۰

اخبرنا[۱] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[۲] السید احمد دحلان

الشافعی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[۴] احمد بن عبید

العطار الشافعی عن[۵] الامام العجلونی الشافعی عن[۶] مفتی الشافعیۃ

بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[۷] والدہ الشیخ عبد الکریم

الشافعی عن[۸] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[۹] البدر الشافعی عن[۱۰]

الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] علم الدین البلقینی

---

[۱] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲

[۲] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن[١٣] والدہ سراج الدین الشافعی قال[١٤] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی تو[١٥] اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی تو اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی تو[١٦] اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی تو[١٧] انا ابو طاہر السلفی الشافعی تو[١٨] اخبرنا الکیا الہراسی الشافعی تو[١٩] اخبرنا امام الحرمین الشافعی تو[٢٠] اخبرنا والدی الجوینی الشافعی[٢١] اخبرنا ابو بکر الحیری الشافعی[٢٢] اخبرنا ابو العباس الاصم الشافعی[٢٣] اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی[٢٤] اخبرنا الامام الشافعی عن[٢٥] الامام مالک عن نافع[٢٦] عن ابن عمر[٢٧] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[١٥] المتبایعان

کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک ۱۲ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث الحادی[٥٢] والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ**	علیہ وسلم تک چھبیس[٢٦] واسطے ہیں

٥١ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے - اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے - یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے - اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲
٥٢ اکتالیسویں حدیث - اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ ۱۲

٤١

فنقول حدثنا[1] شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن الشيخ[2] سليم
البشري المالكي عن[3] احمد منة الله المالكي ح وحدثنا[1] ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكي عن[2] احمد منة الله المالكي عن[3] محمد الامير المالكي
عن[4] علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن[5] السيد محمد الزرقاني
المالكي عن[6] والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا[7] الشيخ
ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا[8] سالم السنهوري المالكي اخبرنا[9] ناصر
الدين اللقاني المالكي انا[10] ابو السعادات محمد بن عبد المعطي
المالكي انا[11] جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا[12] محمد
ابن عيسى المالكي انا[13] زين الدين بن خلدون المالكي انا[14] ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكي انا[15] علم الدين محمد بن الحسين المالكي (هو صاحب التاريخ الشهير ۱۲)
انا[16] عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا[17] جدي اسمعيل المالكي
انا[18] محمد بن الوكيل المالكي انا[19] سليمان بن خلف الباجي المالكي
انا[20] يونس بن عبد الله المالكي انا[21] يحيى بن عبد الله الليثي المالكي
انا[22] عبيد الله بن يحيى المالكي انا[23] والدي يحيى بن يحيى المالكي
اخبرنا[24] الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكي عن[25]

ابن شهاب عن[٥١] انس رضی الله عنه قال کنا نصلی العصر مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یذهب الذاهب الی قباء فیاتیهم والشمس مرتفعة" حدیث متفق علیه مسلسل بالفقهاء المالکیة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[٢] واسطے ہیں۔

الحدیث الثانی والاربعون[٥٢] المسلسل بالصوالحة و بالحنابلة فی اکثره

٤٢

ارویه[١] عن شیخی المحدث عبد الله القدومی النابلسی الحنبلی عن[٢] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[٣] مصطفی الرحیبانی عن[٤] احمد البعلی حدثنا[٥] ابو المواهب الحنبلی حدثنا[٦] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی[٧] محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[٨] شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا[٩] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزه اخبرنا[١٠] ابو العباس احمد بن عبد الهادی الصالحی الحنبلی انبانا[١١] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

---

[٥١] حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ١٢

[٥٢] بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

أخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلی انبأنا[14] ابو بکر محمد بن عبد الباقی الحنبلی حدثنا[15] ابو اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی الحنبلی انبأنا[16] ابو محمد عبد الله بن ابراهیم بن ایوب بن راسی أخبرنا[17] ابو مسلم ابراهیم ابن عبد الله التیمی حدثنا[18] محمد بن عبد الله الانصاری حدثنا[19] سلیمان التیمی عن[20] انس بن مالک رضی الله تعالی عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم «من[51] **كذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار**» وهذا الحدیث صحیح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغیره وهو من ثلاثیات البخاری وقد اتفق الشیخان علی اخراجه واخرجه ایضاً احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وغیرهم بل هو متواتر کما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں مؤلف اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحدیث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالی الی الامام احمد رضی الله تعالی عنه فی غالبه**	درمیان بیس[52] واسطے ہیں۔

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہئے۔ یعنی ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[52] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

آرویہ عن[1] شیخی العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن الشیخ عمر المعروف بالشطی عن[2] الشیخ مصطفی الرحیبانی عن[3] الشیخ احمد البعلی حدثنا[4] ابو المواہب الحنبلی حدثنا[5] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[6] عبد الرحمن البہوتی الحنبلی حدثنا[7] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی حدثنا[8] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[9] بدر الدین الصفدی[10] القاہری الحنبلی حدثنا[11] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[12] ابو علی الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[13] ابو القاسم ہبۃ اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[14] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[15] ابو بکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[16] عبد اللہ بن الامام احمد الحنبلی حدثنا[17] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[18] ابن ابی عدی عن[19] حمید عن[20] انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] اذا اراد اللہ بعبد

خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

[1] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثی بهذا السند عن الامام احمد عن ابی عیینة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ولموضع[۵۱] سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا ومافیها۔

۴۲

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس واسطے ہیں[۳۲]

الحدیث الرابع والاربعون[۵۲] المسلسل بالحفاظ

ارویه بالاجازة العلامة اخبرنی العلامة الحافظ الشیخ شعیب المحدث المغربی عن الحافظ الشیخ سلیم البشری عن الحافظ احمد منة الله الازهری عن الحافظ الامیر الکبیر المصری ح وارویه عالیا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن سلیمان حسب الله المصری عن الحافظ عبد الغنی الدمیاطی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالی اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

[۵۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر دل کا قصد کرتا ہے وہیں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے کہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۵۲] چوالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[١] الحافظ الامير الكبير عن[٢] الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن[٣]
الحافظ محمد عقيلة عن[٤] الحافظ حسن العجيمي عن[٥] الحافظ احمد
العجل عن[٦] الحافظ البدر محمد الغزي عن[٧] الحافظ الامام السيوطي
ح وارويه اعلى منه عن[١] العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن[٢] والده الحافظ محمد الحبشي عن[٣] الحافظ الشيخ عمر العطار
عن[٤] الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن[٥] الحافظ محمد بن سنة
عن[٦] الحافظ شريف محمد عن[٧] الحافظ بدر الدين الكرخي عن[٨]
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم ار وعنه غير هذا الحديث - اخبرني[٩] حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني[١٠] الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن[١١] والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال[١٢] اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال[١٣] اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال[١٤] اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال[١٥] حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال[١٦] اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزينبي قال[١٧] اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماكولا قال[١٨] حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال[١٩] حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال
حدثنا ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی
هسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل
قال حدثنا احمد بن حنبل حدثنا زهیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن
معین قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا عبید الله بن معاذ
قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبة عن ابی بکر بن حفص عن ابی سلمة

ابی حفص

عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت ‹‹کن[1] ازواج النبی
صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون
کالوفرة›› اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

۴۵ع

الحدیث الخامس[2] والاربعون المسلسل بالقضاة

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[2] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ میں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل رحمہ اللہ تعالیٰ فیما شافھنی بہ[١٢] عن الشیخ الامام القاضی تقی الدین سلیمان بن حمزۃ الحنبلی[١٣] عن عم ابیہ القاضی الامام شیخ الاسلام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن شیخ الاسلام ابی عمر ح[١٤] اخبرنا الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی القاضی فی فنہ کتابۃ[١٥] اخبرنا علی بن یحیی المدبر القاضی[١٦] اخبرنا القاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی[١٧] اخبرنا القاضی هناد بن ابراهیم[١٨] اخبرنا القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ[١٩] حدثنا القاضی ابوبکر محمد بن علی بن عبد العزیز البصری[٢٠] حدثنا القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی[٢١] اخبرنا القاضی ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب[٢٢] حدثنا ابی القاضی یوسف ابن یعقوب[٢٣] حدثنا القاضی اسمعیل بن اسحٰق[٢٤] حدثنا القاضی محمد بن مسلمۃ[٢٥] حدثنا القاضی مالک بن انس[٢٦] حدثنا القاضی سلیمان بن ابی ربیعۃ[٢٧] حدثنا القاضی شریح[٢٨] حدثنا امیر المؤمنین اقضی الامۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم "شمّوا النرجس ولو في اليوم مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله تعالى اعلم

٤٦

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں	الحدیث السادس[۵۲] والاربعون[۴۶] المسلسل بالثقات	اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ

اخبرني[۱] الشيخ عبد الجليل برّاده المدني وكان ثقة قال اخبرني[۲] السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة قال اخبرني[۳] صالح الفلاني وكان

---

۵۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں یعنی اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اھ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل کریں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۵۲ یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا[٤] محمد بن سنة الفلاني وكان ثقة قال اخبرنا[٥]
الشريف محمد بن عبد الله وكان ثقة قال اخبرنا[٦] السراج عمر بن
الجائي قال اخبرنا[٧] الحافظ السيوطي وكان ثقة قال اخبرنا[٨] ابو القاسم عمر
ابن فهد وكان ثقة قال اخبرنا[٩] الامام الجزري وكان ثقة قال
في اسنى المطالب اخبرنا[١٠] شيخنا الامام محمد بن احمد قراءة عليه
وكان ثقة قال اخبرنا[١١] شيخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وكان ثقة قال
اخبرنا[١٢] ابو علي البغدادي وكان ثقة قال اخبرنا[١٣] ابو القاسم
الشيباني وكان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التميمي وكان ثقة
اخبرنا[١٥] ابن مالك وكان ثقة حدثنا[١٦] عبد الله بن احمد بن
محمد وكان ثقة حدثني[١٧] ابي وكان ثقة حدثنا[١٨] وكيع وكان ثقة
حدثنا[١٩] مسعر وسفيان (الثوري) وكانا ثقتين عن[٢٠] عثمان
ابن المغيرة الثقفي عن[٢١] علي بن ربيعة الوالبي عن[٢٢] اسماء ابن الحكم
الفزاري عن[٢٣] علي رضي الله تعالى عنه قال كنت اذا سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء
منه واذا حدثني غيره استحلفته . فاذا حلف لي صدقته

وان ابا بکر حدثني[٢٤] وصدق ابو بکر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال ((ما[٢٥] من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (وقال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له)) هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابو داود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں۔

الحديث السابع والاربعون[٢٦] المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

٤٧

ارويه عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن[٢] الشيخ عبد الغني الصوفي عن[٣] الشيخ عابد الصوفي عن[٤] عمه محمد

---

[١] یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ [٢] سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[۵] محمد السمان الصوفی عن[۶] عبد اللہ بن
سالم البصری الصوفی عن[۷] الشیخ البابلی الصوفی عن[۸] الزین بن
عبد اللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[۹] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[۱۰] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[۱۱] شرف الدین المراغی الصوفی عن[۱۲] الزین
عبد الرحیم العراقی الصوفی عن[۱۳] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[۱۴] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن[۱۵]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[۱۶] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[۱۷] البرهان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[۱۸] القطب الربانی السید عبد القادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[۱۹] ابی الفتح محمد عبد الباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[۲۰] رزق اللہ بن عبد الوهاب
الیمنی الصوفی عن[۲۱] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبد الرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[۲۲] عبد الواحد
ابن علی السیاری الصوفی انا[۲۳] خالی بن القاسم السیاری الصوفی

الحضرمی

[٢٤] أنا احمد بن عباد بن مسلم [٢٥] نا محمد بن عبيدة الصوفي [٢٦] أنا عبد الله
ابن عبيد العامري الصوفي [٢٧] أنا سورة بن شداد الصوفي [٢٨] عن
سفيان الثوري [٢٩] عن ابراهيم بن ادهم الصوفي [٣٠] عن موسى بن يزيد
الراعي الصوفي [٣١] عن اويس القرني [٣٢] عن علي رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [٥١] ان لله تعالى تسعة
وتسعين اسماء مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس —
الى الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں ۳۲ اور رسول اللہ

الحديث الثامن والاربعون [٥٢] المسلسل بالصوفية [٥٣] ايضا قدس الله اسرارهم

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۳۲ واسطے ہیں۔

۴۸

[٥١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کرلیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲
[٥٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [٥٣] استاد کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمۃ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا مَن صفي سره عن الكدر وامتلى قلبه من العبر وانقطع الى الله عن البشر واستوى عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

حدثني[1] عبد الجليل براده الصوفي عن[2] احمد منة الله المصري
الصوفي عن[3] احمد بن عبيد العطار الصوفي عن[4] العلامة العجلوني
الصوفي قال في ثبته حدثنا[5] اجازة شيخنا الملا الياس الكوردي الصوفي
عن[6] ابراهيم الكوراني ثم المدني الصوفي عن[7] شيخه العارف احمد
القشاشي الصوفي عن[8] ابي المواهب احمد بن علي الشناوي
الصوفي عن[9] والده العارف نور الدين علي بن عبد القدوس
الصوفي عن[10] الشيخ العارف عبد الوهاب الشعراني الصوفي
عن[11] شيخ الاسلام زكريا بن محمد الصوفي عن[12] العارف
شرف الدين ابي الفتح محمد بن زين الدين الاموي المراغي
ثم المدني الصوفي عن[13] شرف الدين اسمعيل بن ابراهيم
الهاشمي الزبيدي الجبرتي الصوفي باجازته العامة عن[14] المسند
المعمر ابي الحسن علي بن عمر الواني الصوفي باجازته العامة عن[15]
العارف بالله سيدي محي الدين ابن العربي الصوفي عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید عالم صفحہ ۱۲

جمال الدين يونس بن يحيى الهاشمي الصوفي عن[١٧] ابي الوقت
عبد الاول السجزي الصوفي عن[١٨] ابي اسمعيل عبد الله بن محمد
ابن متّ الانصاري الهروي الحافظ الفقيه المفسر المحقق
الصوفي انه قال في كتابه منازل السائرين اخبرنا[١٩] حمزة
ابن محمد الحسيني الصوفي اخبرنا[٢٠] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمي الصوفي ثم سمعت[٢١] ابا عبد الله علان بن زيد
الصوفي بالبصرة ثم سمعت[٢٢] جعفر الخالدي الصوفي قال سمعت[٢٣] الجنيد
الصوفي ثم سمعت[٢٤] السري بن مغلس السقطي الصوفي عن[٢٥] معروف
الكرخي الصوفي عن[٢٦] جعفر بن محمد الصادق الصوفي عن[٢٧] ابيه محمد الباقر
الصوفي عن[٢٨] ابيه علي عن[٢٩] ابيه الامام الحسين بن علي عن[٣٠] علي عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "طلب الحق غربة"[١] قال
الكوراني في مسالك الابرار نقلا عن الهروي حديث غريب
قال فهو من رواية جعفر الصادق عن الباقر عن ابيه عن الامام

---

[١] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسين عن علي رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی جیاد المسلسلات بلفظ آخر من طریق آخر عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق فریضۃ"[1] وقال فیہ قال السلفی ہذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ الصوفیۃ الزہاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بہم۔	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا محمد ابو الطاہر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراہیم الکورانی الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالیٰ الشیخ محی الدین محمد بن العربی الصوفی عن الزاہد عبد الوہاب بن علی البغدادی الصوفی بقراءتہ علی ابی الفضل احمد بن طاہر الصوفی

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲

[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابی بکر احمد بن علی الشيرازی الصوفی
عن شيخ الصوفية بخراسان محمد بن الحسين السلمی الصوفی [٢٠] قال اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد الله الذهبی [٢١] تی ببغداد اخبرنا ابو عمرو
عثمان بن حجرة الکازرونی بها [٢٢] حدثنا احمد بن الحسين المصری
الصوفی المعروف بابن الجمصی [٢٣] ثنا علی بن جعفر البغدادی الصوفی
[٢٤] ثنا ابو موسی الديبلی حدثنا ابو يزيد البسطامی [٢٥] الصوفی [٢٦] حدثنا
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی [٢٧] عن عمرو بن قيس الملائی
الصوفی [٢٨] عن عطية العوفی الصوفی [٢٩] عن ابی سعيد الخدری رضی
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان [١] من ضعف
اليقين ان ترضی الناس بسخط الله وان تحمدهم
علی رزق الله وان تذمهم علی ما لم يؤتک الله
ان رزق الله لا يجره حرص حريص ولا يرده کره

[١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج اور غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانتا ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

کارہ ان اللہ بحکمتہ وجلالہ جعل الروح والفرح فی الرضی وجعل الھم والخوف فی الشک والسخط"

ولہ شاہد من وجہ اخر علی خرجہ ابو نعیم عن ابن مسعود رفعہ "لا ترضین احدا بسخط اللہ ولا تحمدن احدا علی فضل اللہ ولا تذمن احدا علی ما لم یوتک اللہ فان رزق اللہ تعالی لا یسوقہ الیک حرص حریص ولا یردہ عنک کرہ کارہ ان اللہ تعالی بقسطہ وعدلہ جعل الروح والفرح فی الرضی والیقین وجعل الھم والحزن والشک فی السخط" ولہ شاہد ایضا عن ابن مسعود ایضا اخرجہ ابن ابی الدنیا عنہ بلفظ "ان الروح والفرح فی الیقین والرضی وان الغم والحزن فی الشک والسخط" انتہی مختصرا۔

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخمسون المسلسل بالصوفیۃ ایضا	علیہ وسلم تک ۲۶ چھبیس واسطے ہیں

ف ۵۰

ف ۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

ف ۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی[١٨] الدین بن العربی عن[١٩] ابی الخیر احمد ابن اسمٰعیل الطالقانی عن[١٧] ابی عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی عن[١٨] ابی بکر البیہقی اخبرنا[١٩] علی بن احمد بن عبدان[٢٠] اخبرنا احمد ابن عبید الصفار حدثنی[٢١] محمد بن الفضل بن جابر[٢٢] حدثنا الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا[٢٣] اسمٰعیل عیاش عن[٢٤] المطعم بن المقدام عن[٢٥] نصیح العبسی عن[٢٦] رکب المصری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبی[١] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اہل الذل والمسکنۃ وخالط اہل الفقہ والحکمۃ طوبی لمن ذل نفسہ وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

[١] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایة) وکرمت علانیته (بدل صلحت علانیته) وعزل عن الناس شره وطوبی لمن عمل بعلمه وانفق الفضل من ماله وامسک الفضل من قوله" قال العلامة العجلونی عن الامام الکورانی انه ذکر فی مسالک الابرار ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا علی ذکره فی الصحابة وان کان غیر مشهور فیهم اھ وھو بفتح الراء وسکون الکاف آخره موحدة انتھی

نمبر ۵۱

الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاة وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

فاقول حدثنی[1] شیخی العلامة عبد الجلیل برادہ النحوی عن[2] احمد منة اللہ المصری النحوی عن[3] العلامة احمد بن عبید العطار الدمشقی النحوی عن[4] العلامة محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی حدثنا[5] شیخنا اجازة ابو المواھب النحوی عن[6] والدہ عبد الباقی الحنبلی النحوی حدثنا[7] الشیخ موسی النحوی اخبرنا[8] زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۷) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہ

۵۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا المحب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا التقی احمد
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن ھارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قراءة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماھر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وھو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو ھلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

حدثنا

حدثنا

"سيد أدم[2] الدنيا والآخرة اللحم وسيد ريحان

أهل الجنة الفاغية[3]"، واخرجه الجلال السيوطي في جياد

المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال أخرجه

الطبراني في احد معاجمه وابو نعيم في الطب النبوي والبيهقي

في شعب الايمان وابو عثمان الصابوني في المائتين عن ابي هلال

به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني ان ابا هلال تفرد به

عن ابن بريدة وابو هلال وثق وفيه لبعض ضعف - قال البيهقي

رواه جماعة عن ابي هلال تفرد به ابو هلال محمد بن سليم

لطيفة - نروى العوبية عن[1] شيخنا العلامة براده عن[2] احمد منة الله

عن عبيد العطار عن[3] اسمعيل العجلوني عن[4] عبد الجليل عن[5] والده

ابي المواهب عن[6] والده عبد الباقي عن[7] عمر القاري عن[8] البدر

---

[1] یعنی دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز اسكانها جمع ادام قيل هو بالاسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأدم فاتي بخبز وادم من ادم البيت الخ [3] فاغية شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں واژگوں کارند وشگوفہ کہ از اں بہم رسد و نباتہ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا في المنتخب - وهي نور الحناء اى زهرها ذكره الاصمعي كذا في ثبت الامام العجلوني یعنی فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

الغزی[١٠] عن الجلال السیوطی[١١] عن الکافیجی[١٢] عن الشمس الجیادی عن[١٣] اکمل الدین الحنفی عن[١٤] اثیر الدین ابی حیان عن[١٥] ابن ابی الاحوص عن[١٦] ابی علی الشلوبین عن[١٧] نخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی عن[١٨] ابی الرماک عن[١٩] ابن الاخضر عن[٢٠] ابن طراوۃ عن[٢١] یونس ابن عیسی الاعلم عن[٢٢] ابی علی القالی عن[٢٣] ابن درستویہ عن[٢٤] المبرد عن[٢٥] المازنی عن[٢٦] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ عن[٢٧] سیبویہ عن[٢٨] الخلیل بن احمد عن[٢٩] عیسی بن عمر عن[٣٠] ابی عمرو ابن العلاء عن[٣١] نصر بن عاصم عن[٣٢] ابی الاسود الدولی عن علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو لما کتب - قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

٥٢

تیئیس (٢٣) واسطے ہیں۔	الحدیث الثانی والخمسون المسلسل بالشعراء	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

وانا الی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادۃ[١] ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[١] یہ باونویں حدیث ہے - جس میں شعراء کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ١٢

ممار أيت من الانام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرآة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولـه ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

وله مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة
اوردتها في غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا احمد منة الله وله
شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلوني
وله شعر قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني
النابلسي وله شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها
قم حدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي وله شعر قم حدثنا الشيخ موسى
الحجاوي وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[١٠] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدى
وكان يشعر اخبرنا[١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[١٥] ابو الحسن علي السخاوى ذو النظم الشهير انبانا[١٦] ابو طاهر
السلفى ذو الشعر الكثير انبانا[١٧] ابو الوفا على بن شهريار الزعفرانى
وكان يشعر اخبرنا[١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[٢٣] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر قال
انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظھر یا ابا لیلی" قلت الجنۃ قال "اجل ان شاء اللہ تعالی" قال ثم قلت؎ ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ ؎ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا ؎ ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ ؎ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا ؎ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"[51]

الحدیث الثالث والخمسون[52] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ لصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

ارویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دھرہ

[51] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں۔ جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدہ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[52] ترپنویں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ١٢

عن[2] السید اسمعیل البرزنجی زاهد عصره عن[3] صالح الفلانی صوفی
زمانه عن[4] محمد بن سنه الفلانی محدث زمانه عن[5] الشریف
محمد بن عبد الله نادره وقته عن[6] عمر بن الجائی سراج عصره عن
الحافظ السیوطی[7] مجدد زمانه ومحدث اوانه عن[8] عمر بن فهد اوحد
عصره عن[9] الامام الجزری قاری وقته ومحدث دهره قال اخبرنا[10]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاهد عصره
اخبرنا[11] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانه
انا[12] الشیخ ظهیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقته انا[13] ابو طاهر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانه انا[14] ابو بکر عبد الله بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصره
انا[15] ابو المبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانه انا[16] سلیمان بن ابراهیم بن محمد بن سلیمان نادر
دهره حدثنا[17] ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
غریب وقته حدثنا[18] ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
نزیل دهره ثنا[19] ابو حامد احمد بن محمد بن هاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا[12] ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا[12] ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا[11] ابی موسی
ابن جعفر الکاظم ثنا[14] ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا[15] ابی محمد بن علی
الباقر ثنا[16] ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا[17] ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا[18] ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الہ الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہو گیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۵۴

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد

ارويه عن مولانا عبد الجليل المدني عن منة الله المصري الازهري عن عبد الرحمن الكزبري الدمشقي عن ابن بدير المقدسي عن ابي النصر مصطفى الدمياطي عن ابن عقيلة المكي عن ابي المواهب البعلي عن والده الدمشقي عن احمد الفرغاني البقاعي عن ابن حجر المكي عن زكريا الانصاري عن عمر بن فهد المكي عن الحافظ ابي عبد الله محمد الدمشقي انا ابو عبد الله محمد بن محمد البالسي انا ابو العباس احمد بن ابي طالب الدير مقرني انا ابو النجا عبد الله بن عمر الحريمي انا ابو الوقت السجزي انا ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الفارسي انا ابو محمد عبد الرحيم بن احمد بن ابي شرح الانصاري الازدي انا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي ثنا العلاء بن موسى البغدادي ثنا الليث ابن سعد المصري عن ابي الزبير المكي

۱ـه یہ چوبیسویں حدیث ہے۔ اس کا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عن جابر بن عبد الله الانصاری المدنی ق م رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرة النار" قال ابن عقیلة وبالسند الی ناصر الدین قال هذا حدیث صحیح عال واخرجه الترمذی وغیره

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

الحدیث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدیین

علی ذات نبینا واسمه الصلوة والسلام من ذالک متصل بالبخاری قد یسر الله عز وجل لی روایته بکرم وجوده فلله الحمد علی ذلک حق حمده۔

ارویه عن العلامة المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن محمد القاوقجی عن محمد العدوی ابن صالح عن محمد الامیر عن محمد الحفنی عن محمد البدیری عن محمد قاسم مقری الدیار المصریة

لـه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ما شاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

سلـه یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن[8] محمد بن صلاح الدین البابلی الازهری عن[9] محمد بن عبد الله
حجازی الواعظ عن[10] محمد الغیطی عن[11] محمد بن محمد الدلجی عن[12]
الشمس محمد السخاوی عن[13] محمد بن نجم الدین العلوی المکی انا[14]
الحافظ جمال الدین محمد المخزومی انا[15] الضیاء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالکی انا[16] محمد بن محمد بن علی الطبری انا[17]
ابو عبد الله محمد بن علی انا[18] محمد بن مهاجر الموصلی انا[19] ابو بکر محمد
ابن علی بن یاسر الجیانی انا[20] فقیہ الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدی الفراوی انا[21] محمد بن علی بن الحسین انا[22]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصی المروزی انا[23] ابو الهیثم محمد
ابن علی بن محمد المکی الکشمیهنی قال[24] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن یوسف
الفربری انا[25] محمد بن اسمعیل البخاری الحافظ حدثنا[26] محمد بن
خالد بن محمد بن یحیی بن عبد الله بن خالد الذہبی ثنا[27] محمد
ابن وهب بن عطیہ هو الدمشقی ثنا[28] محمد بن حرب ثنا[29] محمد
ابن الولید الزبیدی ثنا[30] محمد بن شہاب الزہری عن[31] عروۃ
ابن الزبیر عن[32] زینب بنت ابی سلمۃ عن[33] ام سلمۃ زوج النبی

رضی اللہ تعالے عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی
بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[۵۱] فقال "استرقوا[۵۲] لہا
فان بہا النظرۃ"

٥٦

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث السادس[۵۳] والخمسون المسلسل کذلک

کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

ارویہ عن[۱] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[۲] محمد القاوقجی قال
حدثنی[۳] محمد عابد السندی عن[۴] محمد یوسف بن محمد المزجاجی
عن[۵] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[۶] محمد عقیلۃ عن[۷] محمد بن
عبد الباقی[۸] الحنبلی عن محمد بن النجم الغزی عن[۹] ابیہ محمد البدر[۱۰] الغزی
عن محمد بن محمد المری السکندری عن[۱۱] محمد بن محمد الجزری انا[۱۲] محمد
ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[۱۳] القاضی محمد بن

۵۱ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

۵۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵۳ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا محمد بن
یوسف البرزالی انا محمد بن ابی الحسین الصوفی انا محمد بن محمد
الطائی انا محمد بن عبد الواحد الدقاق انا محمد بن علی الکرانی
ثنا محمد بن اسحق بن یحیی بن مندة الاصبهانی العبدی انا
محمد ابو منصور سعد الباوردی کاتب الواقدی انا محمد
ابن عبد الله الحضرمی انا محمد بن عبد الله المثنی انا محمد
ابن بشر انا محمد بن عمرو الانصاری ثنا محمد بن سیرین انا
محمد بن محمد بن عبد الله بن جحش انا ابی عن محمد رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه مر فی السوق برجل مکشوف فخذه
فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم "غط[1] فخذک
فانها عورة" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیه وهذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین فلیس فی اسناده من نظر فی حاله سوی محمد بن عمرو
واسم جده سهل ضعفه یحیی القطان ووثقه ابن حبان وله
متابع رواه احمد وابن خزیمة من طریق العلاء بن عبد الرحمن

الباوردی

[1] وفی العزیزی صفحہ ٣٣ قاله لما مر علی جرهد الاسلمی من اهل الصفة وهو کاشف فخذه اه یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ١٢

عن ابی کثیر اتم منہ والحدیث علقہ البخاری فی صحیحہ اھ
ای عن محمد بن جحش رضی اللہ عنہ قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیہ عبداللہ بن جحش
صحبۃ وزینب بنت جحش احدی امہات المؤمنین عمتہ وکان
محمد صغیرا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد حفظ عنہ وھذا
بین فی حدیثہ ھذا فقد وصلہ احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلھم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنہ قال مر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ علی معمر فخذاہ مکشوفتان
فقال یا معمر[1] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورۃ
رجالہ رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنہ جماعۃ لکن لم
اجد فیہ تصریحا بتعدیل انتہی یقول الجامع المسکین قال

---

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبته ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی
یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک
بما شاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة
انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش۔ و
قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده
محمدا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش وابیه
عبد اللہ بن جحش صحبة اھ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا
عبد اللہ کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم
هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة ورواية انتهی
فافهم وتدبر

السواء

ع ۵۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدین	تک چھپیس [۲۶] واسطے ہیں۔

ارویہ عن[1] مولانا الشیخ احمد المکی عن[2] الشیخ احمد دحلان
عن[3] عثمان الدمیاطی عن[4] محمد الشنوانی عن[5] الامام احمد الدردیری
بالاجازۃ العامۃ عن[6] احمد الملوی واحمد الجوہری عن[7] احمد بن
مکی النخلی عن[8] احمد القشاشی عن[9] احمد بن علی بن عبد القدوس
الہاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[10] احمد النہروانی المکی عن[11] والدہ
احمد بن عبد اللہ عن[12] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[13]
احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[14] احمد بن شیبان عن[15] ابی
عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[16] الحافظ احمد بن محمد
السلفی عن[17] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن[18] القاضی
احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[19] احمد بن محمد بن
سلیمان المعروف بابن السنی عن[20] الامام ابی عبد الرحمن
احمد النسائی نا[21] عثمان ہو ابن سعید الحمصی عن[22] شعیب بن

سـ۵۷ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن[٢٣] الزهری[٢٤] حدثنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرة[٢٥] رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

دو[١] امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قالھا فقد عصم منی نفسہ ومالہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ تعالیٰ،، قال الجامع اخرجہ النسائی فی سننہ بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث واخرجہ الشیخان ایضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما لکن بزیادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس[٢٧] واسطے ہیں۔

٥٨

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل اللہ تعالیٰ ستة عشر شہرا لاغتنام الفیوض من علمائھا۔ ارویہ عن الحبیب حسین المکی[١] عن[٢] والدہ

[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوٰة ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلا زنا وقصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد جو کچھ کفر ومعاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالیٰ لیگا ۱۲ ۔ ۵۸ اٹھاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكي عن الشيخ عمر العطار المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل المكي عن
الشيخ احمد النخلي المكي عن امام المقام زين العابدين بن عبد القادر
ابن محمد بن يحيي بن مكرم الحسين الطبري المكي اجازة عن والده
عبد القادر امام المقام عن جده الامام يحيي بن مكرم بن محمد المحب
الاخير المكي عن جده الامام ابي المعالي محب الدين محمد بن
رضي الدين محمد بن المحب الاوسط محمد المكي عن عم ابيه الامام
العلامة ابي اليمن محمد بن احمد المكي انا والدي الامام شهاب الدين
ابو العباس احمد بن رضي الدين الطبري المكي ثم انا والدي امام
مقام الخليل العلامة رضي الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم
ابي بكر بن علي بن فارس الحسيني الطبري المكي وقاضي القضاة
نجم الدين ابو احمد محمد بن قاضي القضاة جمال الدين محمد بن
الحافظ محب الدين بن عبد الله الطبري المكي قال هو واحمد بن
الرضي ايضا انا به الامام عماد الدين ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علي بن الحسين الطبري المكي انا به الشيخ ركن الدين ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابي حرمي فتوح بن بنين الكاتب المكي انا

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف

بالميانشي المكي سماعا أنا[17] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين

ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه أنا[18] جدي

الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي

أنا[19] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[19] به ابو محمد الحسين بن

احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة أنا[20]

به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله

ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي

المكي مقرئها في حدود سنة ست وثلاث مائة أنا[22] به الامام

المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ثنا حدثني[23] جدي

احمد بن محمد المكي عن[24] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي

وسليم بن مسلم المكي عن[25] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن

عبد العزيز المكي عن[26] عطاء بن ابي رباح المكي عن[27] عبد الله بن عباس

رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة[1]

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انمیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہٗ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون

للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني

في الجزء الثاني من المائتين له۔

نمبر ۵۹

اس حدیث میں محبوب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چھبیس ۲۶ واسطے ہیں

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض

من علمائها الكرام - حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني

عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي

المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن

محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني ثم حدثني

به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي

الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي

المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

[1] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

السخاوی نزیل المدینة المدفون بالبقیع شمال قبة الامام مالک رضی الله عنه عن [١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن [١٣] ابیه قاضی المدینة وخطیبها زین الدین بن ابی بکر المراغی عن [١٤] شیخ المحدثین بالحرم المدنی عفیف الدین بن عبد الله بن الجمال المطری عن [١٥] الرضی ابراهیم بن محمد الطبری عن [١٦] عم ابیه یعقوب الطبری عن [١٧] یحیی ابن یونس الهاشمی اخبرنا [١٨] ابو الوقت السجزی انا [١٩] ابو الحسن الداودی انا [٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا [٢١] ابو عبد الله محمد بن یوسف الفربری انا [٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینة مدة انا [٢٣] عبد العزیز ابو عبد الله الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن [٢٤] ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی اخبره [٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبره [٢٦] انه رائ عثمان ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیه ثلاث مرات فغسلهما ثم ادخل یمینه فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسه ثم غسل رجلیه الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی
رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
ھذہ روایۃ البخاری وفیہ ثلاثۃ من التابعین الزھری وعطاء وحمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[۶۰] المسلسل مثلہ	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بھذا السند الی عفیف الدین ابن عبد اللہ بن الجمال المصری
بسماعہ عن[۱۵] عبد المؤمن بن خاف باجازتہ عن[۱۶] المؤید الطوسی
عن[۱۷] محمد الفراوی عن[۱۸] الغافر الفارسی عن[۱۹] محمد بن عیسی الجلودی
عن[۲۰] ابراھیم المروزی عن[۲۱] الامام مسلم القشیری حدثنا[۲۲]
زھیر بن حرب ای البغدادی حدثنا[۲۳] یعقوب ابن ابراھیم المدنی اخبرنا[۲۴] ابی ای ابراھیم بن سعد
ابن ابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف الزھری المدنی عن[۲۵] صالح

۱؎ حمران مدنی رحمہ اللہ تعالی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا ایک روز، دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

۲؎ یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن كيسان المدني التابعي توفي ١٣٢ ابن شهاب اي محمد بن مسلم
المدني التابعي عن عروة بن الزبير التابعي يحدث عن حُمران
المدني هو مولى عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال والله
لاحدثنكم حديثا لولا آية في كتاب الله ما حدثتكموه اني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "لا يتوضأ الرجل
فيحسن وضوءه ثم يصلي الصلوة الا غفر له ما بينه
وبين الصلوة التي تليها" قال عروة الآية ان الذين
يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى الى
قوله اللاعنون ٥ هذا حديث صحيح اتفق الشيخان على
معناه قال الملا ابراهيم هذا حديث صحيح المتن والتسلسل
وقال الامام النووي رحمهم الله القوي هذا اسناد اجتمع
فيه اربعة تابعيون مدنيون يروي بعضهم عن بعض اھ قال

لہ حُمران رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اھ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحة اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمه الله تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویه عالیا بدرجة کما حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

---

۱ یہ ایک مشہور حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲

محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثم حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

حدثنا[٢٢] ابوذر جندب بن جنادة الغفاری رضی الله عنه
وقد دخل ایضاً دمشق عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
فیما روی عن الله تبارک وتعالیٰ انه قال [ل] یا عبادی انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرماً فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار وانا
اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

ل "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کردیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

یا عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم کانوا علیٰ
اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذٰلک فی ملکی شیئاً
یا عبادی لو ان اولکم و[اٰخرکم] انسکم و جنکم کانوا علیٰ افجر
قلب رجل واحد منکم ما نقص ذٰلک من ملکی شیئاً یا
عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ
ما نقص ذٰلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا
ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا
علیکم[1] ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس و جن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس و جن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور انس و جن ایک زمین میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہوگی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہوگی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہوگی۔ اے میرے بندو میں تمھارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ ،، ھذہ روایۃ مسلم فی صحیحہ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون[۶۲] المسلسل بالمصریین[۱]	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس[۲۶] واسطے ہیں۔

ع ۶۲

اروبہ عن الشیخ العلامۃ محمد حسب اللہ المصری[۲] عن الشیخ احمد منۃ اللہ المصری[۳] عن الامیر الکبیر المصری[۴] عن شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری[۵] عن محمد السلمونی المصری وعبد اللہ البنانی المصری کل منہما[۶] عن محمد الخرشی وعبد الباقی الزرقانی المصریین[۷] کلاھما عن ابی الامداد برھان الدین ابراھیم بن ابراھیم بن علی الحسنی العلوی المصری[۸] عن الشیخ السنھوری المصری[۹] عن محمد الغیطی المصری[۱۰] عن قاضی مصر نور الدین علی بن لیس[۱۱] عن محمد السخاوی المصری ثم[۱۲] حدثنی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری[۱۳] حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن عمر بن علی السعودی المصری[۱۴] حدثنا ابو محمد بن ابراھیم بن علی المصری[۱۵] حدثنا ابو الحسن

[۱] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[١٧] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري

ثنا[١٨] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد

ابن يحيى المدني المصري ثنا[١٩] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري

ثنا[٢٠] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[٢١] عمران بن

موسى المصري ثنا[٢٢] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[٢٣] الليث بن سعد المصري

ثنا[٢٤] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[٢٥] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[٢٦]

عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم "يصاح برجل من امتي على رؤس

الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل

سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا

شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى الك عذر

وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

---

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہرایک کی درازی مد بصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات فى كفة والبطاقة فى كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفى رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفى رواية الترمذى "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"
قال السخاوى هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) پوچھیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالی کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ فرو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم فی صحیحه وهو صحیح علی شرط مسلم کذا فی ثبت الامیر الکبیر وحصر الشارد انتهی وفی جیاد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه والحاکم وصححه من طرق عن اللیث وزاد فیه فیهاب العبد قبل قوله فیقول لا یارب انتهی

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثالث والستون المسلسل بالمعمرین	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

ع ٦٣

لیس فیهم الا من جاوز الثمانین - وبالسند الی الامام السیوطی قال فی الجیاد قرأت علی ام الفضل القدسیة ان ابا اسحٰق التنوخی اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابی طالب قال اخبرنا عبد الله ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عیسیٰ قال اخبرنا محمد بن ابی مسعود الفارسی قال اخبرنا عبد الرحمٰن بن احمد الانصاری قال اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوی قال حدثنا العلاء بن موسی قال حدثنا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس انه

ف۱ یہ تریسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبداللہ یقول شهدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لهم "من[۱] کان ذبح قبل الصلوٰة فلیعد ومن لا فلیذبح علی اسم اللہ" اخرجہ مسلم و ابن ماجہ من طریق ابن عیینة بہ واخرجہ الشیخان والنسائی من طریق عن الاسود بن قیس بہ انتهی

ع ۶۴

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث[۲] الرابع والستون[۶۴] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدهان الحنفی المکی وخلقہ حسن اخبرنا[۲] الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمہ حسن انا[۳] علاء الدین بن عابدین وتقریرہ حسن حدثنا[۴] والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفہ حسن انا الشیخ محمد شاکر وعلمہ وخلقہ حسن انا[۲] المنلا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواہ حسن اخبرنا[۶] محمد بن عقیلة وعلمہ وخلقہ حسن ح واخبرنی[۱] العلامة الشیخ صالح کمال

---

[۱] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالی کے نام پر ۱۲ [۲] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمہ وخلقہ وفتواہ حسن
انا[2] الشیخ محمد علی بن الطاہر الوتری وتقریرہ حسن انا[3]
الشیخ العلامۃ عبدالغنی المجددی وسمتہ حسن انا[4] العلامۃ
الحافظ محمد عابد وحفظہ وتالیفہ حسن انا[5] العلامۃ السید
عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل وحدیثہ
حسن انا[6] العلامۃ امراللہ المزجاجی وفقہہ حسن انا[7] العلامۃ
محمد بن عقیلۃ وھدیہ حسن اخبرنا[8] شیخنا حسن بن علی العجیمی
واسمہ وعلمہ حسن اخبرنا[9] الشیخ عبدالرحیم الحنفی اجازۃ وحالہ
حسن انا[10] السید طاہر بن الحسین الاہدل اجازۃ وخلقہ
حسن انا[11] وجیہ الدین عبدالرحمن بن علی الدیبع وحفظہ حسن انبانا[12]
خادم السنۃ الحافظ ابوالعباس احمد بن عبداللطیف الشرجی
وکل حالہ حسن اخبرنا[13] شمس الدین محمد الجزری ووجہہ وخلقہ
حسن انبانا[14] الحسن بن احمد بن ہلال الصالحی فیما شافہنی بلفظہ
الحسن عن[15] علی بن احمد المقدسی ابی الحسن انا[16] الحافظ عبدالرحمن
ابن علی الشہیر بابن الجوزی صاحب الوعظ الحسن انا[17] ابونعیم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی وسمتہ حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد المیہنی النیسابوری وحالہ حسن انا ابو العباس احمد بن محمد المستغفری بجد حسن انا ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی محمد بن عمر الاشبانی ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"[۱]

قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلیٰ اسمہ حسن عن شیخہ ابی المواھب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

الزین

---

[۱] نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن (الکشی)
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم " ان احسن الحسن الخلق الحسن "
قال القضاعی الحسن الاول ہو ابن سہل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم انتہی

۶۵

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی اخرہ یقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اکتالیس واسطے ہیں

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

[۱] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ [۲] پینسٹھویں حدیث ۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[3] ابیہ عن[4] احمد العطار عن[5] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[6] اجازۃ
شیخنا محمد ابو الطاهر المدنی ح وحدثنا[7] والدی ابراهیم الکورانی ح وحدثنا[8]
صفی الدین القشاشی باجازته من الشمس[9] الرملی عن[10] القاضی زکریا
عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] زین الدین العراقی عن[13] صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[14] کریمة بنت عبد الوهاب
حضورا قالت انبانا[15] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی
الباغبان وقالا[16] حدثنا رزق الله بن عبد الوهاب التمیمی قال[17]
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوهاب یقول[18] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول[19] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[20] سمعت ابی اسد یقول[21] سمعت
ابی اللیث یقول[22] سمعت ابی سلیمان یقول[23] سمعت ابی الاسود
یقول[24] سمعت ابی سفیان یقول[25] سمعت ابی یزید یقول[26] سمعت
ابی الهیثم یقول[27] سمعت ابی اکینة یقول[28] سمعت ابی عبد الله یقول
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول "ما[1] اجتمع قوم
علی ذکر الله الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة"

۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ـ

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی ھذا حدیث غریب التسلسل بھؤلاء الآباء وفیھم جماعۃ لا یعرفون الا بھذا الطریق انتھی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن ابی ھریرۃ بلفظ "ما[1] جلس قوم یذکرون اللہ تعالی الا حفت بھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ" اھ

الحدیث[1] السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواتہ

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں

ارویہ عن[1] الشیخ عمر شطا عن[2] السید عیدروس عن[3] والدہ السید عمر عن[4] الشیخ عبدالرحمن الاھدل عن[5] الشیخ عبدالخالق بن علی عن[6] شیخہ عبدالخالق بن ابی بکر ووالدہ علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا[7] عبداللہ الصدیق انا[8] والدنا عبداللہ الزین ابن الصدیق المزجاجی انا[9] شیخنا عبداللہ المدعو یحیی بن محمد الخطاب انا[10]

سلہ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ سلہ یہ حدیث مسلسل ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفا اللہ عنہ

۶۶

عبدالحق السنباطی وعبدالعزیز بن فہد قالا انا[11] عبدالرحمن بن
محمد الناقوسی انا[12] ابو ہریرۃ عبدالرحمن ابن الحافظ شمس الدین
الذہبی انا[13] عیسی بن عبدالرحمن بن مطعم ثنا[14] عبداللہ بن عمر بن
اللتی انا[15] عبدالاول بن عیسی السجزی انا[16] عبدالرحمن بن محمد الداؤدی
انا[17] عبداللہ بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی
انا[19] عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی انا[20] عبداللہ بن یزید انا[21]
عبدالرحمن بن زیاد بن انعم عن[22] عبدالرحمن بن رافع عن عبداللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مر بمجلسین فی مسجدہ فقال[1] "کلاھما علی خیر واحدھما
افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون
الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء
فیتعلمون الفقہ والعلم ویعلمون الجاھل فھم افضل
وانما بعثت معلما ثم جلس معھم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو

[ع]زت دسرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم وتحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسلين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى
في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه
من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن
يزيد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن
زياد عنهما معا عن ابن عمرو الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان
هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى
مانصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو
الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره
شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه
شيخه عيسى الجعفري بعبد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف
العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي
ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوى امره ويقول
هو مقارب الحديث انتهى

الحبلي

الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا

اس حدیث میں مجھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

سلسلہ ۱۵ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

چھبیس[۲۶]	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل براد[۱] ادیب الزمان عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[۳] صالح المنسوب الی الفلان عن[۴] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[۵] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[۶] عمر بن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[۷] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[۸] مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[۹] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[۱۰] اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[۱۱] اخبرنا ابو الہدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا[۱۲] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا[۱۳] محمد بن ہبۃ اللہ باصبہان ثنا اخبرنا[۱۴] والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا[۱۵] تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان ثنا اخبرنا[۱۶] ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمٰن ثنا حدثنا[۱۷] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا[۱۸] محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا[۱۹] الولید بن الزنیبان ثنا حدثنا[۲۰] المعافا بن عمران عن[۲۱] جعفر بن برقان عن[۲۲]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26] عثمان بن عفان رض في المحرم[1] يدخل البستان و يشم الريحان[1]

آخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافي بن عمران اه

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں

الحديث الثامن[98] والستون المسلسل بالآخرية[2]

ص ۶۸

وبالسند الى الامام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في ثبته حدثنا[1] اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا الشيخ حسن بن علي العجيمي وانا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة وانا آخر من حدث عنه عن[9] الامام المسند الكبير يحيي بن مكرم الطبري الحسني اجازة وهو آخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

[2] اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوی اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميری
الخليلی وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذی اجازنیه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهیم الميدومی وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحرانی وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علی
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علی الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدی وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن دينار[20] الحنفی وهو اخر من حدث عنه قال سمعت
ابا هريرة رضی الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلی ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن (وهي التي لا قرن لها ۱۲ عبد) اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وايضا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سٹائیس واسطے ہیں

۶۹

اخبرني[1] الشيخ عبد الباري قال اخبرني[2] شيخي الوتري قال انا[3] الشيخ عبد الغني المجددي عن[4] الشيخ محمد عابد عن[5] صالح الفلاني عن[6]

---

[1] دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء ۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگ والا جانور بے سینگ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کرے گی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

[2] یہ آخری حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن[11] الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبد الله بن سکر بمکة انا[11] ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا[12] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[13] احمد بن محمد الحافظ انا[14] الحسن بن احمد المقری انا[15] اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان ثنا[16] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[17] ابو الفتح ثنا[18] محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[19] ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخیار هو السلفی ثنا[20] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[21] ابی ثنا[22] ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا[23] عبد الله بن عبد الرحمن الدمشقی عن[24] الولید بن مسلم عن[25] ابی جریج عن[26] عطاء عن[27] ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "سلامة[1] الرجل فی الفتنة ان یلزم بیته" و قال ابو موسی رضی الله عنه صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول الله

---

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الحدیث السبعون[1] المسلسل بختم المجلس بالدعاء

تک اکیس[21] واسطے ہیں۔

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القراءۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسہما بالدعاء قالا انبأنا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[1] سترویں حدیث جس پر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے جو بعد

المواغى المدنى نزيل مكة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومكاتبة
للثانى وكان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا[٨] الحافظ بهاء الدين ابو محمد عبد الله العثمانى
فيما اجاز لى روايته وكان اذا فرغ دعا للسامعين وختم المجلس
بالدعاء انبانا[٩] الاخوان ابو اسحق ابراهيم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهيم الطبرى بقرأتى فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا[١٠] ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابى
حرمى فتوح بن بنين الكاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنى[١١] جمال الاسلام قاضى الحرمين الشريفين
ابو المظفر محمد بن على الشيبانى الطبرى فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[١٢] مفتى الحرمين ابو طاهر يحيى
ابن محمد بن احمد المحاملى فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا[١٣] ابو الحسن جابر بن يسر الحنائى فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[١٤] ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[١٥]

عبد الرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[۱۶] ابو جعفر احمد بن اسحق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۷] ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۸] مالک بن انس یعنی امام دار الہجرة فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۹] محمد بن شہاب الزہری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۲۰] عروة فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[۲۱] عائشة
رضی الله تعالی عنہا فلما فرغت من حدیثہا دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثہ واراد ان یقوم من مجلسہ یقول[۱] اَللّٰہُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[۱] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے ہو گیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو انکو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد[illegible]

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات و بکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنهما۔ انتهى مختصراً۔

الحمد لله خالق البريات۔ قد تممت سبعين حديثا من احاد المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنفن فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات بعون الله عالم السر والخفيات۔

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقوى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقرى

العلامة عبد الجليل برادة المدني قال نا ولّنيها الشيخ عبد الغنى
ح نا ولّنيها الشيخ عابد ح نا ولّنيها الشيخ يوسف بن محمد بن علاء
الدين المزجاجي ح نا ولّنيها الشيخ عبد الخالق المزجاجي ح نا ولّنيها
الشيخ حيات السندي ح نا ولّنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري
ح نا ولّنيها الشيخ علاء البابلي ح نا ولّنيها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوري ح نا ولّنيها الشيخ النجم محمد بن احمد بن علي الغيطي ح
نا ولّنيها شيخ الاسلام زكريا الانصاري ح نا ولّنيها الحافظ ابن
حجر ح نا ولّنيها مجد الدين ابو الطاهر محمد بن يعقوب بن محمد
الفيروزآبادي اللغوي ح نا ولّنيها جمال الدين يوسف بن محمد
السرمري عن تقي الدين بن ابي الثنا محمد بن علي عن مجد الدين عبد الصمد
ابن ابي الجيش المقرى عن ابيه عن ابي الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندي عن ابي بكر محمد بن
علي السلامي الحداد عن ابي النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابي الحسن علي بن الحسن بن قاسم الصوفي قال سمعت ابا الحسن
المالكي وقد رأيته وفي يده سبحة فقلت يا استاذي وانت

عبد الخالق بن ابي بكر

محمد حيوة

محمد بن علاء الدين

ابي محمد عبد الله

الی الاٰن مع السبحة فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید و فی

یدہ سبحة فقلت یا استاذی وانت الی الاٰن مع السبحة فقال

کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت

فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ

کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ

کذلک فقر کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی

عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ[۱] سبحة فقلت لہ

یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الاٰن

مع السبحة فقال ہذا[۲] شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لئے کہ حسن رض کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایۃ میں اختلاف مشہور رہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامۂ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق سبحہ میں علامۂ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نترکه فی النهایات انا احب ان اذکر الله بقلبی ولسانی ویدی۔

الزیادة الثانیة فی سند المد النبوی صلی الله علیه وسلم

یقول العبد الراجی عفو ربه ذی الایادی ابو سعید محمد عبد الرحمٰن عفی
کان الله له فی العواقب والمبادی۔ الحمد لله انا صنعت هذا المد
المبارک المشرف بمکة المکرمة فی سنة خمسة وعشرین وثلثمائة
والف علی المد الذی حقق الشیخ الاکمل والفقیه الاجل مولانا
محمد عبد الحق المکی علی مد مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی علی مد
مولانا السید احمد بن طاهر مفتی المدینة المطهرة علی مد مولانا
احمد بن علی الادریسی واضعاله علی مد امیر المومنین ابی
الحسین ابن امیر المومنین ابی سعید ابن امیر المومنین ابی
یوسف عبد الحق علی مد امیر المومنین ابی یعقوب علی مد الشیخ
ابی علی القواس علی مد ابی جعفر احمد بن علی بن غزلون علی مد
الفقیه القاضی احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسماعیل علی
مد ابی بکر احمد بن حنبل علی مد سیدنا ومولانا صاحب رسول الله
زید بن ثابت رضی الله عنه وتاریخه سنة اول الف وصانعه عبد الله

له هکذا مکتوب فی سند المد الذی کتب له شیخی محمد عبد الحق المکی والله تعالی اعلم بالصواب ۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللّٰہ لہ آمین وعن[۱] ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ مرفوعاً فی حدیث طویل اللّٰھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چھلی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ کے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابوجعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ۱۲ البسنیھما مولانا عبد الغنی المکی ومولانا السید عمر الجفری الخ۔ والبسنیھما ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية
وتلقين الذكر عن[1] مولائى وشيخى وسندى شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل
المحدث النبيل مولائى وشيخى وسيدى ووسيلة يومى وغدى الصوفى
الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما
وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين
ذى الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ
الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدى العارف بالله
الشيخ نور محمد الجهنجانوى رحمه الله تعالى عن[4] سيدى الحاج
عبد الرحيم الشهيد الولايتى رحمه الله تعالى عن[5] سيدى عبد البارى
الامروهى عن[6] سيدى عبد الهادى الامروهى عن[7] سيدى الشاه
عضد الدين عن[8] سيدى الشاه محمد المكى عن[9] سيدى الشاه محمدى

(بقيه حاشيه صفحه گزشته) ٣ه اى تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ٣ شيخى عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنى وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ١٢

محمد عبد الهادى عفا الله عنه

عن[١٠] سیدی محب اللہ الہ آبادی عن[١١] سیدی ابی سعید الگنگوہی

عن[١٢] سیدی نظام الدین البلخی عن[١٣] سیدی جلال الدین التھانیسری

عن[١٤] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہی عن[١٥] سیدی محمد عارف الردولوی

عن[١٦] سیدی عارف بن احمد الردولوی عن[١٧] سید احمد عبد الحق

الردولوی عن[١٨] سیدی جلال الدین البانی پتی عن[١٩] سیدی

شمس الدین الترک البانی پتی عن[٢٠] سیدی المخدوم علاء الدین

الصابر عن[٢١] سیدی فرید الدین شکر گنج عن[٢٢] سیدی قطب

الدین بختیار الکاکی عن[٢٣] سیدی امام الطریقۃ معین الدین

حسن السنجری عن[٢٤] سیدی عثمان الھارونی عن[٢٥] سیدی

الحاج الشریف الزندنی عن[٢٦] سیدی مودود الچشتی عن[٢٧] سیدی

ابی یوسف الچشتی عن[٢٨] سیدی ابی محمد المحترم عن[٢٩] سیدی ابی

احمد ابدال الچشتی عن[٣٠] سیدی ابی اسحاق الشامی عن[٣١] سیدی

ممشاد علو الدینوری عن[٣٢] سیدی ابی ھبیرۃ البصری عن[٣٣]

ابی حذیفۃ المرعشی عن[٣٤] سیدی السلطان ابراہیم بن ادھم

اسمہ سدید الدین ١٢

عن[٣٥] سیدی فضیل بن عیاض عن[٣٦] سیدی عبد الواحد بن زید

الکعکی

عن[۲۸] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۲۹] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱۔ السلسلة الجشتیة النظامیة القدوسیة

و بالسند الی الشیخ عبد القدوس الگنگوهی[۱۵] قدس سرہ اخذت الطریقة النظامیة عن الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن بهرائچی عن[۱۷] السید اجمل بهرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جهانیان جهان گشت[لہ] عن[۱۹] خواجه نصیر الدین روشن چراغ الدهلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیاء بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجه فرید الدین شکر گنج الی اٰخر السند المذکور

۲۔ السلسلة القادریة القدوسیة

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودهی عن[۱۶] السید بدهن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جهانیان عن[۱۹] السید

لہ ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد القادر غفر لہ

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین اسد الله الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه عن رسول الله صلی الله تعالے علیه وسلم

الیمنی

السلسلة القادریة القمیصیة

۳۰

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شهید الولایتی عن[5] السید رحم علی شاه عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث عن [۹] السید ابی محمد عن [۱۰] السید شاہ محمد عن [۱۱] السید قمیص الاعظم عن [۱۲] السید الیاس المغربی عن [۱۳] السید عبد الحق المغربی عن [۱۴] السید مولانا المغربی عن [۱۵] السید احمد القدسی عن [۱۶] السید عبد القادر راسی عن [۱۷] السید عبد الوهاب عن [۱۸] السید موسی عن [۱۹] السید یحیی زاهد عن [۲۰] السید زین الدین عن [۲۱] السید عبد الرزاق عن [۲۲] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

۴

بالسند الی السید [۱۷] اجمل بهرائچی عن [۱۸] الشاہ عبد الحق عن [۱۹] خواجہ عبید الله الاحرار عن [۲۰] مولانا یعقوب الچرخی عن [۲۱] خواجہ علاء الدین العطار عن [۲۲] خواجہ بهاء الدین نقشبند عن [۲۳] خواجہ السید امیر کلال عن [۲۴] خواجہ محمد بابا سماسی عن [۲۵] خواجہ علی الرامیتنی عن [۲۶] خواجہ محمود ابی الخیر فغنوی عن [۲۷] خواجہ محمد عارف ریوکری عن [۲۸] خواجہ عبد الخالق الغجدوانی عن [۲۹] خواجہ یوسف الهمدانی عن [۳۰] خواجہ ابی علی فارمدی عن [۳۱] خواجہ ابی القاسم القشیری عن [۳۲] خواجہ ابی علی الدقاق عن [۳۳]

خواجه ابی القاسم النصیرابادی عن[34] خواجه ابی بکر الشبلی عن[35] سید الطائفة الجنید البغدادی عن[36] سری السقطی عن[37] معروف الکرخی عن[38] داؤد الطائی عن[39] حبیب العجمی عن[40] الحسن البصری عن امیر المؤمنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ[41] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

٥

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاہ عن[4] السید احمد شہید عن[5] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی اللہ المحدث الدھلوی عن[6] والدہ عن[7] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن[8] السید عبد اللہ عن[9] السید آدم البنوری عن[10] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[11] خواجہ باقی باللہ[1] عن[12] خواجگی امکنگی عن[13] والدہ مولانا محمد درویش عن[14] مولانا محمد زاھد عن[15] خواجہ عبید اللہ الاحرار الی آخر السند المذکور

[1] وفی القول الجمیل محمد باقی واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

۶۔ السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوى عن الشاه محمد آفاق الدهلوى عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثانى عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثانى الى آخر السند المتقدم

۷۔ الطريقة السهروردية القدوسية

بالسند الى الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائچى عن السيد جلال الدين البخارى عن الشيخ ركن الدين ابى الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتانى عن امام الطريقة الشيخ شهاب الدين السهروردى عن الشيخ ضياء الدين ابى النجيب السهروردى عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردى عن الشيخ ابى محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينورى عن الشيخ ممشاد علو[1] الدينورى عن

---

[1] علو بكسر العين و سكون اللام و واو موقوف بعدها بمعنى الاعظم واهل العرب و العراق يعبرون العظماء و الفضلاء بهذا الاسم و دينور اسم قصبة ۱۲ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوى

(بقيه صفحه آئنده)

سید الطائفة جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی آخر السند

السلسلة الکبرویة[1] القدوسیة

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراهیم بن ادهم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال خجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السهروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی آخر السند۔ والطریقة الشطاریة منسوبة الی الشیخ عبد الله الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شهاب الدین السهروردی رحمه الله تعالیٰ وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمه الله تعالیٰ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدینوری بکسر الدال المهملة وقال السمعانی بفتحها وبسکون الیاء المثناة من تحتها وفتح النون والواو وبعدها راء هذه النسبة الی دینور وهی بلدة من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منها خلق کثیر ۱ھ ابن خلکان۔ ۱۲

[1] الکبرویة طریقة منسوبة الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی الله عنه المتوفی سنہ ۶۱۸ھ من حاشیة انفاس رحمانی۔

٩

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بديع الدين[1] بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العَلَم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

١٠

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن والده عن السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله بن علوي الحداد ح

واخذ شيخنا الحبيب حسين الطريقة والخرقة عن العلامة الحبيب

---

[1] توفي رحمه الله سنة ٨٤٠ھ عن ١٢٢ سنة ودفن بمكن پور من قصبات كانپور احاشية افضال

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشايخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوى ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوى عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوى الحبشى عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باجحدب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدهما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شهاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والده الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیه السید علی بن ابی بکر عن عمه السید عمر المحضار
عن ابیه القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد الله الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکة
المکرمة عن السید عبد الله صاحب الوهط عن السید
شیخ بن عبد الله العیدروس صاحب العقد النبوی عن والده السید
عبد الله بن شیخ العیدروس وهو اخذ عن عمه القطب السید
ابی بکر بن عبد الله العیدروس صاحب عدن عن والده السید
عبد الله بن ابی بکر عن والده السید ابی بکر السکران عن والده
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والده السید محمد المعروف بمولی
الدویلة عن عمه السید عبد الله باعلوی عن والده ابی عبد الله
السید علوی بن الفقیه المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشهیر بابی مدین بواسطة الشیخین العارفین الشیخ عبد الله بن علی

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة ولبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابوبكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي واخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائب
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري ومنهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده واخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابوبكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيری بسنده الی
الجنيد ومنهم والده جسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المكی محمد بن علی بن عطية الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهيم الزجاجی عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابی القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمرو الاصطخری
عن ابی تراب عسكر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقيق
البلخی عن ابراهيم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زيد الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهما۔
واخذ الخرقة الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسنده
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسنده الی الامام موسی
الکاظم وبسنده ایضا الی الفضیل بن عیاض باسناده الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی الله عنه وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذها الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسماعیل
النساج بسنده الی معروف الکرخی واخذها الجنید عن الحارث
المحاسبی بسنده واخذها ایضا عن شیخه وخاله الشیخ الکبیر العارف
بالله الشهیر ابی الحسن السری بن المغلس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددة وبعدها سین مهملة السقطی عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنهم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وهو اخذ الخرقة عن الامام علی الرضا واخذه
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وهو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدة الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين على بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العلمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ على وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ على خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام على بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

۱۱۔ طریقة اخری للسادة العلویة

واخذ شیخ شیخنا السید عیدروس الطریقة العلویة عن الشیخ عبد اللہ ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد ابن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبد اللہ بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیہ الحسین بن عمر بن عبد الرحمن عن والدہ الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی آخر السند المتقدم

۱۲۔ **طریقة اخری** واخذ الشیخ عبد اللہ باسودان عن الحبیب عمر بن عبد الرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبد القدوس عن الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبد الکبیر بن محمد ابن احمد الحضرمی عن الشیخ عبد الرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى اخر السند المتقدم -

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى اخر السند الذي مر -

١٤ طريقة اخرى - واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد الله بلفقیه عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والده السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والده السید عمر بن عبد الله
عن والده السید عبد الله بن علوی عن والده السید علوی بن
الشیخ عبد الله العیدروس وهو عن اخیه السید ابی بکر العدنی
الی اخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقة الفقریة ایضا عن العلامة
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادهونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاه هدایة الحق الاورنگابادی عن الشاه
عبد الله حسین البیجاپوری عن الشاه محمد الغوث الثانی عن
وجیه الدین الثانی عن الشاه مرتضی حسین عن الشاه برهان
الدین عن الشاه داد اشاه هاشم دستگیر البیجاپوری عن الشاه
عبد الله حسین احمد آبادی عن الشاه وجیه الدین الگجراتی عن
الشاه محمد غوث الگوالیاری عن الشاه ظهور عن ابی الفتح شاه
هدایة الله عن الشاه علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبد الوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبد الله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرة عن ائمة شهیرة
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل به الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهی. اللهم اصلح ذات بیننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الی النور وعافنا فی اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذریاتنا ومعاشنا وتب علینا انک انت
التواب الرحیم ۔ اللهم اجعلنا منیبین لنعمتک شاکرین لها یا
ارحم الراحمین ۔ هذا ما اردنا ایراده فی اخر هذا الکتاب۔ واللہ
تعالی اعلم بالصواب ۔ والحمد للہ اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانہ وتعالی ان یحسن اخلاقنا ویرزقنا النظر الی وجهه الکریم۔
فی دار الجزاء والنعیم ۔ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمین۔
برحمته وهو ارحم الراحمین. وصلی اللہ تعالی وسلم علی سیدنا
محمد الداعی الی النهج القویم ۔ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلی خلق عظیم ۔ وعلی اله واصحابه ازکی الصلوات وانمی
التسلیمات والحمد للہ رب الارضین والسماوات۔

واوصی نفسی واولادی وسائر الاحباب الاطیاب ۔ والاصحاب
ذوی الالباب ۔ وکافة المسلمین بتقوی اللہ تعالی وطاعته فی
کل وقت وحال وحین ۔ وامتثال اوامره واجتناب نواهیه

ولزوم خشيته فی السر والاعلان ۔ والمواظبة على تلاوة
القرآن مع آدابه وترتيله وكمال تدبره بخلوص الجنان ۔ فانها
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاهل الايمان ۔ واوصيهم
ايضا بملازمة السنة السنية ۔ ومهاجرة البدعة الشنيعة ۔ و
مطالعة كتب التفسير والحديث والفقه والرقائق مثل احياء
علوم الدين للامام صاحب الحقائق الشيخ العلامة الغزالی ۔ نفعنا الله
به وبعلومه وبركاته ما دامت الايام والليالی ۔ وينبغی للمؤمن
ان يجاهد فی تحصيل العلوم النافعة ويكون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما السنة والجماعة وملتزما الصحبة المشائخ الكاملين
ومجتنبا عن الصوفية الجاهلين ۔ ولا يترك الصلوات الخمس
بالجماعة ۔ ولا يكون طالبا للشهرة ففيها آفات ۔ بل يكون
كاحد من الناس ولا يكون مقيدا بمنصب ووظيفة ولو كان
محمودا كالقضا والفتوی ولا يكون كفيل احد ولا وصية
ويكون على حذر بان يكون مصاحبا للملوك والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانهم كالهوام ويكون قليل الكلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذروني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك تضرعا ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء وبضاعتك الفقه ومولنسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هی الماوی فعلم منه ان تارک الهوی فی روضة
من ریاض الجنة واوصیهم ان لایترکوا قرأة سورة یس لاسیما
بعد صلوة الفجر ففی ذلک الکفایة من المضار ودفع المکاره
ورد الحدیث انها قلب القرأن وسورة الملک کل لیلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ویقرأ دبر کل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففی الدر المنثور عند مسند ابی یعلی انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الایمان دخل الجنة من ای
باب شاء وتزوج مع الحور العین حیث شاء وذکر منها من
قرأ فی دبر کل صلوة مکتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ والتزام
الصلوة والسلام علی سید الانام فهو یکفی الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام
والحاصل انی اجزت بهذا الکتاب لمن ادرک حیاتی من العلماء
العاملین لینفع الله به الاقطار ونظم به خصائص السنة

فی القری والامصار وبرو واعنی جمیع ما ذکرته فی هذه الورقات
وکذا غیره مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرآت والتفسیر
والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته
او وجدته اورویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر
وبالاجابة جدیر

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الاذان و تفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة — فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک
حیاتهم اولا هل عصرهم

(١) العلامة ابن حجر المكي المتوفى سنه ٩٩٥ او سنه ٩٧٣ - قال في اخر مسانيده والحاصل انى اجزت لمن ادرك حياتى من المسلمين على مذهب من يرى ذلك من أئمة المحدثين المتقدمين والمتأخرين المشهور ذلك والعمل به فيما بينهم في القديم والحديث انتهى

(٢) الامام الجلال السيوطي المتوفى سنه ٩١١ قال ابن حجر المكي في مسانيده ما نصه شيخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشيخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرك حياته وانى ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنين فكنت ممن شملته اجازة حافظ عصره باتفاق اهل مصره الجلال السيوطي رحمه الله انتهى

(٣) الامام محى الدين محمد بن على بن عربي الحاتمي رحمه الله - قال في اجازته التى كتبها لبعض ملوك وقته ما نصها بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتى الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين - اقول وانا محمد بن على بن العربي الحاتمي وهذا لفظى استخرت الله تعالى واجزت السلطان الملك المظفر بهاء الدين غازى ابن الملك العادل المرحوم ان شاء الله تعالى

ابی بکر بن ایوب واو لاده ولمن ادرک حیاتی الروایة عنی من جمیع مارویته عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخه۔ نقله العیاشی فی النصف الاول من کتاب رحلته۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنة ۹۲۶ھ۔ وقد اجاز من ادرک حیاته کتابة وتلفظها۔ قال العیاشی رحمه الله تعالٰی فی النصف الاول من رحلته۔

(۵) العلامة الشیخ مصطفٰی زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنة ۱۲۰۵ھ اجاز لاهل عصره ولمن ادرک جزءا من حیاته بجمیع مرویاته کما قاله العلامة ابن عابدین فی ثبته وقد رأیته فی اجازة منه للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیة بدمشق۔

(۶) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامة الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملي اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسي اربع سنين

(٨) العلامة الشيخ عابد السندي شيخ مشائخنا

(٩) العلامة الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل مفتي زبيد

(١٠) العلامة الشيخ مصطفى فتح الله البيروتي

(١١) العلامة الشيخ ابراهيم الكوراني - ممن اجاز اهل عصره - ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد باتصال الاسانيد ثبت الشيخ احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اهـ

(١٢) العلامة الشيخ فالح المدني - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(١٣) العلامة الشيخ يوسف بن اسماعيل بن يوسف بن اسماعيل ابن محمد ناصر الدين النبهاني صاحب التصانيف الكثيرة والتآليف المفيدة الشهيرة -

(١٤) العلامة الشيخ محمد عثمان بن عبد السلام المدني الداغستاني

(١٥) العلامة الشيخ السيد عبد الحي بن السيد عبد الكبير

الكتانى الفاسى المغربي المالكي۔

(١٦) العلامة الشيخ محمد بن ناصر شيخ حسين بن محسن الانصاري

اجاز لمن ادرک حیاته وللاولاد الصغار نقله شیخی احمد جمال المکی

فی معجمه النفح المسکی ص ٢٣

فائدة عزيزة ـ فى ذكر اسماء الاثبات التى ذكر فيها العلماء الاعلام

اسانيدهم واسماء اشياخهم واتصالاتهم الى النبى عليه الصلوة والسلام

غير الاسماء التى ذكرتها فى آخر الحصة الثانية من هذا الكتاب

(١) بركة الدنيا والاخرى فى الاجازة الكبرى ـ للسيد عبد الرحمن

الاهدل ـ

(٢) رياض الجنة فى اسانيد الكتاب والسنة ـ

(٣) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولى الله المحدث الدهلوى

(٤) حسن الوفا لاخوان الصفا ـ للعلامة فالح ابن محمد السنوسى

المالكى الظاهرى المدنى ـ

(٥) مدارج الاسناد ـ للعلامة القاضى ارتضا عليخان الصفوى

تلميذ الشيخ عمر بن عبد الكريم ـ

(٦) فتح القوی للصراط المستوی الی اسانید العلامۃ الحبیب الحسین العلوی للعلامۃ الحافظ عبد اللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(٧) مقالید الاسانید - ثبت الشیخ عیسی المغربی -

(٨) صلۃ الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنۃ ۱۰۹۴ھ

(٩) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواھب الدمشقی المتوفی سنۃ ۱۱۲۶ھ

(١٠) منتخب الاسانید - ثبت الشیخ البابلی

(١١) اتحاف الفرقۃ الفقریۃ الوفیہ - باسانید الخرقۃ الصوفیہ للشیخ العجیمی -

(١٢) کنز الرواۃ المجموع من جواھر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مھدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکۃ سنۃ ۱۰۸۰ھ

(١٣) ثبت الشبراوی - للشیخ العلامۃ عبد اللہ بن محمد الشبراوی

(١٤) الامداد بمعرفۃ علو الاسناد - للشیخ المحدث عبد اللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بھا سنۃ ۱۱۳۴ھ

(١٥) لقط اللآلی من الجواهر الغوالی۔ للشیخ امام اللغۃ والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(١٦) واسطۃ العقد الفرید۔ المنظوم مما ناثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامۃ السید رضوان المدنی الشافعی۔

(١٧) ثبت العلامۃ الحافظ احمد جمعۃ الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الازھری البصیر بقلبہ

(١٨) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(١٩) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبد الرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبد القادر الریاحی

(٢٠) ثبت الشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(٢١) شیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ صالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور وحسن الوفا ثبتہ ایضا لکن اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(٢٢) ثبت الشيخ احمد بن الحسن الجوهري الخالدي الشافعي الازهري
(٢٣) اعلام أئمة الاعلام واساتيذها بما لنا من المرويات واسانيدها للعلامة الشريف جعفر ابن الشريف ادريس الكتاني المالكي الحسني الفاسي المدني۔
(٢٤) إسعاف المريدين بأسانيد الصحبة والمشابكة والتلقين۔ للشيخ العجيمي۔
(٢٥) ثبت الشيخ محمد بن عبد الرحمن الكزبري۔
(٢٦) ثبت الشيخ عبد الرحمن الكزبري۔
(٢٧) أصح الاسانيد للشيخ محمد گل الكابلي المراد آبادي۔
(٢٨) منحة الفتاح الفاطر بأسانيد السادات الاكابر للعلامة السيد عيدروس بن عمر۔
(٢٩) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي شيخ الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري۔
(٣٠) اتحاف الاكابر بإسناد الدفاتر للامام القاضي الشوكاني
(٣١) الدر الفريد في معرفة الاسانيد للشيخ حسن بن علي النظير النعماني

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیة فی الحیدر آباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفهرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباه فی سلاسل اولیاء الله

(۳) القول الجمیل - کلاهما لولی الله المحدث الدهلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد الله

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلة

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیّۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی

(۱۷) اتصال الرحمات الالھیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب الاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا الله - واشکره شکرا جمیلا علی اختتام هذا الثبت المبارک. اللهم لک الحمد بقدر عظمة ذاتک وحمدا یلیق لذاتک - اسئلک بوجهک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء المکرمین وافضل الخلق اجمعین - حامل لواء الاعلی ومالک ازمة المجد الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی آله واصحابه بقدر عظمة ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی کل وقت وحین واعطه الوسیلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله آمین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

حصل الفراغ من تبییضه مستقبلاً بالقبلة الشریفة - یوم الجمعة المبارک سید الایام - وذالک لیلتین مضتا من النصف الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی

کتبه فقیر عفو ربه ذی الایادی خادم العلم والسنة ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم بن الشیخ احمد المدراسی وطنا والحیدرابادی مسکنا والحنفی مذهبا والماتریدی معتقدا والطفیلی علی بساط کرم المولی مختفرا ذلیلا عفی الله عنه وعن مشائخه وعن والدیه وعن جمیع المسلمین برحمته وهو ارحم الراحمین وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما والحمد لله رب العلمین

یا خالق الخلق طور العبد اطوار	یا عالم السر من جهر واضماری
اغفر کتابته ایضا فما لکه	والمستعیر له ان رد والقاری
وارزاق مرتبه یا رب مغفرة	یوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقریظ العلامة الفهامة فقیه الزمان شیخی المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحیم ناظم المدرسة المسماة بالمفید عام الواقعة بوانمباری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدين المتين۔ والصلوة والسلام علی اشرف المرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه ومن تبعهم اجمعين باحسان الی يوم يجمع الله تعالی فيه الاولين والآخرين اما بعد فانی طالعت كتابا فی علم الاسناد الذی الفه وجمعه ورتبه الشيخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقيه النبيل الحبر الجليل المولوی محمد عبد الهادی ادام الله تعالی فيضه الی يوم التنادی فوجدته محتويا حافلا فی اسناد العلوم لا سيما فی اسناد كتب علوم الدين الذی خصه الله تعالی هذه الامة مرحومة وانی اظن مؤلفه قد سعی فی هذا الباب سعيا جميلا موفورا والله تعالی اسأل ان يجعل سعيه المنيف سعيا مشكورا۔ قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الضعيف محمد عبد الرحيم عفی عنه سنة ۱۳۵۵ھ

تقریظ العلامة عمدة الزمان الفائق بین الاقران الفاضل الاوحد الادیب المفرد مولانا المفتی محمد تمیم ابن محمد المدراسی ادام الله افاضاتهم العلیة وافاداتهم السنیة

بسم الله الرحمن الرحیم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ
وزبدة وعاظ وكان علیما

بعلم وتجوید القراءة جیدا
وذا فی مجال الوعظ بان فخیما

وقد حج بیت الله زار نبیه
وفی مكة قد كان ذاك مقیما

وقد اخذ الاسناد من اهل مكة
ومن طیبة بالجد جاء سلیما

له من نظام الملك سلطان دكن
وظائف وعظ دائما ونعیما

وذا عبد هادیا ونافع قومنا
بیوم ولیل ناصحا وكلیما

كتابا جمیلا بل جلیلا لانه
حوی جل اثبات فصار ضخیما

جزی الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جمیلا وافرا وعظیما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّرِ برجِ لیاقت گوہرِ درجِ فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب ۔ جس پہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد

ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں ۔ پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد

عبد ہادی عالم فقہ و حدیث ۔ مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد

حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی ۔ انکسار طبع اس پر مستزاد

ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام ۔ یا خدائے ذو المنن رب العباد

فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی ۔ جس سے ہوں پرنور امصار و بلاد

مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل ۔ ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب ایس۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر پاپڑ بجواڑہ
جناب نواب نور اللہ صاحب ولد حاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خان صاحب چوراہا حسینی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد صفدر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو محمد سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ
جناب حاجی محمد یسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجمن ڈرائیور بجواڑہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیرار کاچی گوڑہ 〃
جناب عبدالکریم خان صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب سعید الدین صاحب چشتی نگوری
جناب عبدالرحمٰن صاحب تاجر چرم پری مٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب تعلقدار چکپہ
جناب محمد بسم اللہ خان صاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ
جناب عبدالغفار صاحب منشی مدرس بسبت نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سحوری سلطان بازار حیدرآباد
جناب حاجی اللہ صاحب سوداگر بیگم بازار 〃
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب چوراہا حسینی
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی 〃
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب نور الدین صاحب صیقل چال باغ مرزا خان 〃
جناب شیخ میراں صاحب بلندہ
جناب منشی عبدالوہاب صاحب تانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم مدرسہ کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلندہ
جناب محمد عبدالحکیم صاحب ولد جناب محمد قاسم صاحب 〃
جناب عبدالعلیم صاحب 〃
جناب اکبر عظیم خان صاحب پری مٹ مدراس
محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
جناب عبدالرحیم صاحب شاہ تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خان صاحب بیلدار قصبہ حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید محمد صاحب حسینی بازار حیدرآباد
جناب سید علی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خان صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب محمد خاں صاحب 〃 〃
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچی گوڑہ 〃
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب 〃
جناب افضل خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب 〃 〃
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر ریکی 〃
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ جیوس 〃
جناب حاجی محمد قدرت خان صاحب لشکر کوٹھا 〃
جناب سید قاسم الدین صاحب سرامین کوتوالی 〃
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم اعظم چوراہا حسینی
جناب ابو محمد خان صاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار 〃
جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب امام مسجد عثمان گنج 〃
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی 〃
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خان صاحب بلندہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف برداشت کیں حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے بقاء میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور جن کے کانوں میں کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے الف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک مشعل راہ ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو[illegible] اس نمونہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکی سوانح اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکو چار چاند لگا دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کے اتصال سند کو مصنفین تک پہنچایا ہے۔ (۳) ان تمام اشیاء شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابی تک مسلسل پہنچتا ہے اور اس کے ضمن میں مجید و عجیب و غریب کیا [illegible] مسلسل احادیث جمع کر کے بڑی خوش اسلوبی اور طرز سے تحریر کر دیا ہے مثلاً ایک حدیث کی سند اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں حنفی ہی کی اور اگر شافعی سے ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں۔ بعد یہ ہے کہ علیٰ ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی اور شاعر سے شاعر [illegible] الغرض اکمل [illegible] کی ربع وصد کہ [illegible] ہے اور اسکے مطالعہ سے بلطف فرحت و انبساط قلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے بس یہ کہیں تو [illegible] اس نادر مجموعہ یہ تصنیف کہیں تو بجا اور نسخہ بے بہا اور عدیم المثال کہیں تو زیبا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کے ساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ ۵ شیخ محمد عفا اللہ عنہ و عن والدیہ مہتمم مطبع عنایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔